عطا کر ہمکو سرور کی شفاعت
الٰہی تیری نعمت رویت بہ جنت

ہین قاصر ہم تری حمد و ثنا مین
الٰہی عاجز یونہی نعت مصطفیٰ مین

تری کیون حمد پھر ہم سے ادا ہو
پیمبر جبکہ لا احصی کہا ہو

کہی جب اسکا مداح ہی بقرآن
ہو اسکی نعت کا کیون ہمکو امکان

الٰہی ہم سے تسلیم و تحیات
بلا حد بھیج اس سرور پہ دن رات

سب اسکی آل اور اصحاب اوپر
الٰہی سب اتباع اور احباب اوپر

الٰہی ہین جتنے حاجات میرے
روا کر جلد اب رحمت سے تیرے

عطا ہر امر مین کر مجھ کو اخلاص
ترے احسان سے اس تنظیم مین خاص

خداوندا مری یہ عمر سی سال
ہوئی آہ غفلت مین ہی پامال

عطا کر اب مجھے توفیق حسنات
یہ دنیا سے لجا ایمان کے ساتھ

بجاہ مصطفیٰ ختم رسالت
یہ احقر کی دعا فرما اجابت

سبب تنظیم این رسالہ وجب التعظیم

سنو ای مومنان اہل تصدیق
خدا تم سب کو دیوے نیک توفیق

ہر اک مومن کو لازم ہی بہر حال
کہ جانین اپنے پیغمبر کا احوال

الٰہی حال عترت و اصحاب اخیار
الٰہی حال اقدس ازواج اطہار

ائمہ اولیا افراد و اقطاب
ہوئے ایسے ز اہل بیت و اصحاب

کہ ہر اک فرد تھا فرد یگانہ
نظیر انکا نہین دیکھا زمانہ

خدا اور مصطفیٰ کے ساتھ کامل
الٰہی کیسی محبت انکو حاصل

خدا اور مصطفیٰ کی با سعادت
بجا لاتے تھے وے کیسی اطاعت

خدا کے خوف سے وے سر فرازان ‌ ‌ ‌ تھے دایم کس طرح ترسان و لرزان

تھے کیسے انکے حالات و مقامات ‌ ‌ ‌ تھے کیسے انکے اخلاق اور عادات

بھی تھے کیسے خوارق کے مظاہر ‌ ‌ ‌ ہوئے کیسے کرامات انسے ظاہر

وے باین در رواج شرع و سنت ‌ ‌ ‌ سدا در امتناع فسق و بدعت

ہین کھینچے سخت تر کیسی جفائین ‌ ‌ ‌ اٹھائین کیا مصائب اور بلائین

بھی دین متین کرنے مین ظاہر ‌ ‌ ‌ سہے کیا ظلم اللہ ہی کے خاطر

ہو سب انکا مفصل جان احوال ‌ ‌ ‌ بھی دیکھہ انکی ریاضت اور اعمال

کرین بس نفس پر اپنے ملامت ‌ ‌ ‌ صباح و شام ہیوین اس سے عبرت

علوم آلیہ کا بھی تبحر ‌ ‌ ‌ بھی ہونا باعث عجب و تکبر

بزرگون کی ریاضت اور اعمال ‌ ‌ ‌ نظر کرنے سے بالتفصیل و اجمال

ہو زائل عجب حاصل خوف رب ہو ‌ ‌ ‌ بھی میلان عبادت روز و شب ہو

بہت سے مومنان اس عصر کے آہ ‌ ‌ ‌ نہین احوال سے ہین انکے آگاہ

رسائل اور کتب بھی اندرین باب ‌ ‌ ‌ ہین ہندی فارسی تھے ہیچ کمیاب

مگر اس ملک مین فیض یکتا ‌ ‌ ‌ محمد باقر آگاہ والا

سیر مین شاہ عالم کے خوش اسلوب ‌ ‌ ‌ لکھا ہے آٹھ نسخے نظم مرغوب

علی اور فاطمہ حسنین کا حال ‌ ‌ ‌ ریاض اندر لکھا ہے کچھ باجمال

بھی ذکر مجمل عشر مبشر ‌ ‌ ‌ لکھا وہ تحفۃ الاحباب اندر

بھی محبوب القلوب اندر وہ اکرم ‌ ‌ ‌ لکھا احوال پاک غوث اعظم

ولے ور اہل بیت و شاہ عالم ‌ ‌ ‌ ائمہ ہوگئے ہین جو معظم

کتاب انکی کہین احوال اندر | نہین ہندی نظر آئے مقرر

بہ ہندی فارسی فقہ و عقاید | لکھا مین چار نسخے پر فواید

بھی اسکے بعد لکھا گلشن غم | باحوال حسین سبط اکرم

لکھا بعد اسکے گلزار نبوت | بذکر اقدس ختم رسالت

ہزار و دو صد اوپر شصت و پنجم | سن ہجری جو ہیگا اب سنو تم

بتوفیق خداوند سبب ساز | کیا ہون یہ کتاب پاک آغاز

بترتیب لطیف و صاف منظوم | ہو تا ہر اک کو آسانی سے معلوم

رسول اللہ کا کچھ ذکر مجمل | برکت کے لئے لکھتا ہون اول

بھی ذکر پاک ازواج پیمبر | بھی ذکر پاک اولاد مطہر

لکھونگا بعد با ترتیب و تفصیل | بوجہ اختصار و غیر تطویل

لکھون پھر ذکر خلفاے مطہر | ابو بکر و عمر عثمان و حیدر

لکھون بعد اسکے احوال ائمہ | مناقب اور اجلال ائمہ

حسن سے لیکے تا مہدی موعود | جو سب آل پیمبر کچھ ہین موجود

ولایت مین ہی جنکو شان عالی | بھی سب ملک امامت کے ہین والی

کبار اولیا افراد و اقطاب | زلال فیض سے ہین جنکے سیراب

انھون سے بعض امجاد مکمل | یقین خیر القرون اندر ہین داخل

صحابیت کی رکھتے ہین کوئی شان | ثقات تابعین مین کوئی ہین جان

کوئی ممتاز تبع تابعین مین | کوئی یکتا ہین حقکے واصلین مین

احادیث و سیر اندر کتابین | جو متداول ہین عربی فارسی مین

بہت تفتیش سے میں انکا احوال | کیا ہوں انتخاب اُنسے ای خوشحال

چنانچہ شرح مشکوۃ و مدارج | مواہب اور شواہد اور معارج

وغیرہ تذکرہ تاریخ خلفا | بھی تحفہ روضۃ الاحباب والا

بحمد اللہ اب کرتا ہوں آغاز | نبی کا ذکر پاک از روے اعجاز

جبیں ہو جیسے مشکل نال خامہ پیچ کھاتا | ہے سودائی رسول اللہ کے گیسو میں الجھا

جو کچھ ہے چار سو در دو سرا میں ہیچ جسم اس کا ہیچ عقول | وہ موجب سبع المثانی کے امکان کا

خدا کے بعد سب عالم سے افضل | ملک مرسل اولوالعزموں سے اکمل

ہے ذات احمدی بے شبہ واللہ | وہی ہے بہترین ماسوا اللہ

مبارک نام ہے اسکا محمد | کہ اصلی ہے وہی نام محمد

بھی اسماے صفاتی بے عدد ہیں | مواہب میں لکھے تا چار صد ہیں

ہیں القاب معلی اسکے بسیار | ہے انکی شرح کو طومار درکار

مقرر کثرت القاب و اسما | دال ہے بتفصیل مسمی

وہ شہ والا حسب عالی نسب ہے | حبیب بارگاہ قدس رب ہے

ہے عبد اللہ اسکا پدر امجد | ہے عبد مطلب اس شاہ کا جد

بھی ہاشم اسکا والد مشتہر ہے | یقیں عبد المناف اسکا پدر ہے

ہے والد اسکا بیشک جان قصی | کلاب ابن مرہ باپ اسکا

ہے مرہ بن کعب ابن لوی جان | لوی ہے ابن غالب بن فہر مان

فہر ہے ابن مالک بن نضر ہے | نضر بیشک کنانہ کا پسر ہے

کنانہ یہ خزیمہ کا ہے فرزند | خزیمہ مدرکہ کا جان دلبند

مضر ابن نزار ابن معد جان
معد با صفا ہی ابن عدنان

ہیں یہان تک متفق علماے انساب
ہوئے ہیں مختلف بعد اسکے دریاب

مگر ہین متفق جمہور علما
تواریخ و سیر کے کل عظما

کہ ابراہیم و اسماعیل ای یار
وہ نوح و شیث بھی بے ریب تکرار

رسول اللہ کے اجداد سے ہین
بھی حضرت اسکے ہی اولاد سے ہین

موہب اور مدارج مین بدستور
بھی ہے و سیر کتب مین یونہی مذکور

جو بی بی آمنہ بنت وہب ہے
وہ خاتون مادر شاہ عرب ہے

وہب ہے سرور عالم کا نانا
ہے باپ عبد المناف اسکا ای دانا

ہوا اسکے مین پیدا وہ سنو تم
ربیع الاول اندر روز دوم

بھی و سیر کے قول سے وہ آٹھوین بھی
مگر مشہور ہے وہ بارھوین بھی

اسی دن ہے ابھی معمول حرمین
یقین فرح ولادت بوجہ بے مین

دو شنبے کا تھا وہ روز فیروز
کہ دنیا مین ہوا وہ جلوہ افروز

ز تاریخ وقوع واقعہ فیل
وہ پچپن روز تب گذرے تھے مستقبل

بھی تھی نوشیروان کی تب ریاست
تھا سال چہل و دوم از حکومت

ز عصر حضرت عیسی ای خوشحال
اٹھے چھے سو کے اوپر بیس تب سال

ہوا ہے جبکہ پیدا شاہ عالم
کیا سجدہ خدا کو وہ اسی دم

بھی کلمۂ طیب وہ با فصاحت
پڑھا پھر فاتحہ کی پہلی آیت

بہت ظاہر ہوئے ایسے عجائب
بھی ارہاص و کرامات غرائب

کہی ہے آمنہ اس شاہ کی مان
ہوا اک نور ایسا تب درخشان

کہ ملک شام کی قصر و عمارات
بھی مریم آسیہ حوران جنت
تھا بیت اللہ اوپر ایک جھنڈا
تک بیحد کھڑے تھے تب ہوا ین
بھی یک لٹکا ہوا تھا ریشمی تھان
بھی مروی ہے کہ تب جو واکنگورے
پرستش کی ندی ساوا کی سوکھی
بتان جتنے تھے تب کعبے کے اندر
گیا جی کعبہ اللہ حق کو سجدہ
تھے جتنے حاملہ عورات اس سال
بہت اس سال مین بارش ہوی جب
نجومی کاہنون کی ای خسرو مند
بھی دیکھ اسکو بہت رہبان و حبار
ملائی آمنہ اس شاہ کو درود
النبیر بولہب تھی جو ثوبیہ
یہ چودہ روز کے بعد از ای بھائی
حلیمہ از قدوم شاہ دین رب
ہوا جب عمر اشرف چار سالا
تھا جب پانچوان سال ای برادر

نظر آنے لگے مین مجھ کو خورشید صفات
مرے گھر آنے تھے وقت ولادت
بمشرق دوسرا مغرب مین لشکرا
بھی سب کرتے تھے وے الیسین باتین
زمین سے آسمان تک خوب رخشان
جہازے سے گرے نوشیروان کے
بھی آگ آتش پرستون کی بھی بوجھی
گرے وے سرنگون یکسر زمین پر
کہا مجھ کو کیا اب پاک اللہ
جنے مین سب کے سب پسران خوشحال
جہان سے قحط سالی سب گئی جب
زبانین ہو گئین تھین تین دن بند
نبوت کا کئے ہین اسکے اقرار
بعدم سات دن تک ہی ای مسعود
پلائی سات دن از بخت و الجواد
حلیمہ تھی وہ پیغمبر کی دائی
بہت پائی ترقی اور برکات
ہوا ای اسکا شق صدر والا
گئی ہے آہ رحلت اسکی مادر

تھا حمل مصطفیٰ جب چار مہ کا
ہوئی جب ہشت سالہ عمر امجد
ابو طالب حقیقی شاہ کا عم
ہوا تیرا برس کا جب وہ با نام
بحیرا ایک راہب جو تھا در راہ
ہی دیکھا تب مہاری پر وہ چڑ کر
درخت و سنگ جو ملتے تھے در راہ
اتر وہ جلد استقبال آیا
کہا لوگوں سے یوں وہ بیگمان ہے
یقین ختم الانبیا کے جنکی آثار
ہیں دیکھا دور سے بے شبہ واللہ
نہیں کرتے ہیں سجدہ سنگ و اشجار
بھی دیکھا پشت پر مہر نبوت
لگی دے بوسہ بدست و پا اطہر
کہا ہے عنقریب اسکی نبوت
ہو جب بیس برسوں کا پیمبر
تھا صدیق بھی تب اسکے ہمراہ
نبوت سے ہی (د) وہ بھی بشارت
وہ جب پچیس برسوں کا ہوا ہے

وفات اسکا تبھی والد کیا تھا
گیا ہے انتقال اس شاہ کا جد
بدل خود شکرگذار رب کا تھا ہر دم
گیا ہمرہ چچا کے جانب شام
سماوی تھا کتابوں سے وہ آگاہ
کہ سایہ ابر کا تھا شہ کے سر پر
پیمبر کو وہ سب کرتے تھے سجدہ
سعادت شاہ کے ملنے سے پایا
کہ یہ پیغمبر آخر زمان ہے
کتب میں ہیں وہ سب اسکے نمودار
اسے سنگ و شجر کرتے ہیں سجدہ
پیمبر کے سوا دیگر کو زنہار
دیا روتا ہوا بوسہ برقت
گواہی اسکے دی پیغمبری پر
ز مشرق تا بمغرب پاوے شہرت
گیا پھر شام جانب بار دیگر
ملا ہے اور ایک راہب بھی در راہ
تبھی صدیق کو آئی صداقت
خدیجہ سے نکاح اپنا کیا ہے

کبھی از تیتیس تا چالیس ای بار — بہت اسکو نظر آتے تھے انوار

برس گیارا سے تا تیتیس بے قیل — رفیق روز و شب اسکا تھا جبریل

برس تیتیس سے لے تا چہل سال — رفیق اسکا تھا اسرافیل ہر حال

کبھی شش مہ قبل بعثت شاہ والا — ہمیشہ خواب سچے دیکھتا تھا

حرا کے غار مین ہو رونق افزا — وہ خلوت میں یک مہینا بیٹھتا تھا

وہی ایام مین خلوت کے پیقیل — ہوا ہے اسپہ نازل حق سے جبریل

سلام اسکو کیا ہے وہ ادب سا تم — تھا لایا پانچ ہی اقرأ کی آیات

کہا پس یا محمد مین ہون جبریل — تو اس امت کا پیغمبر ہے مقبل

زمین پر پاؤن کو اپنے وہ مارا — وہان یک چشمہ تب پانی کا نکلا

وضو استنجا سرور کو سکھایا — کبھی دو رکعت نماز اسکو پڑھایا

کہا یہ تجھ پہ اور امت پہ تیرے — ہمیشہ فرض ہے ای شاہ حق سے

چہل سالہ تھا تب وہ شاہ عالم — کبھی تھا روز دوشنبہ وہ معظم

سہ مولود کی تاریخ سیوم — کبھی وہ یک قول سے تاریخ ہشتم

خدیجہ لائی ایمان پہلے تحقیق — علی پس زید پس بوبکر صدیق

کبھی ایمان لائے انکے بعد عثمان — زبیر و سعد و طلحہ عبدرحمان

بلال و عامر و عمار و یاسر — سوا انکے کئی اصحاب فاخر

بہت کفار سرور کو ستائے — ہو دشمن اسکے یارون کو دکھائے

ہو صابر حضرت شاہ رسالت — تھا صبح و شام بس مشغول طاعت

تھی بعثت سے نبی کے سال چہاران — عمر اور حمزہ تب لائے ہین ایمان

تو دین متین کو اُن سے قوت — ہوئی ہے آشکارا شہ کی دعوت

ہو یکدل کافران سب نوین سال — لکھے یک عہد نامہ زشت افعال

قریشہ کی قوم کو نادیوین سودا — بسین تا چھوڑ مکہ جا بہ صحرا

لے اپنی قوم کو ہمراہ سرور — رہا سہ سال جا یک غار اندر

ابوطالب سے بولا شاہ والا — کہ کیڑا ایک بھیجا حقتعالی

وہ سب مضمون اس نامے کا کھایا — خدا کا اور میرا نام چھوڑا

ابوطالب نے یہ سنکر گیا ہے — یہ قصہ کافرون سے سب کہا ہے

لیا اقرار گر ہو سانچ یہ بات — رکھین کفار رو قطع رحم سے ہات

وہ کھولے عہد نامہ اور بچھائے — خبر اس شاہ کی سب راست پائے

وہ نوین سال مین سالار فاخر — لے آیا غار سے لوگون کو باہر

ابوطالب جو تھا سرور کا غمخوار — وہ رحلت کی ہے دسوین سال ای یار

خدیجہ بعد اسکے تیسرے روز — ہوئی خلد برین کو رونق افروز

یہ ہر دو جب تھے سرور کے مددگار — ہوا ہے اسکو انکا درد بسیار

بھی چھے انصار آئے گیارہوین سال — مشرف ہو گئے ایمان سے فی الحال

مدینے سے بھی آ انصار بارا — کئے بیعت نبی سے آشکارا

انھون کے ساتھ شہ مصعب کو بھیجا — کیا قایم مدینے مین وہ دین جا

بسال سیزدہ مصعب انکو کار — یقین ستر کے اوپر پانچ انصار

لے آیا شاہ کی خدمت مین شادان — وے سب بیعت کئے از شاہ اکوان

گئے اصحاب تب از حکم حضرت — مدینے کو گئے مکے سے ہجرت

ہوا تھا جب چودھوان سال ای نکوکار
گئے ہیں قتل شہ کی فکر کفار

دی یہ خبر تب جبریل آ کر
لے تب صدیق کو ہمراہ سرور

ہو غار ثور جانب زینت افروز
کیا اس مین اقامت تا سہ روز

تھی بیچ اسکو مکڑی ایک جالا
کبوتر اسپو انڈے اپنے ڈالا

ہوا ایک جھاڑ کیکر کا نمودار
پھرے یہ دیکھ ہو مایوس کفار

وہان روح الامین شہ پاس آیا
خدا سے حکم تب ہجرت کا لایا

سنہ صدیق و شاہ زمانہ
ہوا شہر مدینے کو روانہ

وہ تھا ماہ ربیع اول ای جان
تھا غرہ پیر کا تھا روز بیچھان

ہوئے رہ مین کئی اعجاز ظاہر
غرض پہنچا مدینے کو وہ فاخر

جو تھے اہل مدینہ منتظر سب
ہوئے آنے سے اسکے مفتخر تب

ہوئی آنے سے اسکے عید ہر گھر
بیچ آئی دولت توحید ہر گھر

ہر اک یہ آرزو رکھتا تھا جانین
کہ اترے شاہ دین اپنے مکانین

دے مشتاق تھے مرد نے کیا سب
بیچ میری اوتنی مامور از رب

رضا حق جہان ہووے مقرر
وہ بیٹھیگی یقین اس ہی مکان پر

ابو ایوب انصاری کے گھر پاس
وہ بیٹھی بیچ بحکم خالق الناس

اسی کے گھر مین اترا شاہ عالم
ہوئی انصار مین شان اسکی اعظم

کیا مسجد بنا سرور اسی سال
جہان وہ اوتنی بیٹھی تھی خوشحال



بھی دو گھر پاس مسجد کے بنایا
الھی تکے سے علایق کو بلایا



بهی انصار و مهاجرین اسی سال — لبند ما سرورا خوتت نیک منوال

جهاد اس سال مین جب فرض آیا — گئے بهیجا شه عالم سرایا

لڑائی بدر کی هوئی دوسرے سال — لڑائی هوی احد کی تیسرے سال

بهت غزوے هوئے هین اور نه تم — بسال چارم و در سال پنجم

بهی چهٹوین سال مین سالار عالم — لکها شاهون کو دعوت کے رقایم

گئی ایمان سے پائے هین تکریم — کئی اسکے کئے قاصد کی تعظیم

هوا صلح حدیبیه اسی سال — بهی فرض حج بیت الله اسی سال

هوا خیبر کا غزوه ساتوین سال — هوئی فتح مکه آٹهوین سال

حنین و طایف و جعرانه ای یار یه — یه غزوے هین سرایا اور بسیا

بهی نوین سال مین اکثر جماعات — هوئے اکثر مسلمان شوق دل ساتهه

بهی دسوین سال حیدر کو پیمبر — نے بهیجا جنگ کو ملک یمن پر

عطا کی فتح اسکو رب یزدان — هوئے اُمرا و شاهان کے تب مسلمان

جو جنگجو نہین تها سرور هین وے غزوات — وه ستائیس هین رکه یاد یه بات

هوا هی جنگ دس غزوات مین جا — نه باقی مین هوا هی جنگ هیجان

سرایا هین جو بهیجا شاه خوبان — وه سینتالیس لکهے هین کتب مین

هوئے دس سال مین واقع یه سب جنگ — کهلا هی چو طرف اسلام کا رنگ

خلیفون کے بهی عهد اندر فتوحات — هوئے اور ملک آئے هین بهت هات

خصوصاً وقت مین حضرت عمر کے — بهت دهوم مچے فتح و ظفر کے

اگر چاهے یقین وه رب متعال — لکهون دوسرے رسالے مین وه احوال

بھی دسوین سال مین وہ شاہ ابرار
کیا حج وداع اے نیک اطوار

بھی پائی آیۂ الیوم تنزیل (اکملت لکم دینکم)
کیا حق دین کی تتمیم و تکمیل

بھی حق بھیجا سنا مین سورۂ نصر
کیا تسبیح و استغفار کا امر

وہ بس تسبیح و استغفار کے ساتھ
نہایت مشتغل رہتا تھا دن رات

مدینے کو جو بھیجا اگے سالار
ہوا ماہ صفر مین آہ بیمار

کیا صدیق کو حکم امامت
اشارہ تھا یہ برامر خلافت

ربیع الاول اندر پیر کے روز
کہ تھی وہ بارھوین تاریخ پر سوز

شہ عالم کیا دنیا سے رحلت
ہوی دنیا مین سب قایم قیامت

کیا اہل سیر گرچہ رقم ستر ہزار اعجاز
نہین ہے حصر خرق عادت بس سلطان الخوبانکا

ہوئے جو معجزے سرور سے ظاہر
لکھون تو ہوو ینگے اکثر دفاتر

ہے قرآن اول اعجاز اظہر
کرامتی ہے جہانمین تا بہ محشر

بھی معراج اسکا اور شق القمر ہے
جہانمین معجزہ یہ مشتہر ہے

بھی طفل خوردہ جو پیدا ہوا ہے
اسی دن بات سرور سے کیا ہے

نبوت پر دئے اسکی شہادت
بہت سے جانور اہل سعادت

کرے تسبیح کنکر ہاتھ شہ کے
کہی ہے ایک آہو بات شہ سے

شجر پانی سے اوپر تیر آیا
شجر بھی یک زمین کو چیر آیا

بھی جس کپڑے کو ہاتھ اسکا لگا ہے
نہ آتش کا اثر اس بیچ ہوا ہے

مبارک انگلیون سے ہو رواں آب
ہزارون کو کیا ہے پانی سے سیراب

زکوہان شتر اوگا شجر ہی — وہ خرما کیا تبھی لایا ثمر ہی
ہی زہر آلود بزغالہ کیا بات — فصاحت سے رسول اللہ کے ساتھ
جدائی سے لے اسکے بیقراری — بھی حنانہ کیا فریاد و زاری
بھی چشم کور مادرزاد بالنور — ہوے روشن دعا سے اسکے تو ظہور
ہوے ہین کور زبان بھی کور سے پاک — ہوے اکثر مرض سے لوگ بے باک
بھی مردون کو بہت سرور جلایا — طعام کم ہزارون کو کھلایا
بھی اکثر معجزے بیشک ای ماہر — ہوے قبر مبارک سے بھی ظاہر
اگر ہون جمع سب نبیون کے اعجاز — ہون زاید معجزے اسکے ای دمساز
نہین ہی اسکے کثرت کو نہایت — نہین تحریر کی لیس اسکی طاقت
کتابین مستقل ہی اس بیا مین — ہین عربی فارسی ہندی زبان مین
یہان ذکر بھی لکھا ہون مجمل — لکھا چاہو چمن اندر مفصل
ہو اسپر آل و اور یارون پو صلوات — بھی سب ازواج پیغمبر پو دن رات

یہان سے ذکر ازواج اور اولاد پیمبر ہی
نہین ساحل نظر آتا ہی جنکے بحر فیضان کا

ذکر ام المومنین حضرت خدیجہ خاتون رضی اللہ تعالی عنہا

تھے گیارہ شاہ کے ازواج اطہار — خدیجہ زوجہ اول ہی ای یار
لقب ہی طاہرہ اسکا مطہر — خویلد کی ہی وہ پاکیزہ دختر
خویلد کا پدر ہی عبد عزی — ہی بیشک عبد عزی ابن قصی
نسب سے سرور عالم کے کامل — یہان اسکا نسب ہوتا ہی واصل

ابی ہالہ ہی اسکا مرد پہلا | ہوئے دو اس سے فرزند ہند و ہالہ
عتیق ہی بعد اسکا زوج دیگر | ہوئی یک ہند نامی اس سے دختر
نبوت سے وہ پندرہ سال آگے | مشرف ہوئی نکاح مصطفیٰ سے
تھا اسکی عمر سے چالیسواں سال | نبی کی عمر سے پچیسواں سال
گئی رمضان کی دسوین کو رحلت | سمجھ وہ سال دسواں تھا ز بعثت
تحیات و سلام رب علام | ت اسکی قبر پر ہو صبح اور شام

ذکر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ہی دوسری عائشہ ہی بنت صدیق | تھی محبوبہ بڑی سرور کی تحقیق
تھی علم و فضل میں وہ بے عدیلہ | مناقب ہیں بہت اسکے جلیلہ
ہی وہ بھی ہم نسب سرور سے تحقیق | بیان وہ آچکا در ذکر صدیق
ہی مروی سال چارم تھا ز بعثت | وہ پائی ہی ولادت باسعادت
نکاح اسکا ہوا در ماہ شوال | نبوت سے یقین دسواں وہ تھا سال
تھا اسکی عمر سے تب سال ششم | زفاف اسکا ہوا در سال نہم
نکاح اس ماہ میں اسواسطے ہی | بہت ہی دوست رکھتی تھی وہ بی بی
زمان جاہلیت بیچ کفار | نکاح اس ماہ میں کرتے تھے ابا
نکاح اس ماہ میں ہی جان سنت | ہی مکروہ جاننا بدعت ضلالت
خدیجہ کے سوا سب بی بیوں پر | فضیلت اسکی ثابت ہی مقرر
ز اہل علم و فتوی تھی وہ اگہ | تھی از فقہا و فصحا سے صحابہ
تھا اسکا مہر درہم چارسو جان | وہی تھی باکرہ زن شاہ کی ہان

برس تھا جبکہ اٹھاون ز ہجرت — سترہوین کو کئی رمضان کے رحلت
تھی چھے ست سال اسکی عمر اطہر — ہوئی مدفون بقیع پاک اندر

روایت

جناب عائشہ سے ہے روایت — کہ فرمایا مجھے شاہ رسالت
تو ملنا چاہے گر مجھ سے بجنت — تو قدر زاد ہی پر کر کفایت
نہ کہنہ جان کوئی کپڑا تو ہرچند — لگا وے اسکو جتنا تو نہ پیوند
تھی دوسری آئی ہے یہ یک روایت — کہ صدیقہ کئی یون عرض خدمت
کہ ای شہ کر دعا تو حق کی درگہ — کرے جنت مین مجھکو تیری زوجہ
کہا شہ گر تو چاہتی ہے یہ رتبہ — صبا کے قوت کو مت کر ذخیرہ
پرانے کپڑے کیتن جب لگ نہ پیوند — اتار اپنے نہ تن سے ای خردمند
وصیت سے نبی کے پس ای ہشیار — ہوئی بے مثل وہ بی بی با ایثار
کہا عروہ کہ مین دیکھا ہون یکبار — کہ بی بی عائشہ پاکیزہ اطوار
کئی خیرات ستر الف درہم — تھا پیراہن کو پیوند اسکے اسدم
تھی عبد اللہ زبیر یک دن ای اکرم — تھا بھیجا پاس اسکے لاکھ درہم
انسیدن کر دئی وہ اسکو تقسیم — فقیرون اور خویشون پر بتکریم
تھی بھی اس روز روزہ وہ ای شاطر — نکچھ باقی رہا سانجھ کے خاطر
کہی باندی کہ گوشت از ایک درہم — اگر لیتی تو کیا ہوتا بڑے کم
کہی یہ بات مجھکو یاد مین تھی — ولا ایک درہم اس سے رکھتی
جناب عائشہ در وقت رحلت — تھی ایسا بولتی از روئے حسرت

کہ گر مین کاش ہوتی بھی شجر یک خلایق کاتتے تا مجھ کو بیشک
بھی ہوتی کاش گر مین ایک ڈھیلا مین ہوتی کاش نا دنیا مین پیدا
بھی کہتی تھی مین ہوتی کاش ایسی مجھے ہرگز نکرتے یاد کوئی
تعالی اللہ یہ کیا ہی انکساری یہ کیا ہی خوف وحشت آہ و زاری
خواص مین گرچہ مامون و مبشر پہ خوف حق سدا غالب ہی ان پر
تھا اسکا پدر بزرگوار بھی یون ہراسان حق سے بس وہ نا رہی تھین
ملک حق کے مقرب اور رسولان تھے سب خوف خدا سے یونہی لرزان

ذکر ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ تعالی عنہا

ہی بشری سرور عالم کی زوجہ ہی جسکا نام سودہ بنت زمعہ
وہ زمعہ قیس کا جانو پسر ہی ہی عبد الشمس تو اسکا پدر ہی
اب اسکا عبدود ابن نضر ہی وہ مالک بن حسل کا تو پسر ہی
ہی عامر بن لوی باپ اسکا پہچان لوی مین ہم نسب ہوئی شہ سے وہ ہان
نکاح اول کیا تھا اسکو سکران یہ مرد و زن بھی پر لاکے ایمان
گئے ہمرہ حبش کی دوسری ہجرت وہان شوہر کیا ہی اسکا رحلت
زبعد رحلت بی بی خدیجہ ہوئی وہ سرور عالم کی زوجہ
تھا درہم چار سو مہر اسکا خوشحال سن چوپن مین رحلت کی بشوال

ذکر ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا

جو حفصہ دختر حضرت عمر ہی چہارم زوجۂ خیر البشر ہی
ہی اوہ بھی ہم نسب سرور کی مشہور عمر کی ذکر مین ہو و یکجا مذکور

مقرر پنج سال از پیشین بعثت — وہ بی بی پائی ستگے ہین ولادت سر

خنیس ابن حذافہ اسکا شوہر — ہے وہ دونو لاے ایمان مصطفیٰ پر

کیا مر وا اسکا بعد بدر رحلت — نکاح اس سے کیا شاہ رسالت

خفا ہوا اسکی بد خلقی سے سالار — دیا اسکو طلاق رجعی یکبار

عمر اس سے نہایت رنج پایا — وہین یہ حکم حق جبریل لایا

کہ روزے دن کو رکھتی ہے بہت وہ — نمازین شب کو پڑھتی ہے بہت وہ

رجوع اب اس سے کر ہے وہ بجنت — تری زوجہ کیا تب شاہ رجعت

ہوا معلوم اس سے کوی عورت — بہت کرتی ہو گر حق کی عبادت

تو بد خلقی پہ اسکے صبر ہے خوب — کہ دیویگا اسے حق اجر اوسب

امور دین مین گر لاوے قصوری — سزا ہے یا طلاق اسکو ضروری

سن ہجری تھا پینتالیسوان جب — طرف جنت کے وہ خاتون گئی تب

ذکر ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

وہ زینب جو خزیمہ کی تھی دختر — نبی کی پانچوین زوجہ ہے اطہر

تھی عبد اللہ خزیمہ کا پدر ہے — وہ عبد اللہ کا والد مشتہر ہے

یقین عبد مناف ہے باپ اسکا — ہلال ابن عامر کا وہ بیٹا

تھی زینب میمونہ کی بہن ہے جان — تھی بیٹی عوف کی ہند اسکی ہے مان

وہ فقرا کو کھلاتی تھی بہت جب — ہوی ام المساکین سے ملقب

طفیل حارث کا بیٹا اسکا شوہر — طلاق اسکو دیا وہ جبکہ اشہر

عبیدہ ابن حارث بھائی اسکا — وہ بی بی سے کیا ہے بیاہ اپنا

عبیدہ ابن حارث با سعادت — ہی جنگ بدر مین پایا شہادت

بسال سیوم ہجرت عیب ستر — نکاح اپنا کیا زینب سے خوشتر

تھا اسکا مہر سیمین عیس درہم — بھی بارہ اوقیہ زر کے ای اکرم

رہی وہ کئی مہینے نزد حضرت — کی رحلت سن چارم ز ہجرت

ربیع الآخر وہ کا تھا وہ غرہ — تھی اسکی عمر اقدس تیس سالہ

ذکر ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا

ہی چھوتین شہ کی زوجہ ام سلمہ — کلید باب گنج علم و حکمہ

مسمی ہند سے تھی وہ بصیرہ — تھی بنت ابو امیہ بن مغیرہ

بن عبد اللہ وہ ابن عمر ہے — عمر مخزوم کا۔ جانو پسر ہے

یقظہ ہے ابن مرہ باپ اسکا — کعب ابن لوی کا ہے وہ بیٹا

ابو سلمہ تھا پہلا اسکا شوہر — حبش کو گئی تھی وہ دو ایمان لا کر

گئے بعد از مدینے کو بھی ہجرت — ہوا بعد احد مرد اسکا رحلت

سن چارم تھا ہجری ماہ شوال — نکاح اس سے کیا سرور با جلال

دیا ہی مہر دس درہم کا اسباب — سن باسٹ مین رحلت پائی دریاب

تھی اسکی عمر تب اسی اوپر چار — ہوئی وہ آخر ازواج سالار

ذکر ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

ہی زینب ساتوین اس شہ کی بی بی — امیمہ عمہ سرور کی بیٹی

وہ بی بی کا پدر ای نیک مخبر — جحش ابن رئاب ہے ابن یعمر

وہ ابن صبرہ وہ ہے ابن مرہ — کہ عبد مرہ کا انجم ہے

جو منسوبہ تھا شہ کا زید اکمل ۔ کیا تھا عقد یہ بی بی سے اول
طلاق اسکو دیا ہی زید نے جب ۔ گیا حکم نکاح اس شاہ کو رب
ولی اسکا خدا شاہد تھا جبریل ۔ ہی جا اسکی ثنا مین آیت کی تنزیل
نکاح اسکو کیا شہ سال چارم ۔ اتھی تب عمر زینب سی و پنجم
گئی ہی عمر بترپن مین وہ رحلت ۔ برس وہ بیسوان تھا تب ز ہجرت

ذکر ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالی عنہا

جویریہ جو تھی حارث کی دختر ۔ ہی زوجہ آٹھوین شہ کی مقرر
تھی اولاد جذیمہ مصطلق سے ۔ مسافع کی اتھی عورت وہ پہلے
سن پنجم ز ہجرت جب پیمبر ۔ گیا جا جنگ قوم مصطلق پر
وہ بی بی تھی ہو قیدی تب ای بھائی ۔ ہی ابن قیس کے حصے مین آئی
یقین نو اوقیہ مالک نے اسیر ۔ کیا ہی اسکی آزادی مقرر
گئی وہ عرض جا از شاہ دوران ۔ کہ ای سرور موئی ہو مین مسلمان
مین آئی مانگنے اب کچھ ترے پاس ۔ کیا ارشاد اسکو سید الناس
کہ مین کرتا ہون بہتر تجھ پہ احسان ۔ کہی وہ کیا ہی بولا شاہ اکوان
کہ تیرا مال وہ سب کرا دا مین ۔ نکاح مین لاؤنگا اپنے ترے تئین
وہ اس ارشاد سے بس ہو کے دلشاد ۔ ہوی پیسا وہ دے مالک کو آزاد
نکاح اسکو کیا تب شاہ والا ۔ حسینہ تھی بہت وہ بیس سالہ
تھا اسکا مہر درہم چار سو جان ۔ بہت تھا زہد و تقوی اسمین پنہان
پس اسکی عمر جب پینسٹھ ہوی تھی ۔ سن پنجاہ مین رحلت کی ہی

جویریہ بڑی متعبدہ تھی ۔ بذکر و بندگی متفردہ تھی
نماز صبح بعد یکروز سالار ۔ وہ خاتون کے گیا نزدیک سے بہار
جویریہ نماز صبح بعد از ۔ تہوی مشغول تسبیح ای معزز
بوقت چاشت آکر شا فاخر ۔ کہا اسکو گیا میں جب سے باہر
تو ہے کیا بول تسبیح میں ہی شاغل ۔ کہی وہ یہ عرض ہان ای شاہ کامل
کیا ارشاد میں نے جب گیا تھا ۔ پڑھا ہون چار یہ کلمات سہ بار
بھی تسبیحات جتنے یہ پڑھی تو ۔ کہ اگر ساتھ اسکے وزن اسکو
تو غالب ہوئینگے وہ چار کلمے ۔ ای ہی مین چار وہ کلمات سینے

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَى نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ

مدارج مین کہا یہان شیخ دہلی ۔ اگر تھا سرور کا یہ مقصود اصلی
جویریہ کو تا معلوم ہو اب ۔ یقین یہ کیفیت تسبیح کی سب
بھی اس کلمات مین یہ کیفیت ہے ۔ کہ ہے مدلول زاید اسکا بے شک
وہ تسبیحات سب بدشبہ و تکرار ۔ جویریہ پڑھی تھی جسکو ای یار
و الا شک نہین اسباب اندر ۔ کہ ہے اجر عمل قدر تعب پر
بھی جو کرتی تھی وہ تسبیح اکرم ۔ کرے تا ساتھ اسکے اسکو بھی ضم
کہ مثلا کوی کہتا با عقیدت ۔ نبی پر ہو درود ان الف کثرت
پڑھا درود یک الف باری ۔ ثواب ہوویگا اسکا اس سے بھاری
بلکہ یک کیفیت جب ہووے کامل ۔ حقیقت اسکی ہو مکشوف قایل
وہ کہتا ہووے از روی حقیقت ۔ کہا ہے جون جویریہ کو حضرت

تو ہے بے شبہ یہ نیک امر دیگر — کہ ہووے کم تعب اور اجر اکثر

ذکر ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ہے نام ام حبیبہ شہ کی زوجہ — بڑی تھی نیک اوصاف و سنجیدہ

ابوسفیان کی بنت رضیہ — وہ ہے ابن حرب ابن امیہ

امیہ ابن عبد الشمس ہیگا — بن عبد المناف وہ ابن قصیٰ

ہے شہ کی ہم نسب وہ باصفوت — ہوئی ستراسال پیدا قبل بعثت

عبید اللہ جحش تھا اسکا شوہر — گئے ہر دو حبش ایمان لا کر

عبید اللہ وہاں ہو کر نصارا — شرابی ہو کے دنیا سے سدھارا

پیام ازدواج اس سے پیمبر — نجاشی کو لکھا اپنا مقرر

یہ سن ام حبیبہ کر بشاشت — دی خالد کو ہے اپنی وکالت

نجاشی کر جمیع اصحاب کو سب — پڑھا خطبہ مبارک عقد کا تب

تھا مہر چار سو مثقال زریں — نجاشی ہی دیا اسے نیک آئین

تکلف سے کھلایا سبکو کھانا — کیا شہ پاس بی بی کو روانہ

تھا ہجرت سے نبی کے سال ششم — مدینے کو وہ پہنچی سال ہفتم

مدینے میں ہوئی ہے اسکی خلوت — ہے چوالیس ہجری بیچ رحلت

ذکر ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

صفیہ شاہ کی دسویں ہے خاتون — وہ تھی بے شبہ از اولاد ہارون

یقین وہ ابن اخطب کی تھی دختر — تھا اول ابن اشکم اسکا شوہر

کنانہ عقد بعد اسکو کیا ہے — وہ خیبر میں سمجھ مارا گیا ہے

صفیہ قید ہو نیں آئی ہے جب   لیا ہے دحیہ کلبی اسے تب
نبی اس سے عوض دیکر لیا ہے   بھی جاننے اختیار اسکو دیا ہے
کہی وہ عرض ای شاہ رسالت   کریں لائی ہوں ایمان قبل ہجرت
خوشی سے میں تہ اب آزاد ہوکر   یقین جانے سے اپنے قوم اندر
خدا سے پاک اور اسکا پیمبر   احب ہیں پاس میرے اور بہتر
نکاح اسکو کیا پس شاہ فی الحال   تھا ہجرت سے یقین وہ ساتواں سال
تھی سن بی بی کا سترا سال سے کم   تھا اسکا مہر آزادی ای اکرم
صفیہ تھی نہایت خوب صورت   سن پنجاہ میں پائی وہ رحلت

ذکر ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا

جو زوجہ مصطفی کی کیا رہیں ہے   یقین میمونہ ام المومنین ہے
وہ بنت حارث ابن حزن تھی   اور مسعود بن ثقفی کی زن تھی
کیا ہو رہم اسکو عقد بعد از   ہوئی پھر بیاہ سے شہ کے معزز
سن ہجری وہ ہفتم تھا مقرر   وہی ہے آخر ازواج سرور
بھی تھا جب سال اکاون ز ہجرت   گئی ہے جرف میں دنیا سے رحلت
سمجھ مکے سے ہے دس میل وہ جا   نکاح اسکا بھی اس جاگہ ہوا تھا
بوقت مرگ اسکی عمر والا   تھی بے ریب و شک ہشتاد والا
پھر گیارہ بی بیوں میں یک خدیجہ   تھی زینب دوسری بنت خزیمہ
گئے تیں حیات اس شہ کے رحلت   ہوئے ہیں فوت باقی بعد رحلت
تھا گورستان جو بیچ مکے میں حجون   بڑی بی بی خدیجہ اس میں مدفون

یہ حالت ہے ز حالات عجیبہ	تھی ہے از اتفاقات غریبہ
کہ عقد و خلوت و ترحیل و تدفین	ہے میمونہ کا سرف اندر ای جا دفن
سوا انکے تمام ازواج سرور	بقیع اندر ہوے مدفون یکسر
حرم دو تھے شہ عالم کے ای پایہ	یہی مشہور ہے بعضے کہے چار
اور شمعون کی بیٹی ماریہ ہے	شریفہ قبطیہ وہ مصریہ ہے
مقوقس مصر کا تھا جو کہ حاکم	اُسے بھیجا تھا ہدیہ نزد خاتم
جہاں تک اسکو چہیتا تھا وہ سرور	تھا بی بی عائشہ کو رشک اسپر
برس وہ سولوان تھا جب ز ہجرت	جناب ماریہ پائی ہے رحلت
تھی ریحانہ حرم شہ کی دگر ہے	وہ بنت زید وہ ابن عمر ہے
ہوئی ہے جب قریظہ کی لڑائی	سبایا مین اسیکے ہے وہ آئی
رسول اللہ چاہا کرکے آزاد	کرے تزویج اپنی اس سے دلشاد
کہی وہ عرض خدمت ای پیمبر	مجھے باندی بنا تیرا یہی بہتر
رکھا وہی اسے شاہ رسالت	گئی حج الوداع کے بعد رحلت
حرم تھی اور یک شہ کی جمیلہ	کسی جنگ مین وہ آئی تھی جلیلہ
حرم تھی سرور عالم کی قسری	کہ ام المومنین زینب دئی تھی
یہ سارے امہات المومنین ہین	کہ ازواج امام المرسلین ہین

ذکر اولاد امجاد حضرت سید العباد صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین

صاحبزادہ اول قاسم

تھے سب سات اولاد پیمبر	پسر تھے تین انمین چار دختر

ہیں اسپہ متفق علمائے انساب ‏— خلاف آیا ہے پن پسر وہیں دریاب

کہ بولے چار بعضے پانچ بعضے ‏— بھی بعضے سات بعضے آٹھ بولے

مگر قول صحیح ہے تین فرزند ‏— بڑا ہے سب سے قاسم ای خردمند

کہ بوالقاسم ہے اس سرور کی کنیت ‏— کیا طفلی مین رحلت قبل بعثت

تھی تب عمر مبارک اسکی دو سال ‏— بھی ہفدہ مہ کہے بعضے اے خوشحال

صاحبزادہ دوم عبد اللہ

ہے عبد اللہ دوم باکرامت ‏— کہ وہ پیدا ہوا بعد نبوت

اسے کہتے ہیں طیب اور طاہر ‏— ہوا طفلی میں عقبی کا مسافر

بیرسفت دونو فرزند سرور ‏— کہا ہے عاص ملعون شہ کو ابتر

اسے کہتے ہیں ابتر ای خردمند ‏— کہ جسکا نام لیوا ہو وسے فرزند

ہوا دلگیر تب وہ شاہ والا ‏— خدا تب سورۂ کوثر ہی بھیجا

کہا تجھکو دئے ہیں ہم نے کوثر ‏— نمازیں کر ادا اور نحر تو کر

ترا دشمن وہی وایل ہے ابتر ‏— ہوئے ہیں اسکے تب اولاد کثیر

سمجھ ای بھائی تو کوثر کا معنی ‏— ہے بیشک خیر دنیا خیر عقبی

نبوت معجزات و خیر و برکات ‏— شفاعت معرفت و سب کمالات

اور امت کے کرامت تا بمحشر ‏— بھی وہ ان میں ہسی مین ای برادر

ملیگا حوض کوثر شاہ کو جو ‏— ہے اس خیرات سے یک فرد سمجھو

محقق عارف و علامۂ دین ‏— محدث اور مفسر اہل تمکین

جو شیخ عبد العزیز دہلوی ہے ‏— وہ بحر علم و قطب معنوی ہے

[illegible] معنی

تفسیر عزیزی نے ای دانا ‌‌ — لکھا اسطرح وہ کوثر کا معنی
کہ تیری ست معنوی اولاد اکثر — رہینگے جگمین باقی تا بحشر
وہ تیرے نام کو زندہ رکھینگے — سدا پر نور تابندہ رہینگے
اقامت اور اذانمین پنج اوقات — وہ تیرا نام میرے نام کے ساتھ
پھر ہر جمعہ بھی بالاے منبر — زبین مذکور ہے خطبے کے اندر
رہیگا حشر تک زندہ ترا نام — ترا دشمن وہی ہوویگا گمنام
مگر لعنت سے وہ مذکور ہوگا — ندامت سے بہت مشہور ہوگا
ہوا ایسا ہی وہ ملعون ابتر — ہوا ہی لعنت و نفرین سے اشہر
نبی کا نام بالتسلیم و صلوات — ہی باقی حشر تک ہر آن دن رات
درود ان بھیج اس پر ہم سے یارب — بھی لکھے آل اور اولاد پر سب

صاحبزادہ سیوم ابراہیم

اخیر در دریائے نبوت — ہی ابراہیم نور العین حضرت
وہی ہے خاتم اولاد خاتم — ضیائے مسند ارشاد خاتم
مدینے مین سن ہشتم ز ہجرت — بذوالحجہ وہ پایا ہے ولادت
جناب ماریہ ہے اسکی مادر — ہے سلمی قابلہ اسکی مقرر
ابو رافع کی زن مولاۃ سرور — دی خبر ولادت وہ بشوہر
ابو رافع دیا شہ کو بشارت — کہ شہزادہ یہ پایا ہے ولادت
رسول اللہ ہو کر شاد و خورم — غلام یک اسکو بخشا ہے اسیدم
ہوا جبرئیل آ با عز و تکریم — شہ عالم کو ای پدر براہیم

یہ جا دوسرا قول تھا وہ ایک بکرا
بھی آیا قول ایک ایسا ای فیروز
بوزن سوی دہ رویا بتایا
بھی فرمایا کہ میرے پدر کا نام
بس ام سیف کو حق کا پیمبر
بھی لینے دیکھنے لخت جگر کو
سنا جب شاہ عالم اسکی سکرات
لے اسکو گود میں محبوب باری
بھی فرمایا ای ابراہیم اسدم
ہے دل بریان ہمارے چشم گریان
ولے کہتے نہیں ہم بات ایسی
تھی اسکی عمر سولا روز کی آہ
بقولے یک برس دس ماہ چھے روز
نبی کا دیکھ گریہ عبد رحمان
کیا تھا منع تو گریہ بمیت
کیا تھا منع دو آواز ہیں نادان
دوم آواز ہے نزد مصیبت
بھی پیٹا تی اور منھ پر مار لینا
بر آنسو بہا رونا بر رقت

بھی سرسبز تو اسکے اسکا نام رکھا
کہ اسکا نام رکھا اول روز
زمین میں دفن بال اسکے کرایا
براہیم اسکو میں رکھا ہاکرام
کیا ہے اسکو دایہ تب مقرر
نبی جاتا تھا اس دایہ کے گھر کو
بکر آیا ہے ابن عوف کا ہاتھ
ہے بیٹھا اشک تھے آنکھوں سے جاری
سبب تیرے بس غمگین ہیں مسلم
ہیں پر اندوہ اور مغموم اس آن
نہ ہووے حق تعالی جس سے راضی
بقولے آٹھ دن اور شانزدہ ماہ
ہوا خلد برین کو رونق افروز
کیا ہے عرض ای سالار دوران
کہا شہ یہ ہے رحمت اور رقت
سو یک نغمہ ہے با مزمار شیطان
کہ نوحہ کر چلا رونا بمیت
بھی کپڑے اپنے غم سے پھاڑ لینا
بغیر شیوہ و شہک بیگانہ رحمت

کسی اوپر نگا رحیم تا جو | نہ رحم ہرگز کیا جاوے وہ بد خو

نہلایا فضل شہزادیکو ایجان | تھی پانی ڈالتا تھا عبد رحمان

نبی حاضر تھا وہان اسوقت سرور | رکھے پس لاش یک چھوٹے پلنگ میں

صحیح یہ قول ہے پیغمبر رب | نماز اسکے جنازے پر پڑھا تب

بقیع اندر گئے پس اسکو دفنان | بنزد قبر عثمان ابن مظعون

تھی چھڑکا شاہ اسکے قبر پر آب | یہی ہے آپ پاشی پہلی در باب

نشان کے واسطے پھر ایک پتھر | رکھا وہ شاہ اسکی قبر اوپر

محرم کی تھی دسویں روز عاشور | دیا مولو کی دسوین تھی پیر نور

گہن خورشید کو اس دن لگا تھا | سبب سمجھے ہیں لوگ اس واقعے کا

کہا سرور کہ مہر و ماہ انور | یہ دو آیت ہیں از آیات داور

ڈراوے بندگوں کو اس سے خلاق | کرو توبہ تصدق اور اعتاق

گہن دسوین کو جب لاگا ہے پر ہیم | خلاف قعدۂ ارباب تنجیم

کہ انکے قول سے در بیت و ہشتم | وقوع اسکا ہے یا در بیست و نہم

کئے اسواسطے مردم گمان وہ | ہے اسکے موت کے باعث گران وہ

یقین بطلان قول اہل تنجیم | ہوا ہے اس خبر سے کر تو تفہیم

کہا ہے جب کہ ابراہیم با نام | کیا ہیں دودھ کے ایام اتمام

دو دایہ اسکو ہو وینگے بجنت | کرینگے دودھ کے اتمام مدت

مراد جنت از برزخ رکھے ہیں | تھی جنت میں یا داخل کئے ہیں

پلانا شیر دو دایہ بجنت | کہ تا ہو دودھ کی اتمام مدت

پلانا شیر دودایہ بہ جنت / کرتا ہو دودھ کی اتمام مدت

یہ امر قدسیہ کی ستر حشمت / مفوض ہوگی وہ علم رسالت

جو ہین بعضے مشایخ اسکے قائل / ترقی موت کی ہے بعد حاصل

تمسک اس خبر کو ہی کئے ہین / سراسر اس ترقی پر گئے ہین

بیان لکھتا ہی عبد الحق نامی / مدارج مین اپنے ای گرامی

کہ یہ بندہ بھی قایل اسپر ہی / تمسک میری یہ دوسری خبر ہے

کہ کوئی حفظ قرآن مین تھا شاغل / ہوا لیکن ہوا نہین حفظ کامل

ملک یک قبر مین حق اسکی بھیجے / کہ اسکو حفظ تا پورا کراوے

ذکر بنات حضرت سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم

بڑی دختر ہے پیغمبر کی زینب / اول شہزادی بحر و بر کی زینب

تھی جب عمر پیمبر تیس سالہ / ولادت پائی وہ خاتون والا

مگر ہے اختلاف اسمین ای خوش نسب / کہ قاسم ہی مقدم یا کی زینب

بھنجا تھا خدیجہ کا جو بو العاص / وہ ہی زینب کا شوہر اہل اخلاص

وہ آگے مرد کے ایمان لاکر / کئی ہجرت مدینے کو مقرر

ز بعد بدر وہ بوالعاص ذیشان / مشرف ہوگیا از شرف ایمان

اسی زینب کو پھر بخشا شہ دین / بتجدید نکاح یا عقد پیشین

اسی باعث خلاف علما مین ہی نجان / کہ لانا مرد یا عورت کا ایمان

کرے فسخ نکاح اول اے یار / کہے بعضے نہ ہووے فسخ زنہار

غرض سالار عالم با ابو العاص / محبت رکھتا تھا مہر و لطف و اخلاص

[illegible]

[illegible]

اُمامہؓ اور علیؓ یک پسر و دختر ... ہوئے بو العاصؓ و زینبؓ سے مطہر

علی کو فتح مکے میں پیمبر ... ردیف اپنا کیا تھا اونٹ اوپر

بلوغیت تئیں جب نزدیک پہنچا ... گیا دنیا سے وہ تب ہوئے عقبیٰ

اُمامہ کو بہت چہیتا تھا سرور ... نماز اندر بٹھاتا دوش اوپر

وفات فاطمہ کے بعد کرار ... وصیت کے بموجب اسکے ای یار

اُمامہ سے نکاح اپنا کیا ہے ... محمد اُس سے یک لڑکا ہوا ہے

امامہ نے علی کے بعد ترحیل ... مغیرہ کے نکاح میں آئی بیقیل

مغیرہ سے ہوا ہے ایک لڑکا ... کہ تھا نام مبارک اُسکا یحییٰ

برس وہ آٹھواں تھا جب زہجرت ... مدینے میں کئی زینب نے رحلت

دیا لنگ اپنی بہر یمن سرور ... کہ زین و دخل اُسے تا کفن اندر

تبرک لینا از آثار صُلحا ... یہاں ثابت ہوا بر وجہ اقوی

ز بعد غسل اور تجہیز و تکفین ... اُتارا قبر میں خود سرور دین

دختر دوم حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا

یہ تھی رقیہؓ دوسری سرور کی بیٹی ... وہ تھی تین سال کی زینبؓ سے چھوٹی

نبی یہ دختر عالی نسب کو ... دیا تھا عتبہ ابن بولہب کو

تھی دختر تیسری جو ام کلثوم ... تھی ور در عقد عتیبہ کا فرشوم

تھا وہ بھی بولہب کا پور اجہل ... ہوئے تھے بیاہ وے بعثت کے اول

مذمت بولہب کی ای برادر ... کیا جب سورۂ تبت میں داور

کہا بیٹوں کو اپنے وہ تبہ کار ... نبی کے دختروں سے ہو بیزار

یہ سن قبل دخول وے باز آئے — سزا دنیا کی اور عقبیٰ کی پائے
مگر ملعون عتیبہ پر شقاوت — ہوا گستاخ از شاہ رسالت
دیا دلکو نبی کے رنج و آزار — کیا تب بددعا یون شاہ ابرار
الٰہی کتون سے ترے اے رب داور — مسلط کیجیے اک کتے کو اسپر
گیا وہ شام کو بہر تجارت — ملی ہے اسکو یک منزل پر آفت
درندون کا وہان اکثر خطر تھا — مسافر کو بہت اس جا کے ڈر تھا
کہا ہے بولہب لوگون سے یون تب — تمہاری ہمکو دیو آج کی شب
محمد کی دعاے بد کی وہ تیر — بسر مین نا کرے تا میرے تاثیر
پس اہل قافلہ کر جمع سامان — عتیبہ کو سلاے اسکو درمیان
گیا حق نیند غالب سب پہ بے دیر — پس آ سونگھا ہے ہر ہر کو یک شیر
نہ متعرض ہوا ہے وہ کسیکا — عتیبہ کے مگر سینے کو پھاڑا
سزا اسکو دیا وہ رب قہار — ہوا دوزخ کا کندہ وہ تبہ کار
غرض پھر حضرت رقیہ کو سرور — دیا تھا بیاہ جو عثمان سے کر
اپنے ہمراہ لے عثمان دو بار — کیا ہجرت حبش کی اے نکوکار
گیا تھا بدر کے غزوے کو جب شہ — کئی رحلت مدینے بیچ رقیہ
مدینے کو جب آیا شاہ ابرار — کہے ہیں تعزیت اصحاب اخیار
سر تربت پہ زہرا بیٹھ اس آن — تھی اسکی ہجر سے نالان و گریان
رسول اللہ تب چادر سے اپنی — دے تسکین پونچھتا تھا اشک اسکے
صحابہ تعزیت کرتے تھے جسدم — یہ فقرہ بولتا تھا شاہ عالم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ دَفْنُ الْبَنَاتِ مِنَ الْمَكْرُمَاتِ

یہاں ظاہر ہوا خاصوں کا رونا
نہ وہ موتی کے مرنے سے ہی زاری
نہیں رونا ہے جہلا کا بر حمت
نہ راضی جو بتقدیر خدا ہو
ہو راضی لیکہ از بے اختیاری
فنا فی صبر کے نا ہووے یہ غم
تھا عبد اللہ پسر یک اسکا خوشنما
اُسے مرغ آنکھ میں یک ٹھونگ مارا
گئی ہے بعد ازاں رقیہ نے رحلت
ہے صاحب زادی لیکن ام کلثوم
مدارج میں لکھا ہے بعضے اعلام
ہوئی ہے وہ بھی پیدا قبل بعثت
وفات پاک رقیہ جب ہوا ہے
مد جب اسکو دو بنت پیمبر
ز آدم تا بخاتم کوئی اے یار
نہ ہوا ایسی خاتون گنتیں
ہوا اسکا سن ہجری سیوم
کہا ہے تب آہ سرور

بسبب رحمت و رقت سے ہوگا
کہ موت آتی ہے بر تقدیر باری
کہ وہ روتے ہیں بر فقدان نسبت
غضب میں وہ خدا کے مبتلا ہو
اگر آنکھوں سے ہووے اشک جاری
کہ غم ایسا کیا ہے شاہ عالم
ہوئی جب عمر اشرف اسکی دو سال
وہ تب دنیا سے جنت کو سدھارا
سمجھ وہ سال دوم تھا ز ہجرت
ہے کنیت ہی نہیں نام اسکا معلوم
کتب میں آمنہ اسکا لکھے نام
وہ ہے رقیہ سے چھوٹی با کرامت
ہوئی عثمان سے بیاہ اسکا کیا ہے
لقب ہے اسکا ذو النورین اظہر
شرف ایسا نہیں پایا ہے زنہار
کئے بعضے ہوئے لیکن جنے نہیں
وفات اسکا ہوا در سال نہم
میں دنیا میری گر ہوتی دختر

روایت ہیگ تب بولا سید الناس | کہ گردس دختران ہوتے پیمبر پاس

ہین ویتا ہیک مرنے کے بعد دوسری | لکھی ثابت الیتی عثمان کی بزرگی

چہارم شاہزادی فاطمہ ہے | ولا جیسکے حسن خاتمہ ہے

ہے بحر عصمت کی دُر یکتا | ولیۂ حق کی ہے بے مثل وہمتا

وہی ہے کان انوار ولایت | وہی ہے مخزن اسرار کرامت

ولایت کے جواہر کی خزاین | امامت کے سرایر کی مخازن

گلستان سے اسی کے تا قیامت | بہار افزا ہین گلہائے ولایت

بذات اقدس مہدی موعود | کریگا ختم اسکو رب معبود

رہے جب تک جہان مین اسکی اولاد | جہان تب تک رہے مانوس و آباد

رہیگا ہر طرف توحید کا غل | رہے تازہ سدا توحید کا گل

اٹھین جب اسکے سب اولاد امجاد | قیامت آویگی اس روز رکھ یاد

دو بی بی کے فضائل اور مناقب | خصایص اسکے اور عالی مناصب

بہت ہین گر لکھون مین اُسنے مجمل | تو ہو دیگا رسالہ ہیک مطول

ہے اصلی فاطمہ نام اسکا اقدس | بہت ہین اسکے القاب مقدس

ازانجملہ بتول و رضیہ ہے | لقب زہرا مشتہر اور مرضیہ ہے

بقول بو عمر اسکی ولادت | ہے جا مروی اول سال نبوت

ولیکن یون کہا ہے ابن اسحاق | کہ سب اولاد آن سالار آفاق

ولادت پائے ہین قبل نبوت | ہے ابراہیم ہی ہیک بعد بعثت

کہا ہے ابن جوزی نے کہ زہرا | ہوی پانچ سال قبل بعث پیدا

یہی ہے قول سب قولون مین اشہر | ہے زہرا دختر ونمین شہ کے اصغر

کہا ہے سرور اہل رسالت | کہ جتنے ہون نساے اہل جنت

وہ سب کی سیدہ ہے میری دختر | کہ جسکا فاطمہ ہے نام اطہر

بھی فرمایا نبی دوسری خبر ہے | کہ میری فاطمہؓ لخت جگر ہے

جو اسکو رنج دیویگا تبہ کار | یقین مجھ کو دیا وہ رنج و آزار

جو کوئی دشمنی اس سے رکھیگا | یقین وہ دشمنی میر لیے رکھا

بھی فرمایا غضب سے فاطمہ کے | غضب مین حقتعالی بھی ہے اوسکے

بھی خشنودی سے اسکے رب معبود | یقین ہوتا ہے مسرور اور خشنود

وہ بی بی کی فضیلت پر مقرر | ہے برہان قوی یہ خبر اطہر

ہے مروی پوچھے صدیقہ سے یکبار | نبی کا دوست تر تھا کون بسیار

کہی تھی فاطمہؓ خاتون والا | کہے مردون سے تھا پھر کون اعلا

کہی تب عایشہ مردون سے اکثر | علی تھا دوست بیحد جسکا شوہر

یہان انصاف بی بی عایشہ کا | ہوا ظاہر رضی اللہ عنہا

بھی السنت اسکی اہل بیت کے ساتھ | باتین یہین پائی ہے اثبات

حدیث آئی دوسری یہ سنو تم | کہ پوچھے فاطمہؓ زہرا سے مردم

کہ فرما دوست تر تھا کون ازبس | بروز و شب رسول اللہ کے پاس

کہی ارشاد زہرا عایشہ تھی | گئے پھر عرض یون اے شاہزادی

کہ فرما کون تھا مردون سے تحقیق | کہی باپ اسکا تھا بوبکر صدیق

یہ سارے تھے رسول اللہ کے محبوب | وجوہ مختلف ہین اسمین مرغوب

فضائل مختلف ہیں ای برادر ‌ / ‌ ہیں افضل یک سے یک از وجہ دیگر
کسی میں سبقت ایمان کی دولت ‌ / ‌ کسی میں علم و شجاعت کی فضیلت
کسی ہیں سابق کے اوپر کوئی اسبق ‌ / ‌ یہ پایا نفع دین سابق سے الیق
کسی ہے نفع دین میں بذل اموال ‌ / ‌ کسی ہے بذل قوت نیک اعمال
خطر میں ہے رفیق غار کوئی ‌ / ‌ گیا بر فرش جان ایثار کوئی
گیا صدیق لے سرور کو در غار ‌ / ‌ بفرش شہ بیان سویا ہے کرار
بہت ایسی ہی آئے ہیں وجوہات ‌ / ‌ مطول ہے کتابوں بیچ خوش شدھات
فضیلت بی بیوں کی ہے بھی ای بھائی ‌ / ‌ وجوہ مختلف سے یونہی آئی
کہیں علم و فراست کا سبب ہے ‌ / ‌ کہیں پاکیزگی شرف نسب ہے
کہیں اس شاہ سے محبوبیت ہے ‌ / ‌ کہیں سرور سے حاصل جزئیت ہے
طہارت ہے کہیں اور اصطفائی ‌ / ‌ کہیں ہے آیۂ تطہیر آئی
کہیں ہے اجتہاد و حکم فتوی ‌ / ‌ کہیں ہے معرفت اور قرب مولی
فضیلت میں خدیجہ عائشہ کے ‌ / ‌ بھی زہرا اور مریم آسیہ کے
بہت سے مختلف آئے ہیں اخبار ‌ / ‌ بھی اقوال بزرگان نکو کار
خبر ہے یوں زنان جنت کے بابت ‌ / ‌ ہے انکی سیدہ زہرا بعزت
بھی حسنین ہیں کے انہیں نکو کار ‌ / ‌ جوانان بہشتی کے ہیں سردار
بیان لکھتے ہیں سن علمائے اعلام ‌ / ‌ کہ یہ خبر رسول رب علام
بفضل فاطمہ ہے دال اطہر ‌ / ‌ تمامی مومنات عورات اوپر
خدیجہ عائشہ مریم اپر بھی ‌ / ‌ فضیلت سب پر ثابت ہی اسکی

جلال الدین سیوطی شیخ اکرم
کیا ہے ذکر یونہی ای مکرم

مگر بعضے حدیثوں میں وہ سالار
کیا مریم کو مستثنی ہے ای یار

بھی فرمایا ہے دسری جا سے سرور
کہ سب عورات سے افضل وہ بہتر

بجا زہرا خدیجہ عائشہ ہے
بھی مریم اور بی بی آسیہ ہے

ہوئی اس خبر سے ظاہر تساوی
توقف کرتے ہیں پس یہاں ای بھائی

بھی فرمایا کہ اس امت میں زہرا
ہے اپنی قوم میں مریم سریکا

سمجھ یہ اختلاف و احتمالات
تھا پیش وحی خلاق بریات

دیا پیمبر کو حق اعلام آخر
ہے زہرا از نساے خلق فاخر

بھی افضل جو نساے عالمین پر
تھی مریم بھی وہ اپنے عصر اندر

یہ زہرا اولین و آخرین سے
ہوئی افضل نساے عالمین سے

سیوطی یوں فتاوے میں لکھا ہے
کہ مذہب تین آئے اس جگا ہے

بفضل عائشہ اور فضل زہرا
کئے ہیں اختلاف اور بعضے علما

کہ فاضل فاطمہ ہے عائشہ پر
بھی بعضوں نے کہے ہر دو برابر

توقف بھی کئے ہیں بعض ای یار
شوافع بعض اور احناف بسیار

ہوئے اسباب میں مالک سے سائل
کہ کہہ ہے بی بیوں میں کون فاضل

کہا وہ فاطمہ زہرا کو اشہر
کہا ہے بضعة منی پیمبر

پیمبر کی وہ جب لخت جگر ہے
فضیلت اسکی سب پر سربسر ہے

رسول اللہ کی لخت جگر پر
کسیکو فضل میں نادوں مقرر

کہا سبکی یہ مختار ہے ہمارا
کہ افضل ہے مقدم سب سے زہرا

خدیجہ فاطمہ کے بعد افضل — جناب عائشہ ہے سب سے اکمل
لکہا ہے عسقلانی نے کہ ملت — ہے صدیقہ پہ زہرا کو فضیلت
لکہا ہے بو امامہ نے اے آگہ — کہ سبقت اور تاثیر خدیجہ
ہوئی جو اول اسلام اندر — بہی تائید اور نصرت اسکی دین پر
بہی جان و مال سے اپنے وہ ای یار — ہوئی ہے دین حق کی جو مددگار
سبہی باتون مین شریک اسکا سمجہ تو — نہ صدیقہ نہ بی بی دوسری جو ہوئی
بہی تاثیر عائشہ کی ای برادر — اخیر ملت اسلام اندر
بہی اسکا حصل اس دین متین کو — بہی تبلیغ اسکی جمع مسلمان کو
بہی جو پائی وہ اس امت سے نعمت — خدیجہ کو نہیں ہے اسمین شرکت
نہ اسکے غیر کو یہ بات حاصل — یہی ہے باعث تمئیز کامل
وجوہ مین مختلف اس فضل کے جان — مواهب مین کیا ہی سب یہ تبیان
غرض یہ فضل زہرا ای برادر — اقاویل سلف آئے ہین اکثر
لکہا اسباب مین مالک نے کیا خوب — ہے اسکی بات اس حق کی مرغوب
مین جون اسباب مین مالک کا تابع — طریق حق کے وہ سالک کا تابع
کئے جب بدر کے غزوے سے رجعت — مہ رمضان سن دوم ز ہجرت
رسول اللہ نے وحی خدا سے — نکاح اسکا کیا ہی مرتضی سے
احد کے بعد ہے قول دگر مین — کہے بعضے رجب بعضے صفر مین
تہی عمر فاطمہ تب پانزدہ سال — مہینے پانچ زاید اے نکوفال
علی کی عمر تہی اکیس سالہ — مہینے پانچ تہے اس پر زیادہ

ہوئے ہیں اسکو جیسے اولاد اطہر ۔ معظم تین فرزند تین دختر

حسن اول حسین ہے پسر دویم ۔ محسن ہے یقین فرزند سیوم

لبھی زینب ام کلثوم اور رقیہ ۔ ہے تینو دختران اسکے رضیہ

محسن اور رقیہ باکرامت ۔ گئے ہیں عالم طفلی میں رحلت

تھا عبد اللہ جو فرزند جعفر ۔ وہی ہے حضرت زینب کا شوہر

لبھی چوتھی ام کلثوم معظم ۔ نکاح اسکو کیا فاروق اعظم

گئی ہے حضرت خاتون جنت ۔ مہ رمضان کی تیسری کو رحلت

وفات مصطفی سے تب ای آگاہ ۔ روایت آئی ہے گذرے تھے شش ماہ

نماز اس پر پڑھا عباس ای بابر ۔ کہے بعضے پڑھا ہے اس پہ کرار

بقیع اندر کئے ہیں دفن در شب ۔ شب شنبہ تھی وہ ای موت دب

علی مرتضی سے دوسرے روز ۔ گلہ کرنے لگے شیخین پرسوز

ہمیں گر خبر دیتا کاش اگر ۔ شرف پاتے نماز اس پر ادا کر

کیا تب عرض یوں شاہ ولایت ۔ کہ تھی خاتون کی ایسی وصیت

کہ دنیا سے کرونگی نقل میں جب ۔ تو مجھکو دفن کرنے شبہ در شب

نہ دیکھے تا جنازہ غیر محرم ۔ اسے مدفون پس یونہی کئے ہم

ہے مدفن میں لبھی اسکے اختلافات ۔ بقیع اندر کہے بعض ای نکو ذات

وہ یعنی قبہ عباس اندر ۔ ہیں جو ان مدفون سب اہل بیت سرور

اسکے گھر میں بولے بعض بو جھجو ۔ کہ داخل مسجد نبوی میں ہے جو

نہیں لے گی جنازہ گھر سے باہر ۔ ہے اتنگ وہ زیارت گاہ فاخر

سوا اسکے بھی ہیں دیگر ادا دیل — نہیں لایا یہاں از خوف تطویل
صحیح ہے قول اول اور مشہور — مدار ہے ہیں کیا ایسا ہی مذکور
ذخایر میں لکھا ہی شیخ طبری — کہ عارف شیخ ابو العباس مرسی
زیارت کو بقیع کے جبکہ جاتا — تو نزد قبہ عباس آیا
وہاں کرتا سلام اور فاطمہ پر — وہیں خاتون کی قبر مطہر
ہوی ہے منکشف اس شیخ اوپر — کہ تھا وہ کشف میں یک فرد اظہر
بھی لکھا ہی ذخایر کا مصنف — کہ میں از شیخ ابو العباس عارف
نہایت اپنے دل سے معتقد تھا — تھا میرا معتقد پس کشف اسکا
خبر یک بعد میں مدت کے پایا — ہے جسکو ابن عبد البر نے لایا
کہ تھی حضرت حسن کی یہ وصیت — کہ بعضے لوگ میرے بعد رحلت
کریں گر دفن میرا منع بے مین — بنزد مصطفیٰ سالار کونین
بقیع اندر کرو مدفون مجھے ٹھیک — میری ماں فاطمہ زہرا کے نزدیک
خبر یہ مجھ کو ملنے سے معبر — ہوا زاید یقین اس کشف اوپر
ہوی اس خبر سے صحت خبر کی — ہوا ہی خبر سے یہ کشف مرسی
ہو صلوات و سلام رب اکبر — نبی پر اسکے سب اولاد اوپر

خور ہے صداقت غیرت افزای سحر لو محشر
گیا ہی جسنے وا در دروازہ سبکے پہلے ایمان کا

خلیفہ سرور عالم کا اول — زبعد انبیا عالم سے افضل
امیر المومنین صدیق اکبر — ہے عبد اللہ اسکا نام اظہر

ابی صدیق عتیق اسکا لقب ہے ۔ رسول اللہ سے وہ ہم نسب ہے
تھا عثمان بو قحافہ پدر اسکا ۔ وہ عامر بن عمر کا ابن ہیگا
عمر بن کعب ابن سعد ہے جان ۔ وہ ہے ابن تیم ای نیک عنوان
وہ ابن مرہ وہ ابن کعب ہے ۔ کعب ابن لوی عالی نسب ہے
لوی ہی مصطفیٰ کا جد اعظم ۔ ہی ہم جد پیمبر پس وہ اکرم
ہی سلمیٰ اسکی ماں کا نام اطہر ۔ ہے ام الخیر کنیت اسکی اشہر
ہو کمیں میں ہوا تھا واقعہ فیل ۔ دو سال و چار مہ بعد اسکے بقیل
ہو صدیق پیدا جب تعد پس ۔ مبارک عمر ہوئی جب اسکی اقتیس
مشرف تب ہوا از شرف ایمان ۔ روایات اسمیں سعد ہیں پہچان

روایت

از انجملہ ابو مسعود نامی ۔ روایت یوں کیا ہے ای گرامی
کہ فرمایا ہے یوں صدیق ذیشان ۔ کہ پیش بعثت سالار اکوان
میں دیکھا خواب میں یک نور انور ۔ کہ اترا چرخ سے کعبے کے اوپر
ہوا پس منتشر مکے میں وہ نور ۔ ہوا پھر جمع مکہ جا فیض گنجور
پس آیا میرے گھر میں وہ نکوفال ۔ میں سو کچا گھر کے دروازے کوں الحال
میں جا مکہ جنبر سے یہ خواب بولا ۔ نہ کچھ تعبیر کا عقدہ وہ کھولا
گئے دن بعد از بہر تجارت ۔ گیا میں شام کے جانب سیاحت
میں رہ میں دیر پر یک جا کے پہنچا ۔ وہاں رہتا تھا راہب یک بحیرا
میں پوچھا خواب کی جب اس سے تعبیر ۔ کیا تعبیر یوں سیر لیسے وہ پیر

کہ یک پیغمبر اس دور آخر
قریب ہوویگا اب تکے میں ظاہر

نبی وہ جب تلک زندہ اچھیگا
وزیر اسکا جہاں میں تو رہیگا

اگیگا جبکہ وہ دنیا سے رحلت
خلیفہ ہووے تو با عز و شوکت

رکھا تھا یاد میں تعبیر یہ خوب
ہوا مبعوث جب وہ حق کا محبوب

گیا اسلام پر وہ مجھ کو دعوت
کیا میں عرض ای سید نبوت

دلیل ہر ایک پیغمبر کو جب
ہے کیا برہان نبوت پر تیرے اب

کیا سرور نے تب وہ خواب تیرا
ہے برہان اور تعبیر بحیرا

کیا میں کون بولا تجھ سے یہ قیل
وہ فرمایا کیا میں تیرے جبریل

کیا میں عرض ای پیغمبر رب
نہ چاہوں کوئی دلیل و معجزہ اب

کیا پس دل سے تصدیق رسالت
لگا پڑھنے وہیں کلمہ شہادت

روایت

لجی یک آئی ہے یوں دوسری روایت
کہ وہ کہتا ہے میں در جاہلیت

تھا بیٹھا ایک شجر کے جا کے نیچے
لگا یک شاخ اسکی سر پو میرے

لگی جھکنے عجب سے میں بچھایا
شجر سے تب وہ یک آواز آیا

پیمبر یک ہے اس آخر زمان کا
ظہور اسکا فلانے وقت ہوگا

تمام عالم سے تو فرخندہ فیروز
سعادت مند رہ اس شب و روز

میں پوچھا کیا ہے اسکا نام اسعد
کہی ہے نام پاک اسکا محمد

لیا میں اس شجر سے عہد و پیمان
کہ جب مبعوث ہو وہ شاہ دوجہان

مجھے اس وقت ہر د تجھے بشارت
ہوا مبعوث جب شاہ رسالت

سنا اس حجاز سے آواز مین تب ۔ کہ پایا ہے نبوت شاہ دین اب
قسم ہے حق کی اب کوئی بہ اسلام ۔ نہ پاوے تجھ سے سبقت اور اقدام
ہوئی جب صبح مین شہ پاس آیا ۔ بصدق جان و دل ایمان لا یا

روایت

بھی آئی ہے روایت ای کرم ۔ کہ یون کہتا ہے وہ صدیق اکرم
کہ پیش بعثت شاہ رسالت ۔ گیا سوئے یمن بہر تجارت
وہان رہتا تھا یک پیر نکو فال ۔ کہ اسکی عمر تھی تب چار سو سال
پڑھا تھا وہ کتابین آسمانی ۔ مجھے جب غور سے دیکھا وہ گیانی
کہا مجھ کو گمان آتا ہے غالب ۔ کہ تو مکے سے آیا ہے یہان اب
کہا ہان مین یقین مکے سے آیا ۔ وہ بولا تو قریشی بول ہے کیا
مین بولا ہان قریشی ہون مین ای جان ۔ وہ پوچھا کیا تمیمی مین کہا ہان
کہا وہ اور ہے یک باقی علامت ۔ مین پوچھا کیا ہے وہ ای با فراست
وہ بولا کر برہنہ تو شکم اب ۔ مین بولا نا کرون کیا اس سے مطلب
کہا پایا کتب مین مین ہون یہ بات ۔ حرم مین یک نبی ہوویگا خوش صفات
معاون اسکے دو ہوونیگے قریشان ۔ انہین ہے یک جوان دوسرا ہے پہچان
انہین مین یہ نشان ہوویگا اظہر ۔ کہ خال یک ہووے اسکی ناف اوپر
برہنہ مین کیا پیٹ اپنا فی الحال ۔ وہ دیکھا ناف پر تھا یک سیہ خال
کہا وہ رب کعبے کی ہے سوگند ۔ انہین ہے تو وہی سچ ای خردمند
وصیت اب تجھے کرتا ہون رکھہ یاد ۔ کہ ہو تو اس نبی کا دل سے منقاد

عرص چند دن وہان کر کے اقامت ۔ میں پاکر اپنے کامون سے فراغت
گیا پھر پاس اسکے بہر رخصت ۔ کہے بیتاب دیا مجھ کو جو رخصت
کہا بھیجا یہ اس خیر الوریٰ کو ۔ حبیب حق محمد مصطفیٰ کو
میں جب مکے کو آ پہنچا یمن سے ۔ رئیسون نے میرے ملنے کو آئے
میں پوچھا انسے کوئی امر نادر ۔ ہوا ہے کیا تمہارے بیچ ظاہر
وہ بولے ماجرا ہے یہ عجب تر ۔ محمد ابن عبد اللہ اسے شہر
رسالت کا بیان کرتا ہے دعوی ۔ نیا ایک دین وہ عالم میں لایا
کئے ہم منع گرچہ اسکو بسیار ۔ ولیکن باز وہ آتا ہے زنہار
ترے آنے کے تھے ہم منتظر سب ۔ سو اسکو منع کرنے تو ہی بس اب
قریشون سے خبر جب سنا مین ۔ انہون کو جلد تر رخصت کیا مین
گیا مین پاس اس ابرار کے پاس ۔ کیا عرض جناب ای سید الناس
ترے خویشون نے یون کہتے ہین ۔ کہ چھوڑا تو ترے اجداد کا دین
یہ سنتے ہی کیا ارشاد حضرت ۔ کہ بخشا ہے خدا مجھ کو رسالت
بلاتا ہون تجھے اور خلق کو سب ۔ سوئے اسلام تو ایمان لا اب
کیا مین عرض ای سالار والا ۔ گواہ اثبات پر ہے کون تیرا
کہا سرور نے سرحد یمن کے ۔ ملا تھا شیخ ازدی سو تیرے سے
کیا پھر عرض مین ای شاہ کونین ۔ ملا تھا مین بہت شیخون سے مین
کہا وہ شیخ ہے جو چند ابیات ۔ دیا ہے وقت رخصت کے ترے ہاتھ
کیا پھر عرض مین ای شاہ والا ۔ خبر یہ کسنے دی ہے تجھکو فرما

وہ بولا ایک فرشتہ ہے مقرر — جو آتا تھا تمامی انبیا پر
فرشتہ پس وہی مجھ پاس آیا — وہی یہ خبر لا مجھ کو سنایا
پکڑ کر جلد میں نے دست حضرت — پڑھا تب صدق سے کلمۂ شہادت

احادیث صحیحہ و اخبار صریحہ کہ در مناقب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وارد

حدیث

کہا ہے بوسعید خدری ای یار — کہ فرمایا ہے یوں سالار ابرار
خلیل اپنا اگر لیتا کسی میں — تو لیتا بالیقین بوبکر کو میں
مگر وہ بھائی میرا ہے باسلام — ہے باقی حب اسلامی باکرام
خلیل اسکو ہیں کہتے فی الحقیقت — کہ اترے اسکی تاثیر محبت
محبت قلب کے باطن کے اندر — بھی ہووے مطلع سر محب پر
رہے آگاہ باطن سے میرے بھی — تو رکھتا دوست یوں بوبکر کو ہی
کہ وہ لائق ہے اسکے اور قابل — ہیں ظاہر اسمیں بعض اوصاف کامل
ولے محبوب میرا اس صفت سات — نہیں کوئی مگر رب البریات
محبت خلق کی ہاں جانو یکسر — ہے میرے ظاہر دل پر مقرر
نہ کوئی سر سے میرے ہے خبردار — بدون حضرت خلاق داور
اگر لیویں زبر سے خا لے خلت — تو تب خلت کی معنی ہووے حاجت
کہ یعنے گر کسیکو دوست لیتا — یقین میں خلق سے دنیا میں لیتا
تو راجع اسیکو کرتا اپنی حاجات — پھر وسا اسیکو کرتا در مہمات
تو رکھتا دوست ایسا میں نے اشہر — سدا صدیق اکبر کو مقرر

بھروسا اور مری رحمت پہ لیکن
مرا ملجا وہی ہے رب متعال
سیاق خبر سے بھی ای ہوشمند
ولیکن صوفیہ کہتے ہیں اکمل
روایت یوں کیا ہے ابن مسعود
کسیکو دوست رکھتا میں گر از جان
ہے یہ وہ بھائی میرا یار میرا
خلیل اپنا ولیکن جو جو آرسے
ہے صاحب سے مراد اس خبر اندر
خدا کو دوست رکھتا شاہ عالم
نبی کو دوست رکھتا رب داور
محبت میں یقین جو ہووے سچا
جو پہنچے درجہ محبوبیت کو
اسی خاطر رسول رب دوران
محبت اور خلت کا ای صاحب
نبی ابراہیم کی خلت سے اکمل
کیا ہے یونہی غزالی ای خوش صفات
یہ دونو خبر سے ای با عقیدت
ہوئی ثابت یقین برکل اصحاب

ہے حق پر ہی بظاہر اور بباطن
وہی ہے معتمد میرا بہر حال
ہیں صحابی اقرب النسب اور ب
تو اولی ہے یہی معنی اول
کہ فرمایا رسول رب معبود
تو رکھتا بالیقین صدیق کو میں
اخی فی الدین رفیق غار میرا
کیا ہے حق نے صاحب کو تمہارے
رسول اللہ کی ذات مطہر
ہوا معلوم از خبر مقدم
ہوا دوسری خبر سے ظاہر ای یار
وہ پایا مرتبہ محبوبیت کا
حبیب اسکو یقین کہتے ہیں بس تو
ملقب ہے حبیب اللہ سے یہ جان
رسول اللہ تھا بے شبہ جامع
تھی خلت مصطفی کی اور افضل
لکھا یوں عبد حق در شرح مشکوٰۃ
بڑی صدیق اکبر کی فضیلت
تو کر غور و تامل اندرین باب

جبیر اس طرح کرتا ہے روایت ... نبی کے پاس آئی ایک عورت
کہی ہے ایک حاجت اپنی اظہار ... کہا شہ اسکو آ تو دوسرے بار
کہی وہ یا نبی مین پھر کے آؤن ... کرون کیا گر تجھے اُس دم نہ پاؤن
ارادہ وہ کئی از موت سالار ... تھے رحلت کے قریب ایام ای یار
کہا سرور اگر نا پاوے مجھ کو ... تو جا بو بکر کے نزدیک تب تو
خلافت کے اُپر صدیق کے ہان ... اشارہ ہے بظاہر یہ خبر جان
نہین ہے نص قطعی گرچہ تحقیق ... ولیکن دال ہے بر فضل صدیق
نہین ہے نص قطعی دو طرف ہان ... اسی پر متفق جمہور ہے جان
نہ سوے حضرت صدیق اکبر ... نہ سوے مرتضی شیر غضنفر
مگر صدیق اکبر کی خلافت ... باجماع صحابہ پائی صحت
دلیل ثالثہ اجماع ہے جان ... نہین ہے اسمین شک و شبہ پہچان

حدیث

کیا ہے بو ہریرہ یون روایت ... کہ فرمایا ہے یون شاہ رسالت
کہ جیسا بالیقین بو بکر کا مال ... دیا ہے فائدہ مجھ کو بہر حال
کسیکا مال و زر بے ریب و تکرار ... نہین مجھ کو دیا یون نفع زنہار
اگر مین دوست جانی کسیکو ... رکھا ہوتا تو بس رکھتا اسیکو
رہو آگاہ تم صاحب تمہارا ... خلیل حق ہے سر و آشکارا
حقیقی کوئی خلیل اسکا مقرر ... نہین ہے غیر آن خلاق اکبر
روایت یون کیا ابن عمر ہے ... کہا بو بکر رض کو خیر البشر ہے

جناب عالیشہ سے ہی روایت | کہ فرمایا رسول رب عزت
رہے جس قوم مین بوبکر صدیق | نہین لائق کسی دوسرے کو تحقیق
کرے اس قوم کی تا وہ امامت | سوا بوبکر کے ای با دیانت
وہ ہووے جب امامت مین مقدم | نہ کیون ہووے خلافت مین مقدم
اسی خاطر علی ہر وجہ تحقیق | علانیہ یہ فرمایا بصدیق
کہ امر دین مین تجھ کو پیمبر | کیا ہی پیشوا سب کا مقرر
کسیکو بات یہہ کسطرح پہنچے | خلافت مین کرے اب تجھکو پیچھے

حدیث

کیا ہی بوہریرہ یون روایت | کہ فرمایا شہ اہل رسالت
نہین احسان کیا ہی کوئی ہم سات | مگر بدلہ کئے ہم اسکا خوشنود ہات
مگر بوبکر کے احسان کا بدلا | قیامت مین کریگا حق تعالی
سمجھ بیشبہ یہہ ارشاد حضرت | ہی از راہ عطوفت اور شفقت
والا اسکی نعمت اور منت | ہی سب امت پو ثابت بے نہایت
کوئی نفع یون مجھ کو دیا مال | دیا ہی نفع جون بوبکر کا مال
ہوا فاروق کے نزدیک یکبار | مبارک ذکر صدیق انکو کات
لگا رونے کو فاروق معظم | لگی فرمانے لگا اسطرح اس دم
کہی ہی جو عمل صدیق خوشنود جب | عمر مین اپنے سب یک روز یکشب
ہی میرے عمر کا کاش یکسر | عمل کیے اسکے مانند ہو برابر
ہی وہ شب جسمین شاہ زمانہ | ہوا ہی غار کیجانب روانہ

ہوا صدیق بھی ہمراہ سرور | جب آ پہنچے ہیں غار ثور اوپر
اُترنا غار میں چاہا وہ سالار | گیا تب عرض یوں صدیق ای یار
قسم ہے حق کی تجھ کو ای پیمبر | نہ اول تو اُتر اس غار اندر
کہ اسمیں سانپ یا بچھوا چھپے گے | مبادا کچھ اذیت اسکو دینگے
نہیں پروا اگر میں رنج پاؤن | سعادت کا میں اسسے گنج پاؤن
پس اُترا غار میں صدیق اول | دیا جاروب اسکو وہ مکمل
اسے سوراخ یک جانب میں تھے چند | گیا شلوار پھاڑ اپنی انہیں بند
وو روزن اسمیں باقی رہگئے جب | لگا یا اُنپہ دو پاؤن وہ تب
پس اس سالار عالم کو بلایا | نبی تب غار میں تشریف لایا
رکھا اپنے سر کو اسکے گود اندر | ہوا کچھ خواب میں مشغول سرور
تب اسکے پاؤن کو کاٹا ہے آمار | چڑھا ہے زہر اسکے تنمیں ہر تھار
ہوئے اشک اسکے جاری ای مودب | گرا پانی نبی کے منھہ اوپر تب
گیا بیدار ہوکر شاہ عالم | تو کیون روتا ہے کہہ بوبکر ہمدم
کیا ہے عرض وہ ای شاہ کونان | مرے ماں باپ ہو تیرے پہ قربان
کہ کاٹا سانپ میرے پاؤن کو آ | لعاب پاک اسپر شاہ نے ڈالا
بفضل حق شفا پایا اسی دم | ہوا ظاہر بوقت مرگ وہ سم
یہی مضمر ہے تو اسمیں حکمت رب | شہادت کا بنے تا اس کو منصب
اخیر مرض میں سرور نے جیسا | کھا تھا زہر خیبر کے غنم کا
عمل اس روز کا ہے با شجاعت | کہ پیغمبر کیا جس روز رحلت

سوم مرتد بعضے عربان زشت اطوار ‏— زکات مال دینے لائے انکار
کہا اسطرح تب صدیق اکبر ‏— نہ دیوین گر زکات ایک اشتر
جہاد اُن سے کرونگا مین تبرداب ‏— کہا مین ای مسلمانون کے سردار
عمر یہ قصد اس سے درگذر کر ‏— تو نرمی اور شفقت خلق پر کر
کہا تب مجھکو وہ فرخندہ کردار ‏— رسوم جاہلیت مین مددگار
ضعیف و سست یون در کار اسلام ‏— تو کیا ہوتا ہی اب اے نیک انجام
مین ہرگز نا کرونگا اسمین سستی ‏— گیا اسبات مین مجھ پر درشتی
علی مرتضیٰؓ بھی یونہی بولا ‏— نہین صدیقؓ ہین ہرگز قبولا
کہا حقنے کیا ہی دین کو کامل ‏— کبھی اب ہوتی نہین کچھ وحی نازل
کہو نقصان ہو کیا اس دین کے تئین ‏— کبھی زندہ تم مین حالانکہ رہو تمکین

بیان ایام خلافت و عمر باکرامت و سبب رحلت و تاریخ ترحیل ان منبع صدق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گیا بعد پیمبر وہ خلافت ‏— دو سال و پنج ماہ با عز و حکمت
بدر وہ پیمبر سالار دو عالم ‏— وہ گلشن تھا سدا ابران وہ ہردم
مبارک عمر اسکی ای برادر ‏— ہوئی تریسٹھ برس کی جب برابر
جمادی الآخرہ کی بست و دویم ‏— کبھی تھا روز دوشنبہ وہ سیوم
بوقت ظہر وہ پایا ہی رحلت ‏— خدا اُسپر کرے رضوان و رحمت

روایت

روایت ایک آئی ہیچ حریرہ ‏— جو آیا تھا کہین سے اسکو ہدیہ
تھا حارث بن کلاہ اسپاس حاضر ‏— طبیبون سے عرب کے تھا وہ ماہر

لے ہمراہ اسکو صدیق مکمل — تناول مین ہوا اسکے شاغل
وہ بولا یہ نعزہ اب تناول — حریرہ ہے یہ زہر آلود بالکل
تصور ہے مجھے بعد یک برس کے — اثر سے اسکے ہم دونو مرینگے
پس ہر دو مبتلا ہوکر باسقام — برس کے بعد یک اے نیک انجام
گئے یک روز مین ہی آہ رحلت — بھی یک آئی ہے یون دسنر روایت
جمادی الآخرہ کے ساتوین روز — کیا تھا غسل وہ تصدیق اندوز
بہت اسوقت تھا سرسکا موسم — ہوئی آغاز تپ اسکو اے اکرم
وہ بیماری لگی ہونے زیادت — کیا ہے اس مرض مین ہی وہ رحلت
بھی کہتے ہین کہ بیماری سل سے — مدھارا ہے یہ دار آب و گل سے
نے سب اقوال کی سن جمع و تطبیق — دئے ہین اصلاح ارباب تدقیق
کہ تھا مغموم شہ کے غم سے بالکل — کیا بعد از حریرہ بھی تناول
اثر سے اس حریرہ کے ای ماہر — ہوا ہے عارضہ وہ سل کا ظاہر
ہوئی آخر مین ظاہر تپ کی شدت — کیا وہ سانپ کا بھی زہر رجعت
ہوا ایجاد مین پیغمبر کے مدفون — ہوا ہر دو جہان مین اس سے مقرون
جو تھی پیغمبر خاتم کی خاتم — وہی رکھتا تھا پس وہ دین کا ناظم
منقش اس نگین مین ای مؤید — تھی نیچے سطر اول ہی محمد
رسول اوپر تھی دوسری سطر دلخواہ — تہی تیسری سطر اوپر سب کے اللہ

ذکر اولاد امجاد آن صدق بنیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہم

کہتے سب اولا اسکے چھے مقرر — پسر ہین تین انمین تین دختر

جناب عائشہ اور عبدرحمان ہے مادران دونوں کی ام رومان
تھے عبداللہ جو اسما پسر و دختر ہے قتلہ ان دونوں کی جان مادر
محمد کی ہے مادر جان اسما جو تھی بنت عمیس قدس افزا
بھی جو دختر تھی اسکی ام کلثوم حبیبہ اسکی ماں ہے کر تو معلوم
بہ پیش صلح مکہ عبدرحمان مشرف ہوگیا از شرف ایمان
سن ہجرین مین وہ یک روز ناگاہ تھا سوتا اور کیا رحلت ای آگاہ
تھا عبداللہ از قدماے اسلام ہوا جب غزۂ طایف وہ بانام
تھا ہمراہ رکاب شاہ عالم ہوا جب تیر سے زخمی وہ اکرم
تھا جب ہجرت سے سنہ کے گیارھوان پیا جام شہادت بیچ شوال
پسر صدیق کا تیسرا محمد کہ جسکا نام نامی تھا محمد
وہ درج الوداع ای باسعادت ہے پایا ذو الحلیفہ مین ولادت
سن اٹھتیس اور ماہ صفر مین ہوا مقتول وہ ملک مصر مین
بھی اسما اسکی دختر کی ولادت ہے ستائیس سال از پیش ہجرت
بھی ایمان لائی ہے وہ قبل بعثت تھتر جب تھا سن ای بافتوت
گئی مکے مین رحلت وہ نکو خال بنی تب عمر مطہر اسکی سو سال
تھی دختر تیسری جو ام کلثوم ہوئی پیدا ز بعد پدر مرحوم
کرے حق ان پہ رضوان اور رحمت رکھے خوش حال ان سبکو بہ جنت

ذکر بعض کرامات حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ

سن اب صدیق کی تھوڑی کرامات مین لکھتا ہون یہان اجمال کے ساتھ

یہی مروی عائشہ سے ای معلا — انہیں مرض مین اس طرح بولا

ہین دو فرزند میرے اور دو دختر — تو رکھو مہر و شفقت اسکے اوپر

بدون عائشہ اسوقت ای نیک — تھی اسما با صفا دختر اسے ایک

تھی بی بی مجھے یہ ایک خواہر — کہان یہ دوسری فرما ای فاخر

کہا اب حاملہ ہے میری عورت — جنیگی وہ بھی دختر باسعادت

کہا تھا جسطرح وہ ای برادر — جنی ہے اسکی بی بی ایک دختر

خبر اسکو دیا وہ رب اکبر — نہین یہ غیب دانی ہے مقرر

دلونمین اولیا کے رب علام — کبھو یون غیب سے کرتا ہے الہام

نہین دایم ہین لیکن ایسے حالات — اسی خاطر ہین وہ از خرق عادات

کیا ہے سعدی شیراز کیا خوب — مقرر نقل یہ از قول یعقوب

کہی بر طارم اعلی نشینم — گہی بر پشت پای خود نہ بینم

خدا ہی کے خبر دینے سے اکثر — دیا ہے غیب کے خبر مین پیمبر

وہ جون اخبار غیبیہ دیا ہے — یقین ویسا ہی سب ظاہر ہوا ہے

کرامت

روایت ہے کہ صدیق معظم — بوقت رحلت اپنے اے مکرم

وصیت سبکو کی اسطرح اشہر — کہ میری نعش تم نے سب لجاکر

رسول اللہ کی رکھو آستان پر — یہ کیجیے عاجزی سے عرض یکسر

اگر ہو اذن دروازہ کھلیگا — تو وہ روضے مین آویگا و الا

بقیع پاک جانب جائیگا اب — یہان کہتا ہے راوی ای [illegible]

کئے ہم جون وصیت سننے کی تھی
ابھی وہ عرض نہین پوری ہوئی تھی

یکایک خود بخود وہ در کھلا ہے
ہوئی اسطرح اندر سے ندا ہے

کرلاؤ دوست کو اب دوست کے پاس
سُنے ہین اس ندا کو سائرالناس

روایت آئی ہے صدیق اکبر
کہا یون اپنے مرض موت اندر

کیا مین استخارہ آج کی شب
مکرر تا کرے آگہ مجھے رب

کہ سو ہوون تسپو یہ امر خلافت
کہ اس کا کون رکھتا ہو لیاقت

رضائے حق تعالی جسمین ہووے
اُسی کی وہ مجھے توفیق دیوے

کہا پس جانتے ہو تم سنو خوشہ دعاے
نہ بولون جبو تھہ مین ہرگز کوئی بات

خدا سے جبکہ ملنے جاوے بندا
مقرر ہو جبو تم و لیسا کہیگا

کہیے سب آپ خلیفے مصطفی کے
ای گوہر معدن صدق و صفا کے

نہین شک صدق مین تیرے کسیکو
بیان فرمائے جتنا ہی جو تو

کہا وہ آج کی شب خواب اندر
میرے تشریف لایا تھا پیمبر

وہ پہنا تھا دو کپڑے پاک اُجلے
مین کرتا تھا کنارے جمع اسکے

لگے ہوئے دو کپڑے سبز اس آن
لگے ہوئے منور اور درخشان

درخشان اسکے تھے اسطرح انوار
کہ تھکتے دیکھنے والون کے انظار

دو جانب شاہ کے دو خوبصورت
تھے دو مرد بلند و پاک قامت

لباس نور پہرے تھے وہ پرنور
لقا سے اسکے غمگین ہووے مسرور

سلام اس شاہ نے مجھ پر کیا ہے
مصافحہ سے مشرف اپنے کیا ہی

بھی دست حق پرست اپنا پیمبر
رکھا ہی تب میرے سینے کے اوپر

لکھی غالب مجھ پہ جو کچھ اضطرابی
ہوئی سب دور میرے شتابی

کہا پس مجھ کو ای بوبکر سن بات
بہت تیرا ہوں مشتاق ملاقات

ابھی کیا وقت وہ آیا نداے جان
کہ تو آوے ہمارے پاس شادان

یہ سن کر شہ لگا ہیں گریہ وزار
ہوے وہ سن کر میرے لوگ ہشیار

ہو مضطر پاس میرے جلد آئے
لکھی مجھ کو جلد تر اُس دم جگائے

ہیں تب کہنے لگا از شوق بیحد
کہ وَاشَوْقَا اِلَیْكَ یَا مُحَمَّدْ

کیا ارشاد پس وہ شاہ والا
کہ آ نزدیک تو ہم سے ملیگا

جدائی پھر نہیں بعد اسکے زنہار
لکھی فرمایا ہی بعد اسطرح سالار

کہ اب تجھ کو ہے تفویض خلافت
کیا مختار بیشک رب عزت

ہیں کی تب عرض ای سالار کونین
کسی کو اختیار اب کر تو بے بین

کہا فاروق صادق کو بہ عسرت
کہ اے بوبکر والی رعیت

زمانے ہیں وہی پاکیزہ تر ہی
پدر خطاب اسکا وہ عمر رضہ ہی

لکھی فرمایا مجھے یہ ہر دو مردان
ہیں دنیا میں یقین تیرے وزیران

مددگار ان ہیں تیرے وقت رحلت
لکھی ہیں ہمسائگان تیرے بجنت

کیا مجھ کو سلام اس بعد وہ شاہ
کئے بعد از وہ ہر دو مرد آگاہ

وہ ہر دو مرد یوں بولے مجھے تب
خلاصی پایا تو کر وہ سے اب

تجھے صدیق کہتے ہیں فلک میں
تجھے صدیق کہتے ہیں ملک میں

لکھی تو صدیق ہی بیشک زمین پر
تو ہی صدیق سارے خلق اندر

ہیں کی تب عرض اے سالار کونین
اگر یہ دانیاب ہو تیرے پہ قربان

نے پردو کون ہیں مردان خوش سند — نہیں دیکھا کسیکو اُنکے مانند
وہ فرمایا یہ میکائیل و جبریل — معظم ہیں ملایک پر دو بقیل
یہ فرمایا گیا تشریف سرور — اٹھا میں تھے مرے رخسار پس تر
سرہانے تھے کرتب میرے لوگان — لگے اسوقت پر گریان و نالان

زہی فاروق اعظم لوح محفوظ اسکا سینہ ہی
زبان سے جسکی سرزد ہی کلام پاک سبحان کا

خلیفہ سرور عالم کا دوم — ہی فاروق معظم جانیو تم
عمر ہی نام اسکا ابن خطاب — نفیل اسکا یقین دادای دریاب
سمجھو والد ہی اسکا عبد عزیٰ — ریاح اسکا بلاشک باپ ہوگا
ہی عبد القدر والد اسکا ایجان — وہ ہی ابن قرط ای نیک عنوان
رزاح ابن عدی اسکا پدر ہی — کہ کعب ابن لوئی کا وہ پسر ہی
نسب اسکا نسب سے مصطفیٰ کے — سمجھ ملتا ہی کعب ابن لوی سے
بھی اسکی والدہ ہی بنت ہاشم — ہی اسکا خیثمہ نام ای مکرم
رسول اللہ نے اسکی کنیت — لقب بوحفص فرمائے عنایت
روایت ہی کہ عام الفیل سے جب — تھے تیرا سال گذرے ای نکو ذات
ابھی تھا وہ غرہ ماہ محرم — معزز پیر کا تھا روز اکرم
ملکے میں یزدجرد کی تھی ریاست — ہوئی اسکی ولادت باسعادت
ہوا جب عمر ستائیس سالہ — ہوا ہی منصب ایمان سے والا
دوست سے رسول اللہ کے جان — وہ چھتوان سال تھا ای نیک عنوان

سبب ایمان کا اپنے اے اکرم ‏ / کہا اسطرح سے فاروق اعظم

کہ میں یک روز بیٹھا تھا مقرر / بنزد شیبہ و بوجہل اکفر

اٹھا ناگاہ تب بوجہل ملعون / پڑھا اک خطبۂ ناپاک مضمون

کہ ای جمع قریش با فتوت / سنو یہ بات میری از مروت

کہ تم دیکھو چلا ہے یہ محمد / خداؤنکو تمہارے کہتا ہے بد

یہ کہتا ہے کہ تم احمق ہیں سارے / تھی یکسر باپ دادونے تمہارے

ہیں دایم آتش دوزخ میں سوزان / تھی کرتے ہیں گدہوں سا شور یکسان

تمہیں غیرت نہیں اس بات کی اب / نہ اسکو قتل کیوں کرتے ہو تم سب

کریگا قتل اسکو جو بہ صمصام / میں دو سو اونٹ دونگا اسکو انعام

ہزار یک اوقیہ روپے کے دونگا / بہت مسرور میں اسکو کرونگا

اٹھا یہ سنکے میں تب ای خردمند / تھی کھایا لات اور عزی کی سوگند

وہ ملعون مجھکو کعبے پاس لایا / گواہ اسپر ہبل کو جلد رکھا

حمایل تیغ تب اپنی کیا میں / نبی کو ڈھونڈتا اسدم چلا میں

تو دیکھا راہ میں ناگاہ یک غار / کہ بچھڑا گائے کا کاٹتے ہیں کفار

بفرمان خداوند سبب ساز / وہ بچھڑے سے سنی میں نے یہ آواز

کہ اب ظاہر ہوا ہے یک پیمبر / محمد اسکا ہے نام مطہر

وہ کہتا ہے خدا کو ایک جانو / پیمبر آپ کو حق کا ہے مانو

دل و جان سے جو ہووے اسکا تابع / وہ سرور حشر میں ہو اسکا شافع

یہ اس بچھڑے سے سن آگے چلا میں / سنا پر ایک بکرون نے کہا میں

وہان بھی مین سنی ویسی ہی آواز
سنی تجھ سے پہلے جیسی آواز

بھی آگے اور گذرا ایک بت پر
ضماد اسکو کہا کرتے تھے یکسر

سنا اسکے شکم سے چند بیتین
رسول اللہ کی مدح و ثنا مین

وہان سے ہین کے گھر کو گیا مین
منگا پانی وضو اسدم کیا مین

کہ تھا تب دار ارقم مین پیمبر
ہوا حاضر مین اسکے گھر کے در پر

رسول اللہ باہر آگئے دلشاد
کیا اسطرح مجھکو دیکھ ارشاد

کہ اب میری دعا کو رب عزت
ہے میرے حق مین فرمائی اجابت

تو ایمان سے مشرف جلد ہو اب
پڑھا کلمہ شہادت صدق سے تب

ہوئے اصحاب سب مسرور و شادان
ہوئے چالیس ہم پورے مسلمان

ابھی خاطر ہوا ہے وہ ملقب
متمم اربعین سے ای مؤدب

ہے مروی جبکہ وہ ایمان لایا
نبی کے پاس تب جبریل آیا

بھی کی عرض ای حبیب رب رحمان
عمر بے شبہ اب لانے سے ایمان

ہوا ہین آسمان سب شاد و خرم
بجا لانے سجود شکر اسدم

بڑی ہیگی مطول یہ روایت
لکھا ہون مین بہ گلزار نبوت

ہے گلزار نبوت مین مفصل
یہان اسواسطے لکھا ہون مجمل

اجابت جلیہ و روایات سنیہ کہ در مناقب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وارد اند

روایت لائے ہین ابن عمر جب
آخر فرمایا شہ جن و بشر نے

کہ مین نے عالم رویا مین دیکھا
دیا کوئی قدح مجھکو شیر کا لا

پیا مین نوش مین وہ شیر در خواب
ہوا مین اسقدر تب اس سے سیراب

که دیکها ناخنون سے اپنے ظاہر — ہوا وہ شیر سیرابی سے باہر
مین پیکر شیر باقی جو رہا تب — وہ فاروق معظم کو دیا تب
کئے ہین عرض یاران سن تقریر — کہ کی کس چیز سے تو اسکی تعبیر
کیا ارشاد انکو فیض مشحون — کہ تعبیر علم سے اسکی کیا یون
مثالی علم کی صورت مقرر — ہے اس عالم مین دودھ ای نیک محضر
کبھو جوہر دسے ہو عرض ای یار — کبھو ہو عرض جوہر سے نمودار
کہ جیسا علم ہیگا عرض اشہر — دسے جوہر بشکل شیر خوشتر
بعلم و شیر تشبیہ کے وجوہات — بہت مذکور ہینگے در فتوحات
لکھا اپنے رسالونمین بہ تدقیق — بیان یہ شیخ میرا کرکے تحقیق

حدیث

کہا سرور کہ روز حشر مولا — کرے فاروق سے پہلے مصافحہ
سلام اول کریگا رب یزدان — مراد اسکی ہے بیحد لطف سے جان
پکڑ ہاتھ اسکا اول رب عزت — لجاویگا عنایت سے بہ جنت

حدیث

فرمایا ہے یون سالار اکوان — عمر لایا ہے بیشک جب سے ایمان
ملا شیطان نہ کوئی رہ مین اس سے — پھرا اوندھے منھ کراہت سے اسکے
مگر ابلیس پر تلبیس پر عیب — عمر کی چھاؤن سے بھاگے ہے بے ریب
بھی فرمایا شہ جن و ملک ہے — ملک کوئی نہ بالائے فلک ہے
مگر فاروق کا اعزاز و اکرام — وہ کرتا ہے ہمیشہ صبح اور شام

نہیں روے زمین پر کوی شیطان ۔ گروہ کا بھاگتا ہے اُن سے ہر آن

حدیث

بھی فرمایا ہے یون سالار کونین ۔ عمر سے بغض جو کوی رکھیگا
رکھا وہ بغض میرے سے مقرر ۔ یقین دشمن ہے میرا وہ سراسر
بھی جو کوی رکھیگا اس سے اُنست ۔ رکھا تحقیق وہ میرے سے الفت

حدیث

کہا ہے بوسعید ای نیک محضر ۔ کہ فرمایا ہے یون حق کا پیمبر
کہ مین نے خواب مین دیکھا سو تم ۔ گذرتے ہین مرے آگے سے مردم
تھے اوپر پیرہن کوی پہنے اُنسے ۔ کھنچتی تھی وہ سینے تگ اُنھون کے
پہنچتی تھے کسیکو اس سے بھی کم ۔ پس آیا ہے عمر فاروق اعظم
دراز ایک پیرہن تھا اسکے در بر ۔ زمین تگ کھنچتا تھا وہ مطہر
گئے ہین عرض تب اصحاب والا ۔ کہ کی ہے اسکی کیا تاویل فرما
کہا شہ اسکی ہین تعبیر و تاویل ۔ کیا ہون دین سے بیقال وبیقیل
کہ اسکا دین اتم ہے اور اکمل ۔ بلاشک سب سے اقوی اور اطول
ستر ہے پیرہن سے اور تجمل ۔ ہے کی تعبیر دین پس سر ورکل
گیا ارشاد دین سے شاہ رسالت ۔ کہ اگلے امتون مین یک جماعت
رہا کرتے محدث یعنے ان سات ۔ خدا کرتا تھا اپنے لطف سے بات
مری امت مین ویسا فرد کامل ۔ ہے بالتحقیق جانو عمر عادل
بھی کی ہے ابو ہریرہ نے روایت ۔ کہ فرمایا ہے یون شاہ رسالت

کہ دیکھا خواب مین نے مختصر ز
سو چاہ جس قدر ہی حق تعالی
تھی بعد از اسکے ابو بکر صدیق
تھا اسکے کھینچنے مین ضعف لیکن
تھی آیا اسکے بعد از عمر خطاب
نہین دیکھا مین ویسا مرد زنہار
وہ یکسر کر دیا سوضون کو پر آب
یہ پانی کھینچنا وہ فزو اکمل
خلافت مین اسی کے نور اسلام
بہت اسکی خلافت مین فتوحات
تھے چار الف بتخانے بہ تحقیق

تھے ڈالے ڈلو یک کوئے کے اندر
مین اتنا آب اس کوئے سے کھینچا
ہی کھینچا اس سے یک دو ڈلو تحقیق
کرے حق اسپہ رحمت رات اور دن
لگا ہی کھینچنے اس چاہ سے آب
قوی تن کھینچنے مین آب بسیار
کیا ہی اور سب لوگون کو سیراب
بلا شک ہی خلافت سے مؤول
بہت پھیلا زمانے مین باکرام
ہوئے اور ملک اکثر آئے ہاتھ
ہین بنائے مسجدین دو الف تعمیر

تنبیہ

وہ پانی چاہ سے بو بکر صدیق
عبارت ہی وہ ایام خلافت
تھی وہ جو کھینچنے مین ناتوانی
مراد اس سے نہین سستی ہی زنہار
عمر کھینچا بہت پانی جو ای ہیر
تھی تھا جو کھینچنے مین اسکے قوت
بہت مردم ہوئے جو اس سے سیراب

سمجھ دو ڈلو جو کھینچا بہ تحقیق
کہ تھے دو سال کامل کچھ زیادت
عبارت ہی ز رفق و مہربانی
خلافت کی ہے کم مدت اے یار
خلافت کی درازی سے ہی تعبیر
عبارت ہی ز سختی اور شدت
و دینگا انتفاع عام دریاب

نہو صدیق کی یہاں نقض عزت — عمر کو بھی نہ ہو اس پر فضیلت
کیا ہے دہلوی نے یونہی تشریح — یقین ور شرح مشکوۃ المصابیح
کرم سے کی جاری رب مطلق — عمر کے قلب و منھ پر کلمہ حق
بھی مروی ہے کہ حق منھ پر عمر کے — رکہا ہے حق سو وہ کہتا ہے اس سے
بیان کی ترمذی اگلی روایت — ہے بو داؤد سے دوسری روایت

حدیث

علی مرتضی سے یون ہے مذکور — نہیں ہم جانتے تھے بات یہ دور
کہ ناطق ہے سکینہ ای برادر — سدا فاروق اعظم کی زبان پر
وہ یعنی بات ہے کرتا ہے ایسی — کہ جس سے ہو سکون و چین قلبی
یہ امر غیبیہ ہے بے شک و ریب — زبان پر ڈالتے ہین اسکے از غیب
سکینے کا بھی ہو سکتا ہے معنا — ملک حق کا معظم یک ای دانا
کہ وہ حق بات پر کرتا ہے الہام — کیا ہے توربشتی یون ہی ارقام

حدیث

بھی کی ہے نقل عقبہ ابن عامر — کہ فرمایا ہے یون سالار فاخر
کہ میرے بعد گر ہوتا پیمبر — تو البتہ عمر ہوتا مقرر
وہ شہ خاتم ہے سب پیغمبرونکا — پیمبر کوی بعد اسکے نہ ہوگا
یہ قضیہ شرطیہ ہے بوجھ ای یار — وقوع اسکا نہین لازم ہے زنہار
یعنی اسکا ہو فائق معزز — نہین لازم نہین لازم ہے ہرگز
اصابہ بیچ شیخ عسقلانی — لکھا ایسا ہے بحر نکتہ دانی

لکھی شیخ دہلوی لکھا ہے یہ بات
کہ ہیگا قاعدہ ایسی عبارات
رسول اللہ ختم الانبیا ہے
عمر تھا جبکہ بیشک ملہم غیب
لکھی حاصل وحی سے یک اسکو نسبت
روایت اس خبر کی ای مکرم

بزیر این خبر در شرح مشکوات
ہین مستعمل بلاشک در محالات
نہ مرسل اسکے بعد از دوسرا ہے
حلک کرنا تھا القا اسکو از غیب
لہذا یون کیا ارشاد حضرت
کیا ہے ترمذی و اللہ اعلم

حدیث

کیا ابن عمرو شاہ ماجد
ابو بکر و عمر ہر دو موجود
دو نوکے ہاتھ کو پکڑا تھا سرور

چلا حجرے سے یکدن سوی مسجد
بھے تھے ہر دو طرف اس شاہ کے تب
کہا یون ہے اٹھونگا روز محشر

حدیث

کہا ہے بو سعید خدری ای یار
کہ ہین ہر یک پیمبر کے وزیران
وزیران آسمان کے میرے بیقیل
دو وزرا زمین جو معتبر ہین

کہ فرمایا ہے یون سالار مختار
زمین کے دو سما کے دو یقین جان
ہین بالتحقیق میکائیل و جبریل
مرے یاران ابو بکر و عمر ہین

حدیث

لکھی لائی ہے روایت ابن حنطب
کہ بو بکر و عمر جو ذو الوقر ہین
بیان لکھتے ہین یون شراح اخبار

کہ فرمایا ہے یون پیغمبر رب
بلاشک یہ دو نو سمع و بصر ہین
کہ جون سمع و بصر ای نیک اطوار

ہیں سب اعضا میں جیسے ہوتی ہے ہیں — مسلمانوں میں سب افضل ہیں شیخین
سمجھ بعضے کہ تمثیل پیمبر — جو ہیں سمع و بصر سے ہیں وہ اظہر
سو راجح جیسا یعنی وزارت — سمجھی وکالت پر لیسنا ثبت
و یا ہینگے شدید الحرص ہر دو — بیاں حق کے سننے پر ای خوشخو
بھی ہیکے اتباع پاک اوپر — نہایت شوق رکھتے ہیں مقرر
شہود حق با نفس اور آفاق — بھی کرنے پر دونو ہر دم ہیں مشتاق

حدیث

جناب عائشہ خاتون والا — کہی اسطرح رضی اللہ عنہا
کہ یک شب چاندنی تھی نور گستر — نبی لیتا مرے رکھ گود میں سر
انہی میں عرض ای خلقے پیمبر — ستارے ہیں نے جتنے آسمان پر
ہے کوئی شخص بھی ایسا کہو گا — کہ اسکے نیکیاں ہوویں یہ مقدار
یہ سن بولا مجھے خیر البشر یہ — کہ ایسا شخص ہاں بیشک عمر ہے
کہی پھر عرض میں یہ سنکے ای شہ — کہاں ہیں پھر نیکیاں بوبکر کے کہہ
کہیا ارشاد پھر پیغمبر رب — سمجھ فاروق کی ہے نیکیاں سب
ہیں یک بوبکر کی نیکی کے مانند — خدا اس سے رہے خوشنود خورسند

روایت

یہ لایا ہی روایت ابن عباس — کہ تھا جو ابن عم سید الناس
کہ جب لوگوں کہتین فاروق اعظم — تجہم امر و نہیا کرتا تھا ای اکرم
اسے ہم لگے وہ اپنے مکان کو — تمام اولاد و اہل و تابعان کو

بلا نزدیک اپنے جمع کرتا ۔ بہت تہدید سے اسطرح کہتا

کہ لوگون سے کیا ہون منع مین اب ۔ فلانا کام رکھو یاد تم سب

وہی ہین لوگ سب ناظر تمہارے ۔ ہین ناظر گوشت پر جیسا پرندے

تبھو تم سے کرے گر کوی وہ کام ۔ وے مردم بھی کرینگے اسپہ اقدام

اگر پرہیز تم اس سے کرینگے ۔ تو وے بھی اس سے سب نفرت کرینگے

کرین با این اگر تم اسپو جرأت ۔ کرونگا تمکو دو چندان عقوبت

روایت

روایت ہے کہ کوی شخص ایا ۔ کیا ہے اسکی آ خدمتمین اظہار

گئے ہین فتح مدین جس گھڑی ہم ۔ ملی مجھکو کتاب ایک ای معظم

عجب باتین ہین لکھی اسمین مرغوب ۔ کہ اطمینان جس سے دلکو ہو خوب

عمر یہ بات سنکر اس سے پوچھا ۔ وے باتین ہین کتاب اللہ سے کیا

کیا یون عرض اس اگاہ سے وہ ۔ نہین باتین کتاب اللہ سے وہ

انسے تادیب ورّہ لینے کیا ہے ۔ بھی یہ آیات قران کی پڑھا ہے

الٓرٰ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ بِمَآ اَوْحَيْنَا

کیا ہے بعد ازان اسطرح ارشاد ۔ ہوے ہین امتین اگلی جو برباد

سبب اسکا یہی ہے جانیو خوب ۔ حکیمون کے کتب تھے انکو مرغوب

یہان سید جمال الملۃ والدین ۔ محدث اور محقق اہل تمکین

لکھا ہے روضۃ الاحباب اندر ۔ کہ باتحقیق بروجہ نکو تر

عمر کے قول کی مصداق اعظم ہے بیشک یہ حدیث شاہ عالم

إِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

ذکر بعض کرامات صدق آیات حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

بروز جمعہ فاروق مکمل سر منبر تھا خطبے میں شاغل
پکار ایک بیک وہ اسطرح سے جبل کا آسرا ای ساریہ لے
تھا ساریہ نے تب در ملک ایران بجنگ کافران سرگرم ایجال
دنیے کو وہ جب پہنچا ہی آکر لگا اسطرح سے کہنے مقرر
کہ ہم کفار سے کرتے تھے جب جنگ بروز جمعہ با تدبیر و فرہنگ
علانیہ یکایک تب سنے ہم ندائے حضرت فاروق اعظم
کہ فرمایا مرا وہ نام لیکے جبل کا آسرا ای ساریہ لے
پکار اک تھا بترا جو معرکے پر لئے ہم آسرا سب اسکا جاکر
بعون اللہ اسی دم پائے نصرت ہوئے کفار کو یکسر ہزیمت

کرامت

بھی اسکے حکم پر سیال و بہ قیل ہوئی یکبار جاری مصر کی نیل
ہے مروی اسکا پانی کم ہوا تھا عمر بن عاص تب حاکم تھا اسکا
سب اہل مصر بولے اس سے آکر یہاں کی ایسی عادت ہے مقرر
کہ یک لڑکی جمیلہ مول لیوین اسے زیور لباس اچھا پنہاوین
بھی ڈالیں جلد اسکو نیل میں لا روان ہوتی ہے تب وہ بے تحاشا

نہین حاکم نے دی اسکی اجازت ۔ کہ جاہلیت کی ہی یہ زشت عادت
کئی دن سوکھی تھی وہ نیل یکسر ۔ کہے سب مصریون نے ہوکے مضطر
کہ ہم اب چھوڑ جاتے ہین وطن کو ۔ سنا حاکم نے جب انکے سخن کو
لکھا فاروق اعظم کو یہ احوال ۔ جواب ایسا لکھا فاروق فی الحال
کہ تونے رسم بد جو یہ اٹھایا ۔ بہت اچھا کیا اور اجر پایا
مین یک شقہ لکھا ہون نیل کو اب ۔ تو اسکو نیل مین ڈال اے مودب
یہ پروانہ جب اس حاکم کو پہنچا ۔ تمامی شہریون کو وہ بلایا
سناکر انکو پروانے کا مطلب ۔ گیا لے ساتھ انکو نیل پر تب
وہ شقے مین یہی مضمون والا ۔ بہ الہام الہی وہ لکھا تھا
کہ عبد اللہ سے ہی خط یہ مرقوم ۔ ہی نیل مصر کو پس ہووے معلوم
کہ تو گر خود بخود ہوتی تھی جاری ۔ اے نیل مصر ست ہو اب بھی جاری
اگر کرتا تھا جاری تجھ کو کرتار ۔ تو جاری ہو نکر تعویق زنہار
یہ شقہ نیل مین وہ جبکہ ڈالا ۔ ہوئی جاری بحکم حقتعالی
چلا ہی بڑھ کے پانی شانزدہ گز ۔ نہین سوکھی کبھو پھر اسکے بعد از
اسی دن سے وہ رسم زشت معروف ۔ ہوا ہی مصر مین بے شبہ موقوف

ذکر شہادت و تاریخ رحلت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

عمر جس روز دنیا سے سدھارا ۔ زمین مین پڑ گیا ایسا اندھیرا
کہ طفلان مادرون سے پوچھتے ڈر کر ۔ کھو گیا آج آیا روز محشر
وہ کہتے ہین قیامت کی یہ آفت ۔ عمر کی ہی یہ رحلت کی قیامت

بھی روز رحلت ان با کرامات | سنے ہیں غیب سے لوگوں نے ابیات
بھی یونہی بعد رحلت اسکے سہ روز | سنے جنات سے ابیات پرسوز
ربعد رحلت صدیق اکبر | مدینے میں اسیدن وہ مطہر
جمادی الآخرہ کی بیست دوم | بوقت صبح دوشنبہ ای اکرم
ہوا ہے مسند آرائے خلافت | دیا دین متین کو زیب و زینت
مغیرہ کا غلام زشت آئین | ابولولو مجوسی جو تھا پر کین
عمر کی ایکدن خدمت میں آیا | یہ شکوہ اپنے آقا سے لایا
مرا صاحب خراج ہر دن لیتے ہیں | کیا ہے چار درہم اب مقرر
نہیں ہے مجھکو وہ دینے کی طاقت | کہا تب اسکو وہ صاحب عدالت
نہیں ہے چار درہم تجھ پہ دشوار | ہنر اور کسب تو کرتا ہے بسیار
ہوا برہم یہ سنکر وہ تبہ کار | کیا ہے خنجر مسموم طیار
نماز صبح کے پڑھنے کے خاطر | ہوا جب داخل مسجد وہ فاخر
وہ بیٹھا تھا کہیں مسجد میں چھپکر | لگا اندر کیا ہے زخم اُس پر
تھا ذوالحجہ سے دن چھبیسواں وہ | برس ہجرت سے تھا تیئسواں وہ
یقین وہ چار شنبے کا تھا روز | تھا زندہ چار دن تک وہ فیروز
جب آیا غرۂ ماہ محرم | کہ تھا وہ روز شنبہ ای مکرم
پیا ہے شربت جام شہادت | ہوا رونق فزائے دار جنت
وہی اسکی نگین تھی ای برادر | کہ تھی جو خاص در دست پیمبر
بھی رکھتا اُسے صدیق بعد از | رکھا تھا بعد فاروق معزز

روایت یہ گر آئی ہے دوسری — تو تھی فاروق کی دوسری انگوٹھی
یہی تھا نقش اس خاتم کے اوپر — کفیٰ بالموت واعظا یا عمر

ذکر ازواج و اولاد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم

تھے لڑکے اسکے نو اور چار لڑکیاں — ہے عبد اللہ اکبر عبد رحمان
جو ام المومنین حفصہ ہے خاتون — ہے مادر انکی زینب بنت مظعون
تھی عبد اللہ و زید اصغر ای مخدوم — ہے ان دونوں کی مادر ام کلثوم
تھی چوتھی فاطمہ ایک اسکی دختر — سمجھ ام حکیم ہے اسکی مادر
تھی وہ ام حکیم حارث کی بیٹی — وہ زوجہ تھی یقین حضرت عمر کی
تھے زید الاکبر و رقیہ جو موسوم — ہے دونوں کی والدہ تھی ام کلثوم
نواسی تھی وہ خاص مصطفیٰ کی — وہ دختر فاطمہ اور مرتضیٰ کی
تھی زینب عبد رحمن جو تھا اصغر — فکیہہ تھی سمجھ دونوں کی مادر
تھی اوسط عبد رحمن جسکی کنیت — ابو شحمہ سے جو پائی ہے شہرت
تھی مادر اسکی لہیہ ای خردمند — عیاض بنت تھا عمر کا جو کہ فرزند
مغرز عاتکہ ہے اسکی مادر — کہ زید ابن عمرو کی تھی وہ دختر
جو عبد اللہ پسر تھا اسکا پہلا — ہوا ہی آگے سے وہ بعثت کے پیدا
ہے دستور اول بعثت بعد ۳ سال — ہوا پیدا او وہ با اکرام و اجلال
تھی ہمراہ والد ماجد کے دمساز — ہوا ہے فخر ایمان سے سرافراز
جو گذرے سال تیرہ تیر ہجرت — کیا ہے مکہ اشرف میں رحلت
ہوا ہی ذی طوی میں دفن لیس او — مہاجر کا تھا اشہر مقبرہ جو

تھی اسکی عمر تب اسی اوپر چار
برس تب آتی کہے ہیں بعضے ای یار

بھی تھا عبد رحمان یعنے اکبر
مشرف تھا زدیدار پیمبر

ابو شحمہ بھی در عہد پیمبر
ہوا پیدا الیقین از بخت یاور

عمر بن عاص حاکم مصر کا تھا
اسے مارا تھا بیشک حد خمر کا

یہودی یک طبیب اس سے دغا کر
پلایا تھا خمر اسکو دوا کر

مدینے کو وہ پہنچا جب تب پیچ
مدر بھی اسکو مارا حد تادیب

عمر جب حد کیا ہے اسپہ قایم
غشی اسکو ہوئی ای ذو المکارم

وہ بعد یک ماہ کے بیمار ہوکر
سدھارا دار باقی کو مقرر

ولیکن مشتہر ہے بات یہ جو
کہ دُرّون کے ہوا ہے ضرب سے او

بھی جو باقی رہے دُرّے مقرر
عمر مارا ہے اسکی قبر اوپر

غلط ہے یہ غلط ہے یہ غلط ہے
یہ اثنا عشریہ اسہی نمط ہے

نہین یہ بات مشروع ای برادر
کہ مارین حد کسیکی قبر اوپر

جناب حضرت فاروق برہان
روافض کا مقرر ہے یہ بہتان

بھی عبد اللہ در عہد پیمبر
ہوا پیدا بفضل رب اکبر

برس چھبیسوان تھا جب ز ہجرت
ہے پایا جنگ صفین مین شہادت

بھی پایا آہ رحلت زید اکبر
گئی جس روز رحلت اسکی در بر

بھی پایا جبکہ اصغر نے ولادت
بعہد اشرف شاہ رسالت

بوقت رحلت سالار عالم
الحق دو سال اسکی عمر اکرم

سن ہجری تھا جب ستہ اوپر تین
گیا رحلت سے پیچھے وہ حامی دین

رہے ان سب سے راضی حق تعالیٰ / کرے جنت میں انکا رتبہ بالا

ظہور انتقام قہار ذوالبطش شدید و عقوبات مزید بر روافض عنید کہ بجناب حضرات شیخین کریمین دشنام میدادند اعاذنا اللہ منہا

امام مستغفری نے / دلائل کے لکھا نسخے میں اپنے
کہ یک راوی ثقات معتبر سے / مجھے آگاہ کی ہے اس خبر سے
کہ تین اشخاص مل ہم یکوطن کے / ہوے راہی طرف ملک یمن کے
تھا بداطوار کوئی ایک ہمراہ / سو تھا شیخین کا دشمن وہ گمراہ
ابوبکر و عمر کو وے بدانجام / زباں سے ناسزا دیتے تھے دشنام
کیا ہم نے اگرچہ منع بسیار / ولیکن وہ نچھوڑا اسکو زنہار
یمن کے پاس آ پہنچے ہیں ہم جب / ہیں اترے رات یک منزل میں جا سب
کئے ہمنے وضو اٹھ صبح ای یار / گئے بعد اسکے اس کوفی کو بیدار
ہی جاگا جبکہ وہ بدکیش و بدذات / لگا کہنے تبھی ہیہات ہیہات
کہ اس منزل میں میں تم سے ہوا دور / ہوا ہوں آج کے دن تم سے مہجور
کہ میرے خواب میں آکر پیمبر / کہا مجھ کو اے فاسق اے ستمگر
کیا قہار نے فاسق کو اب خوار / تو اس منزل میں ہوگا مسخ ناچار
یہ سنکر ہم کہے ای وائے تجھ پر / تو اٹھ کر کر وضو جلد اے ستمگر
وہ بیٹھا اٹھ کے اپنے پاؤں کھینچا / ابھی مسخ اسکا بدن ہونے لاگا
یکایک جھکی قدرت سے ای دمساز / ہوا پیروں سے اسکے مسخ آغاز
کہ اسکے ناخن پا سے اُسی آن / ہوے زانو تلک بندر کے پاؤں

بدن اسکا بدلنے یونہی لا لگا ۔ وہین وہ ہوگیا بندر سراپا
پکڑ کر اونٹ پر ہم اسکو باندھے ۔ وہان سے جلد آگے چلنے لاگے
بوقت شام یک جنگل مین آئے ۔ جماعت یک وہان بندر کی پائے
انھون کو دیکھ مضطر ہوا ہے ۔ وہ رستی توڑ جا انہین ملا ہے
نظر کرنے لگا ہے پس وہ ہم پر ۔ ہمی یونہی دیکھنے لاگے وے بندر
ہوا ہے خوف ہمکو تب یہ بسیار ۔ کہ دشمن ہے ہمارا یہ جفا کار
وہ تھا جب آدمی دیتا تھا ایذا ۔ ہوا ہے اب تو بندر یو چھٹے کیا
علاوہ اس پہ یہ صحرائی بندر ۔ ہوئے اسکے رفیق و یار و یاور
غرض پس آ ہمارے پاس بیٹھا ۔ لگا پس دیکھنے ہم کو سراپا
لگا انکھون سے پس آنسو بہانے ۔ خرابی پر بھی اپنے تلملانے
جب اس حالت سے گذری ایک ساعت ۔ چلی اٹھ بندرون کی وہ جماعت
ہوا یہ بھی روانہ اسکے پیچھے ۔ سراپا یا یہ اپنے شومیت سے

عقوبت

وہی راوی نے لایا ہے روایت ۔ علی بن زید سے ای باسعادت
علی بولا سعید ابن مسیب ۔ کہا مجھ کو کسیکو بھیج تو اب
کرتا دیکھے فلانے شخص کو جا ۔ مین بھیجا جا وہ دیکھ آکے بولا
کہ وہ مردود نابکار بدنام ۔ کئی اصحاب کو دیتا تھا دشنام
ہوا ایک زخم پیدا اسکے منھ پر ۔ وہ پھیلا منھ ہوا اسکا سیہ تر

عقوبت

وہی راوی نے پھر اے با صداقت ۔۔۔ کیا یک مرد صالح سے روایت

کہ تھا بدکار کوفی ایک ایسا ۔۔۔ کہ وہ شیخین کو بد بولتا تھا

ہوا ہمراہ ہمارے ہمسفر وہ ۔۔۔ کیا سب ابوبکر و عمر وہ

بہت کچھ اسکو کی ہم نے نصیحت ۔۔۔ ولے مانا نہیں وہ بے سعادت

کہے ناچار آخر ہم سے ہو دور ۔۔۔ ہوا وہ بے ادب تب ہم سے مہجور

وطن کا قصد جب ہم نے کیا ہے ۔۔۔ غلام اسکا ملا اس سے کہا ہے

کہ جاتے ہیں وطن کو ہم یہاں سے ۔۔۔ ترے خواجہ کو کہہ تا وہ بھی آوے

کہا خواجہ مرا ہوا اب تبہ کار ۔۔۔ عجب یک حادثے میں ہے گرفتار

کہ ہر دو ہاتھ اسکے اے خردمند ۔۔۔ ہوئے ہیں خوک کے ہاتھوں کے مانند

کہے ہم جا کے پھر اس بدچلن کو ۔۔۔ کہ ہمرہ چل ہمارے اب وطن کو

کہا تب آستین سے ہاتھ باہر ۔۔۔ تھے دست خوک کے مانند ظاہر

وہ باین ہو گیا ہمراہ ہمارے ۔۔۔ وہاں سے ہم نے یک صحرا میں پہنچے

وہاں چرتے تھے خوکان زشت بسیار ۔۔۔ گرا مرکب سے دیکھ انکو وہ بدکار

بنا ہے ایک پل میں خوک صورت ۔۔۔ ملا خوکوں میں جا کر وہ بسرعت

پہچانت اسکی ہم دشوار پائے ۔۔۔ متاع ہم اسکا سب کوفے کو لائے

عقوبت

وہی راوی نے کی ہے نقل سنئے ۔۔۔ کہا یک شخص اخیار سلف سے

کہ یک بدکار ہمسایہ تھا میرا ۔۔۔ کہ وہ شیخین کو بد بولتا تھا

میں دیکھا خواب میں از بخت بیدار ۔۔۔ جناب سرور عالم کا دیدار

میں دیکھا خواب میں از بخت بیدار / جناب سرور عالم کا دیدار
اٹھا دہنے طرف صدیق اکرم / لبی تھا بائیں طرف فاروق اعظم
گزارش میں نے کی ای شاہ ابرار / کہ ہمسایہ ہی میرا ایک بدکار
یہ دونو مرد کو کہتا ہی وہ بد / مجھے اس بات سے ہی رنج بیحد
سنا ہی مشہدین بات یہ جسدم / تبھی یک شخص کو فرما دیا ہی
کہ جا اس بے ادب کو قتل کر اب / ہوا اس خواب سے بیدار میں جب
میں جاتا تھا کہ اسکے پاس جاؤں / خبر اس خواب کی اسکو سناؤں
سو گھر کے پاس اسکے جب گیا میں / وہاں آواز رونے کی سنا میں
میں پوچھا وجہ غم لوگوں نے بولا / کہ کوئی غیب سے آ اسکو مارا

عقوبت

وہی راوی نے کی ہی نقل دیگر / کہ میرے سے کہا یک مرد لشکری
وہ مرد و دمشقی کے پاس ای یار / ہوئی جب آمد و شد میری بسیار
گیا یک روز وہ مردود دارین / نہایت بے ادب ہو سب شیخین
بہت مغموم و محزون ہو اٹھا میں / نہیں کھایا اس شب کو کیا میں
اسی شب سرور عالم کی رویت / کرم سے حق نے کی مجھ کو عنایت
میں کی تب عرض کیا دیکھا تو ای شاہ / ترے یاروں کو کیا کہتا ہی گمراہ
کہا کیا اس سے تو ناخوش ہی آرام / کیا میں عرض ہاں ای شاہ عالم
کیا تب حکم جا اسکو پکڑ لا / گیا میں اور پکڑ کر اسکو لایا
کہا سرور زمین پر اسکو سلوا / زمین پر اسکو میں نے تب سلایا

مجھے مسرور دیا لیس ایک جا تو — کہا اب جلد مار اس بیوفا کو
سو کی مین عرض کیا مارون اسے اب — کیا ہی مارنے کا حکم شب تب
ابھی کی مین عرض خدمت یونہی سہ بار — کہ دستا تھا مجھے یہ امر دشوار
کہا ہی بار سیوم واسے مجھ پر — کہ مار اب جلد اسکو دیر مت کر
ہوا ہون صبح کو مین جبکہ بیدار — مین چاہا تا کرون اسکو خبردار
گیا پھر اسکے گھر کو جلد تر مین — سنا رونا پیٹنا اسکے گھر مین
مین پوچھا لوگ سے حال اسکا کیا ہی — کہے کل شب کو وہ مار گیا ہی

عقوبت

لکھا ہی شیخ اکبر در فتوحات — جہان رجبین کے لکھا ہی حالات
کہ ہی ولیون کی ایسی یک جماعت — کہ رجبین انکو کہتے با کرامت
وہ رہتے ہین یقین چالیس اکرم — نہین اس سے زیادہ اور نہین کم
تو سن انکا ہی حال عجب ہی — جب آوے اول روز رجب ہی
گران ہوتے ہین ایسے وہ مقرر — کہ گویا آسمان رکھے ہین ان پر
نہ ہل سکتے نہ چلسکتے ہین زنہار — پلک بھی مار سکتے ہین نہ ای یار
وہ یون رہتے رجب کے پہلے دن مین — سبک ہوتے ہین بعد از دن بدن
یہ شعبان جبکہ آتا ہی ای ہشیار — وہ سب ہوتے ہین بالکل تب سبکبار
کہ گویا بند سے پائے خلاصی — یہ حالت ہی وہی ولیون کی خاصی
رجب مین ہووین ان پر کشف اسرار — بلا حد اور تجلیات بسیار
بھی ہووین مطلع وے بر مغیبات — ولے شعبان مین یہ جاتے ہین حالات

ولیکن بعضے ولیون پر یہ احوال
عیان یون ہوتا ہے شیخ اکبر
کہ ایسے یک ولی سے مین ملا ہون
کہ کشف حالت رفاض ابتر
وہ انکو خوک کی صورت پہ لیکن
اگر ہوتا تھا کوئی شخص ایسا
پہ رہتا رافضی وہ فی الحقیقت
ولی اللہ جو کہتا تھا اسکو
کہ تیری خوک کی دستی ہے صورت
یہ سن وہ شخص تب ہوتا تھا حیران
وہ صادق اپنے گر توبے مین رہتا
بھی کہتا اسکو تو سچا ہے بیقال
اگر جھوٹا ہو توبے مین وہ مردود
وہ کہتا اسکو تو جھوٹا ہے پرشین
بھی یکدن آئے اسکے پاس ناگاہ
بگمان رفض اُن سے کوئی ای یار
بھی شیعہ کی نہین تھے وہ گروہ سے
ابوبکر و عمر سے ہو عنادی
علی مرتضی کی شان مین وہ

تبھو رکھتے ہین باقی نا یکسان
خلایق کے سما کا بدر انور
مقدس اسکی صحبت مین رہا ہون
تھا باقی اس ولی با صفا پر
مقرر دیکھتا تھا رات اور دن
کوئی مذہب نہ اسکا جانتا تھا
تو دستی خوک کی ہے اسکی صورت
حقیقت مین ہے بیشک رافضی تو
کر اس سے جلد توبہ بالضرورت
بھی توبہ جلد وہ کرتا تھا اس آن
تو اسکو صورت انسان مین پاتا
کہ صورت ہے تیری انسان کی الحال
تو ہوتی خوک کی صورت ہے مشہود
نہین توبہ کیا تو دل سے بے مین
دو مردان از عدول شافعیہ
نہ رکھتا تھا کبھو تنہا رہ زہاد
بفکر و نظر وہ مذہب لئے تھے
رکھے تھے ولیکن وے بد اعتقادی
غلو رکھتے تھے اپنے جان مین وہ

وہ دونو جب ہمارے پاس اسکے جا تھے
کہا انکو کرو مجلس سے باہر

وہ پوچھے پر دو کیا اسکا سبب ہے
انہیں اسطرح فرمایا وہ تب ہے

کہ تمکو دیکھتا ہوں میں ای ابتر
سراپا صورت خنزیر اور پھر

کہ ہے یہ یک علامت ہاں مقرر
مرے اور حق کے درمیانے سراسر

روافض کو مرے پر رب معبود
کرے ہے خوک کی صورت یہ مشہود

وہ ہر دو شخص ہو اسوقت آگاہ
گئے باطن میں اپنے جلد توبہ

کہا ہے وہ ولی اللہ نے تب
کہ تم توبہ کئے ہو بالیقین اب

کہ تمکو دیکھتا ہوں اب مقرر
بلاشک صورت انسان اوپر

یہ سنکر سبکہ متعجب ہوئے وہ
وہ مذہب سے وہیں توبہ کئے وہ

بہت ایسے ہی آئے ہیں عقوبات
یہاں کافی ہیں بس اتنے روایات

خداوندا تو باشیخین و ختنین
سو رب متبع رکھ ہمکو بے مین

رقم کیا جامع قرآن کی توصیف ہو کس سے
کہ لکھا ہے در خلد برین پر نام عثمان کا

خلیفہ تیسرا سرور کا ذیشان
ہے عثمان مکرم ابن عفان

تھی اسکا پدر عبد الشمس ہیگا
سمجھ عبد المناف ہے باپ اسکا

نسب سے سید عالم کے کامل
نسب اسکا یہاں ہوتا ہے واصل

ہے اروی اسکی مادر ای مجدد
کہ ہے عبد المناف اسکا یقین جد

تھی تھی ام الحکیم عثمان کی نانی
جناب جامع القرآن کی نانی

روایت کی ہے عبد اللہ بن عباس
کہ ایمان لائی وہ بر سید الناس

ابوعبداللہ کنیت اسکی ہی جان — لقب اسکا ہی ذوالنورین پہچان

یہی وجہ لقب اسکا ہی اظہر — کہ ہی وہ شہ کی دو دختر کا شوہر

نکاح اسکا ہوا رقیہ سے اول — گئی جنت کو رقیہ جب ای اکمل

نکاح اسکا ہوا پھر کر تو معلوم — بہ بنت شاہ عالم ام کلثوم

ز آدم تا بدور خاتم ای یار — شرف ایسا نہ پایا کوئی زنہار

تھا عام الفیل سے جب سال چھٹوان — تولد پایا ہی مکے مین عثمانؓ

وہ تھا روز دوشنبہ باسعادت — تھی قیصری یزدجرکی تب ریاست

ز بعد مرتضیٰؑ و زید و صدیقؓ — مشرف وہ ہوا ایمان سے تحقیق

ابھی داخل نہین تھا شاہ عالم — ز جور کافران در دار ارقم

ہی دی صدیق جب ترغیب ایمان — شہ عالم کی کی تصدیق عثمان

ہوا ہی جب وہ ایمان سے مکرم — تو اسکا پدر اسکو باندھ محکم

بہت گرچہ عذاب اسکو دیا ہی — ولیکن وہ نہ ایمان سے پھرا ہی

صلابت دین مین اسکی دیکھ بسیار — دیا ہی چھوڑ آخر اسکو ناچار

روایت کی ہی یون ابن عساکر — علی مرتضیٰ سے ای صفا خر

کہ فرمایا ہی یون حق کا پیمبر — اگر ہوتے مجھے چالیس دختر

تو یک بعد یک کو بیاہ کر مین — دیا ہوتا یقین عثمان کتین

اٹھا ہجرت سے جب چھبیسوان سال — محرم کا تھا غرہ ای نکو فال

تھا دیگر قول سے روز دوشنبہ — ہی تھی اٹھسوین ماہ ذیحجہ

برس تیوبیسوان تھا وہ ز ہجرت — بٹھاے اسکو بر صدر خلافت

خلافت کی ہے وہ تا یازدہ سال	لیکن دن بائیس با اعزاز و جلال

بعض احادیث صحیحہ و اخبار صریحہ کہ در مناقب حضرت عثمان ذو النورین و ازاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث

جناب عائشہ سے ہے روایت	کہ عثمان کو کہا شاہ رسالت
تجھے پہراویگا حق پیرہن ایک	عبارت ہے خلافت سے وہ بیشک
اگر جور و جفا سے لوگ چاہین	کہ پیراہن وہ تیرے تن سے کھینچین
تو ہرگز تن سے اسکو دور کرست	نہو معزول یعنے از خلافت
اسی ارشاد کو رکھ یاد عثمان	تھا مظلوم اور بہت دل شاد عثمان
محاصر جب ہوئے تھے اسپو اشرار	کہے اسکو اگرچہ لوگ بسیار
کہ چھوڑ اپنی خلافت ای معلا	نہین اسکو قبول این وہ اصلا
وہین مظلوم پایا ہے شہادت	رہے نت اس سے راضی رب عزت

حدیث

کہا ہے اسطرح ای نیک محضر	برادر زادۂ صدیق اکبر
کہ فرمایا ہے یون سالار دوران	رفیق ہر پیمبر ایک ہے جان
مرا ہمراہ اور یار و مہربان	ہے بہشت جنت ہا و این عثمان

حدیث

بھی طلحہ روایت ای برادر	کہ فرمایا رسول رب داور
رفیق ہر نبی ہے ایک پہچان	رفیق جنتی میرا ہے عثمان

لکھی کاہی یون روایت عبد رحمان
ہو حاضر مین نزد شاہ اکوان

صحابہ کو وہ تب دیتا تھا غیبت
ضرورت سے بہت ہر جیش عسرت

کیا تب عرض یون سرور سے عثمان
کھڑے ریکر ادب سے با دل و جان

معہ پالان و جھولان ای شہنشاہ
مین اب سو اشتران دیتا ہون للہ

دیا ترغیب سرور دوسری بار
صحابہ کو بہ طیاری پیکار

کھڑا رہ پھر کے عثمان نے ادب سے
گذارش کی ہی اس مقبول رب سے

کہ دو سو شتر دیتا ہون ای شاہ
معہ جھولان و پالان انکے دلخواہ

دیا ترغیب شہ جب تیسری بار
کھڑا رہ تب کہا عثمان ای سالار

کہ مین سہ صد شتر دیتا ہون بہتر
لہی جھولان اور پالان انکے یکسر

مین تب دیکھا طرف اس شاہ دین کے
اترتا تھا سر منبر سے نیچے

لہی فرماتا تھا یہ شادان و فرحان
نہین عثمان پر کچہ جرم و عصیان

کرم سے حق کے اس نیکی کے بعد از
یہ صدقے سے ہوا بس وہ معزز

کہ یعنے گرچہ فرضا جرم و عصیان
کبھو واقع ہو بعد اسکے ز عثمان

یہ نیکی اسکی ہو ویگی مکفر
وہ بخشے جائینگے از فضل داور

چنانچہ بدریون کی شان اندر
اشارت آئی ایسی ہی مقرر

اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم

لکہا ہی ابن سمرہ عبد رحمن
کہ آیا پاس پیغمبر کے عثمان

لعین اسکی آستین مین الف دینار
کرلے آیا تھا وہ نقد ای یار

اسی غزوہ کی طیاری مین تھا شاہ
وہ یعنے غزوہ عسرت ای آگاہ

نبی کے گود میں وہ الف دینار — دیا ہے ڈال عثمان پھر کے تار
میں تب دیکھا کہ فرحت سے پیمبر — وے دیناروں کو از دست مطہر
لگا ملتا تا ہاتھی فرماتا تھا ہر بار — کہ بعد اس روز کے بے زیب تکرار
عمل جو کچھ کرے عثمان ذیشان — نہ ہرگز وہ کرے عثمان کا نقصان
کیا اسطرح سے دوبار ارشاد — ہوا معلوم اس سے خوب رکھ یاد
کہ جب ہووے کوئی مقبول درگاہ — قبولیت سے پاوے عزت و جاہ
کوئی تقصیر گر ہو اس سے گاہے — کرم سے حق کے وہ مغفور ہووے
لکھا ہے دیکھ تو ایسا ہی خوش صفات — محدث دہلوی در شرح مشکوٰۃ

حدیث

انس اسطرح سے کی ہے روایت — حدیبیہ میں جب شاہ رسالت
لیا ہے بیعت رضوان زیادہ ان — وہاں حاضر نتھا اسوقت عثمان
کہ بھیجا تھا اُسے مکے طرف شاہ — کہے تا جا کے باکفار گمراہ
کہ اب عمرے کے خاطر آئے ہیں ہم — نہ مانع تم ہمارے ہو اس دم
گیا مکے کو جب عثمان بہ یلغار — کئے قید اسکو تب مکے کے کفار
حدیبیہ میں تب شاہ رسالت — لیا اصحاب سے جب اپنے بیعت
کہا سرور نے ہے عثمان بخوشی تب — خدا اور مصطفیٰ کے کام میں اب
وہ سرور یک مبارک ہاتھ اپنا — ہے دوسرے ہاتھ پر اپنے ہی رکھا
مبارک ہاتھ اپنا شاہ اکوان — کیا ہے نائب آں دست عثمان
طرف سے حضرت عثمان کے حضرت — لیا اسطرح سے اسوقت بیعت

کہا بعضوں نے وہ دست یمین تھا
بوتلے دست چپ تھا شاہ دین کا

ہی یوں منقول از عثمان ذیشان
کہ وہ نا تھا یوں شادان ذو رجان

کہ وہ اپنے ہاتھ سے میرے مقرر
ہی بایاں ہاتھ اس سرور کا بہتر

صحابہ اپنے سب ہاتھوں سے بیعت
کئے ہیں جو بدست پاک حضرت

مبارک دست پاک شاہ اکوان
جو تھا بیشک بجاے دست عثمان

نبی کا ہاتھ سب ہاتھوں سے ہی نیک
فضیلت خاص یہ عثمان کو ہی ایک

بعض احادیث صحیحہ حضرت رسول الثقلین کہ مخبر شہادت عثمان ذو النورین اند رضی اللہ تعالی عنہ

حدیث

کہا ابن عمر یہ نقل دل سوز
کیا ہی شاہ ذکر فتنہ یک روز

کہا مظلوم مارا جائیگا تب
یہ مرد باصفا پر خواہش رب

اشارہ تب کیا وہ سوے عثمان
شہادت یوہی پایا ہی وہ باشان

الی سہلہ جو تھا مولاے عثمان
روایت لایا ہی اسطرح ایجان

رسول اللہ نے عثمان سے یکروز
کئی باتیں کئیں پوشیدہ دلسوز

وہ سنتے ہی ہوا اسکو تحیر
ہوا ہی رنگ چہرے کا تغیر

جب آیا آہ اسکے قتل کا روز
کیا میں عرض یوں عثمان سے پرسوز

کہ تجھ کو ظالموں نے کر دیا تنگ
نہیں کرتا ہی کیوں تو انسے اب جنگ

کہا شمشیر میں کھینچوں نہ اوپر
لیا ہی عہد میرا یسے پیمبر

وصیت کی ہی وہ تاکید امر اوپر
کرونگا صبر میں اسپر مقرر

حکایت

روایت ابی حبیبہ سے ہے مذکور ‌ ‌ ثقات تابعین سے ہی وہ مشہور
کہ مین عثمان کی خدمت مین گیا تھا ‌ ‌ محاصر تب ہوئے تھے اُنپہ اعدا
کئے تھے تنگ اسکو ظالمون نے ‌ ‌ جفا کیشان ستمگر شامیون نے
تھا حاضر بوہریرہ نزد عثمان ‌ ‌ سخن کا اذن وہ مانگا ہی ایجان
ہسے اذن سخن عثمان دیا ہی ‌ ‌ ہو ماذون بوہریرہ اٹھ کھڑا ہی
بھی کر حمد و ثناے رب عزت ‌ ‌ لگا اسطرح سے کرنے روایت
سنا ہون مین یقین از شاہ ابرار ‌ ‌ کہ فرماتا تھا وہ اسطرح یکبار
ہین اب نزدیک وہ ایام ہیہات ‌ ‌ کہ میرے بعد تم دیکھنگے آفات
کرینگے اختلافات اسمین باہم ‌ ‌ بہت فتنے کھڑے ہووینگے اُسدم
گیا ہی عرض تب یک شخص خوش ڈھب ‌ ‌ کہ کسکی تابعداری ہم کرین تب
تو کیا اسباب مین کرتا ہی ارشاد ‌ ‌ گیا ارشاد وہ سالار امجاد
امیر اپنا جو ہی ای باسعادت ‌ ‌ کرو تم بالضرور اسکی اطاعت
امیر باصفا کے جو ہین اصحاب ‌ ‌ رہو انکے بھی تابع تم بہر باب
گیا جب بوہریرہ یہ روایت ‌ ‌ گیا عثمان کے جانب اشارت
کہ ہیگا یہ ہمارا میر و حاکم ‌ ‌ اطاعت اسکی ہی ہم سبکو لازم

ذکر بعض کرامات حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

ہوئے ظاہر بہت اس سے کرامات ‌ ‌ مین کچھ لکھتا ہون اب اجمال کے ساتھ

کرامت

ازانجملہ ہی مروی ای برادر ‌ ‌ کہ آیا شخص یک عثمان کے گھر

وہ رہ مین اجنبی یک زن کو دیکھا — کہا یون اسکو ذوالنورین والا
کہ کیا تمکو ہوا ہی اب ای مردم — مرے ملنے لئے آتے ہو اب تم
ہی کوی حالانکہ تم مین شخص ایسا — اثر ہی چشم مین اسکے زنا کا
کہا وہ شخص تب حیران ہو کے — کہ ای حقکے پیمبر کے خلیفے
کہ بعد مصطفی ای فرد کامل — تو فرماو وحی کیا ہوتی ہی نازل
کہا تب اسکو وہ مہر کرامت — نہین یہ وحی ہی نور فراست

کرامت

دیا تھا یک عصا اسکو پیمبر — لے چھینا ہاتھ سے اسکے ستمگر
رکھا زانو پہ نا تو تے وہ نادان — گئے تب شور اسپر جلد لوگان
ہوئی زانو مین اسکے ایک علت — موا یک سال کے اگے بعبرت

عقوبت دشمن حضرت عثمان

کہا ہی از ثقات نیک کردار — کہ تھا مین در طواف کعبہ ای یار
وہان مین ایک نابینا کو دیکھا — کہ کرتا طوف اور کہتا تھا ایسا
خداوندا مجھے اب بخش دے تو — گمان ہی تو نہین بخشیگا مجھکو
کہا مین اسکو تب سبحان اللہ — تو ایسی جا مین کیون کہتا ہی یہ آہ
کہا مجھ سے ہوا ہی یک برا کام — مین پوچھا تو کہا وہ زشت انجام
تھا مرا جب عثمان پر جے — سو تب مین اور مرا ایک دوست نکلے
قسم کھائے شہادت پاے وہ جب — طمانچہ منہہ پہ مارین اسکے جا تب
گئے جب قتل اس عالی قدر کو — گئے ہم مل کے بردو اسکے گھر کو

مبارک اسکا تب روئے مطہر
اٹھا خاتون کے اسکے گود اندر

کہے ہمنے برہنہ اسکو کر زود
کہی خاتون تمہارا کیا ہی مقصود

کہے کھائے قسم ہم ہر دو مل کر
کہ ماریں یک طمانچہ اسکے منھ پر

وہ بی بی یون لگی کہنے شتابی
رسول اللہ کا ہے یہ صحابی

پیمبر کے ہے دو دختر کا شوہر
کہی اسکے فضائل اور دیگر

تم اسکا حق صحبت با پیمبر
نگہ رکھتے نہین ہوا ی ستمگر

یہ باتین سنکے میرا دوست فی الحال
پھر اشرمندہ ہو بیٹھیں وبے قال

مگر اسوقت مین نے کرکے جرأت
طمانچہ اسپو مارا با شقاوت

کہی تب اسکی خاتون آہ اس قہار
گنہ تیرا نہ بخشے ربّ قہار

خدا نے چشم کو تیرے کرے کور
کرے وہ خشک تیرے ہاتھ کو اور

ابھی اس گھر سے مین آیا نہ باہر
ہوا شل ہاتھ اور آندھا بظاہر

اسی خاطر گمان میرا ہی ایسا
کہ نا بخشیگا مولا جرم میرا

کرامت

تھی وہ جس صبح کو پایا شہادت
اسی شب خواب دیکھا با کرامت

کہ فرمایا اسے سالار ابرار
کریگا تو ہمارے پاس افطار

اٹھا جب خواب سے وہ نیک آہنگ
کہا لوگون کو اپنے مت کرو جنگ

اسیدن شربت جام شہادت
کیا ہی نوش در عین تلاوت

شہادت بعد اسکے تا بہ ۳ روز
مبارک مسجد نبوی پو پرسوز

تھے کرتے درد و نوحہ آہ جنات
تھے پڑھتے مرثیے مغموم و ابیات

کرامت

کہا ابن عدی روز شہادت	سنا مین یہ ندا ای باسعادت
کہ کہتا تھا وہ یون آ ابن عفان	بشارت ہو تجھے با روح و ریحان
کہا البشر برب غیر غضبان	کہا البشر بغفران و برضوان
یہ سنکر ہر طرف جب مین نجھایا	کسی جانب نہین قائل کو پایا

کرامت

شہادت بعد تا سہ روز مدفون	نہین اسکو کئے تھے خارجان خون
ہوا ایس یہ ندا از ہاتف غیب	کہ اب اسکو کرو تم دفن لاریب
نماز اسکے جنازے پر پڑھو مت	نماز اسپر پڑھا ہے رب عزت
کہ یعنے اسپو رحمت حقنے بھیجی	یہ معنی عالمون نے اسکی لکھی
بھی آئی ہے روایت بعد سہ روز	جنازیکو اٹھا کر اسکے پرسوز
بوقت شب بقیعے کو چلے جب	ہوئی پیدا سپاہی پیچھے یکبیک
ہوا خوف ان پہ غالب ایسا اس آن	کہ چھوڑ اس کا جنازہ ہو پریشان
سپاہی جو روان تھی اسکے پیچھے	ہوا آواز اسکے درمیان سے
کہ ای لوگو نہ ہرگز اب ڈرو تم	دلون کو مطمئن اپنے کرو تم
ہم آئے دفن مین تا اسکے اس آن	کہ تمہارے ہون شریک ای اہل ایمان
خبر انکی دسے یون بعض حقار	ملک تھے حق کے وسیلے بے تکرار

بیان شہادت و تاریخ رحلت و سنین عمر با برکت حضرت ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مدینے مین ہوئی اسکی شہادت	تھا روز جمعہ و دا ای باسعادت

سنہ ذوالحج سنتہ دن وہ بارہ ان کتھا | کہے کوئی تیرھواں یا ہیندرھواں کتھا
سن ہجری اٹھارہ سنتی وپنجم | کہے بعضے مورخ سنتی وششم
بقول اصح ای فرخندہ افعال | تھی اسکی عمر تب استی پو دو سال
ہوا مدفون درخشں کوکب اندر | جو ہی نزد بقیع ای نیک مخبر

ذکر ازواج و اولاد امجاد حضرت ذوالنورین رضی اللہ عنہ

پسر تھے اسکے گیارا پانچ دختر | ہی اول انہین عبد اللہ اکبر
تھی رقیہ شاہزادی اسکی مادر | رسول اللہ کی پاکیزہ دختر
تھے سب ازواج اسکے آٹھ اشہر | نبی کے خاص انہین تھے دو دختر
ہی رقیہ ایک دوسری ام کلثوم | ہوا گے ہی انکا ذکر مرقوم
یہ خاتون اور عثمان باکرامت | حبش کو جب کئے مکے سے ہجرت
یہ شہزادہ وہین پیدا ہوا ہی | تھی جب وہ تین برسون کا ہوا ہی
تب اسکی آنکھ مین یک مرغ ناگاہ | ہی مارا ٹھونگ کھینچا رنج وہ آہ
ہی رحمت مین گئی ہی اسنے رحلت | سمجھ وہ سال اول تھا ز ہجرت
پسر دوسرا تھا عبد اللہ اصغر | تھی بی بی بنت غزوان اسکی مادر
عمرو تیسرا تھی خالد چارواں ہی | ابا فرزند اسکا پانچواں ہی
عمر دوسرا تھی مریم ایک دختر | تھی بنت ازدیہ ان سبکی مادر
ولید اسکا پسر ہی جان چھٹواں | سعید اسکا پسر ہی ساتواں جان
کہ تھی بنت ولید ان دو کی مادر | تھا دادا اسکا عبد الشمس اشہر
پسر عبد الملک تھا اسکا ہشتم | تھی مان ام البنین اسکی سنو تم

وہ بھابی تھی یعنی عتبہ کی دختر — تھا اس سے اور یک فرزند دیگر
تھی دختر عائشہ ام ابان تھی — سیتم ام عمر دختر تھی تیسری
تھی بنت شیبہ ان دونو کی اور — تھی مریم عنبسہ تھی اور دو دختر
مقرر نائلہ دونو کی تھی مان — ہوا ان سب پر سدا مولا سے رضوان

کرون ذکر علی جدم سر و تن عیب کہتا ہی
ہی وہ ہمنام یزدان کا ہی وہ ہمنام یزدان کا

خلیفہ تھا وہ کا چوتھا علی ہی — وصی مصطفی سر وجلی ہی
ملقب مرتضی سے ہی وہ باشان — کنیت بوتراب و بوالحسن جان
ابو طالب ہی اس امجد کا والد — تھی عبد مطلب ہی جد ماجد
علی کے والدہ کا نام والا — مقرر فاطمہ بنت اسد تھا
بجوف کعبہ وہ پایا ولادت — یقین دس سال ہجرت قبل بعثت
وہ تھی تیسری رجب کی جمعہ کا روز — تھی ہر مرز کی ریاست تب ای فیروز
لیا ایمان جب سے وہ عز و اجلال — مقدس عمر تھی تب اسکی دس سال
بوقت رحلت سالار والا — تھی اسکی عمر ستائیس سالہ
وہی لڑکون سے پہلے لایا ایمان — خدیجہ پہلی ہی وہ دوسرا جان
کیا ہی تربیت اسکو پیمبر — وہ ہتنہ نبی کا تھا مقرر
نبی کی تربیت سے وہ معلا — ہوا علم و عمل مین فرد یکتا
دے فقر و زہد کو وہ فخر و عزت — کیا ملک قناعت کی ریاست
کہا جب شان مین اسکے پیمبر — ہین شہر علم یون در اسکا حیدر

پس اسکے علم کے دریا کا ساحل
ہو کس درجے مین کیجیے فکر کامل

وہ ذوالنورین کے بعد شہادت
ہوا ہی مسند آرائے خلافت

احادیث صحیحہ سید الابرار کہ در مناقب حیدر کرار حضرت مرتضی علی رضی اللہ تعالی عنہ وارد اند

مناقب مین علی مرتضی سے
بہت آئے حدیثین مصطفی کے

معزز دوسرے یارون کے حقمین
نہین وارد ہوئے اتنے حدیثین

اگرچہ بعض مین موضوع در باب
کئے جو وضع انکو چند کذاب

لشان پاک صدیق نکو کار
کئے ہین وضع یونہی بعض اخبار

ہے حفاظ احادیث پیمبر
جو تھے نقاد اس فن کے سراسر

بڑی کوشش کئے اسمین ادا وہ
کئے ہین حق کو باطل سے جدا وہ

لکھے وے مستقل اسمین کتب ہین
احادیث و سیر مین لب لب ہین

غرض کہتے نسائی اور احمد
صحیح اخبار با اسناد جید

علی کی شان مین آئے ہین اکثر
نہین یون دوسرون کے شان اندر

سبب اسکا سیوطی یون لکھا ہے
کہ متاخر علی مرتضی ہے

زمانے بیچ اسکے اختلافات
بہت ظاہر ہوئے بکثیر کے سات

خروج اسپر مخالف لوگ کرکے
کئے جنگ و جدل ہن (ناحق) با صفا سے

پس اسکی شان مین اخبار و آثار
جو آئے تھے کئے ہین نشر اخبار

اسی خاطر بہت اصحاب حضرت
تھے کرتے جابجا انکی روایت

اسی باعث حدیثین وے بکثرت
ہین پائے جابجا عالم مین شہرت

سیجھ تینو خلیفون کی بھی ثنا مین ‎ ‎ بہت آئے ہین مسرور سے حیدرین
سیوطی کا کلام آخر ہوا اب ‎ ‎ ہو آنکے روح پر اب رحمت رب
غرض مجھو ہے احادیث صحیحہ ‎ ‎ جو آئے شان حیدر مین صریحہ
بیان سے دیکھنے کرتا ہون آغاز ‎ ‎ رقم کرتا ہون با اجمال و ایجاز

حدیث

کہا ہی سعد بن وقاص اکرم ‎ ‎ کہ فرمایا علی کو شاہ عالم
بموسیٰ نسبت ہارون ہی جیسی ‎ ‎ تری نسبت ہی میرے ساتھ ویسی
مگر ہی فرق اتنا ہی مقرر ‎ ‎ نہین بعد از میرے دوسرا پیمبر

حدیث

کہا زر بن خبیش نیک محضر ‎ ‎ ثقات تابعین سے تھا وہ اکبر
برس وہ ساٹھ تھا در جاہلیت ‎ ‎ جیا اسلام مین بھی اتنے مدت
صد و ستی سال اسکی عمر بعضے ‎ ‎ صد و پنجاہ بعضے شصت بولے
تھا از یاران عبد اللہ مسعود ‎ ‎ معظم قاریون سے تھا و مشہود
غرض اسطرح کی اسنے روایت ‎ ‎ کہ فرمایا علی شاہ ولایت
کہ ہی سوگند اس رب الورا کی ‎ ‎ قسم ہی خالق ارض و سما کی
نکالا جو شجر کر تخم کو شق ‎ ‎ کیا پیدا وہی عالم کو الحق
کیا ہی عہد و پیمان و وصیت ‎ ‎ میرے سے حضرت ختم رسالت
کہ میرے سے محبت نا رکھیگا ‎ ‎ مگر جو مومن صادق رہیگا
بھی میرے سے نہ رکھیگا عداوت ‎ ‎ مگر جو منافق پر شقاوت

محبت بس علی کی ای برادر ہے ایمان کی علامت یک مقرر
نفاق اسکی عداوت ہے سراسر نہ دیوے نت اس سے رب داور

حدیث

ز عمران بن حصین آئی روایت کہ کرتے تھے ملک جسکی زیارت
بھی کرتے تھے سلام اسکو وے دریاب تھا وہ از کمّل فضلاے اصحاب
کہ فرمایا رسول رب بیچون علی میرے سے ہے اور اس سے میں ہون
بھی وہ ہر یک مسلمان کا ولی ہے محب و ناصر ستر و جلی ہے

روایت

روایت اسطرح کرتا ہے جابر کہ تھا میں غزوۂ طائف میں حاضر
بلا کر از کو شاہ سرافراز تھا اس سے دیر تک وہ ساز و ہمراز
کہے مردم پچیرے بھائی کے سات درازی راز کی ہے آج خوشند تھا
کیا سرور نہیں میں ہی کیا راز کیا ہے بلکہ حیدر سے خدا راز
ہوا ہے حکم حق یعنے مرے تئین کہ باتین راز کی اس سے کہوں مین
ہے معنا اسکا یہ بھی سن ای دمساز کیا نہین راز گوئی مین ہی آغاز
مگر کہتا ہے اس سے راز کرتار وہ دل مین ڈالتا ہے اسکے اسرار
سو مین بھی کر کے تبعیت بداور علی سے راز کہتا ہون مقرر

حدیث

جو تھے انصاریہ ام عطیہ ولیہ ذو المقامات جلیہ
صحابیات سے تھے وہ نکو ذات نبی کے سات جاتے تھے بغزوات

بھی بیماروں کی وہ تیمارداری
سدا کرتے تھے بہر رب باری

وہ کہتی ہے کہ سالار زمانہ
کیا یکبار ایک لشکر روانہ

سو اس لشکر میں تب داخل تھا حیدر
اٹھایا ہر دو ہاتھ اپنے پیمبر

لگا اسطرح سے کرنے دعا تب
کہ مجھکو مت اٹھا دنیا سے یارب

ملاوے جب تلک مجھکو علی سے
وہ میرے دوست سرور جلی سے

نہایت ہی کی الفت پر دلالت
یقین رکھتی ہے یہ سرور کی دعوت

بھی ہیکے تاب ہجران کے الم پر
جدائی کے نہایت درد و غم پر

حدیث

کہی ہے ام سلمہ یوں روایت
تھا سینہ جسکا گنج علم و حکمت

کہا سرور کہ جو ہوگیا منافق
علی کا وہ نہوگا دوست صادق

بھی جو مومن ہے اسکا نہو دشمن
محبت اسکی ہے نا مومن کا موثق

روایت

اسی بی بی نے پھر کی ہے روایت
کہ فرمایا ہے یوں ہشہ رسالت

علی کو دیوے جو دشنام نادر
دیا دشنام وہ مجھکو مقرر

حدیث

علی تے ہے روایت ای برادر
کہ فرمایا مجھے اسطرح سرور

کہ ہے تیری ابن عیسے کی شباہت
یہود اس سے کئے بغض و عداوت

یہان تک اسکی مادر جو تھی مریم
کئی بہتان اس پر سب وے اظلم

بھی اسکو دوست رکھ قوم نصاری
بتر تے حد سے یہان تک آشکارا

اسے پہنچا ہے اس رتبے کو ناچار
کہ جو رتبہ نہ تھا اسکو سزاوار

وے یعنے اسکو ابن اللہ بولے
یہ شرک و کفر مین منہہ اپنا کھولے

کہا پس حضرت شاہ ولایت
ہر لیسے پاوینگے ہر دو ہلاکت

کرے افراط جو الفت مین میری
غلو کرنے لگے مدحت مین میری

نہین ہو چیز میری ذات اندر
کرے اثبات اسکا وے مقرر

بھی دوسرا جو رکھے مجھ سے عداوت
کرے میرے پہ بہتان اور تہمت

خدا مجھ کو کہا جس چیز سے پاک
کرے ثابت تو میرے پر ہو بیباک

معاذ اللہ روافض اور خوارج
یقین راہ توسط سے ہو خارج

پڑے افراط اور تفریط اندر
ہوے مصداق یہ باتون کے اشہر

محبت ہی وہی محمود پر نور
جو ہو تفریط اور افراط سے دور

نہ گذرے حد سے ہو حسب شریعت
توسط پایے ہین یہ اہل سنت

روایت

انس اسطرح کرتا ہی روایت
کہ لے آئے تھے یکدن نزد حضرت

پرندہ ایک پختہ پاکہ بریان
دعا کی حضرت سالار کوان

الہی لا تو اب اسکو مرے پاس
احب الناس جو ہو تیرے پاس

کہ تا وہ شخص میرے پاس آوے
بھی میرے ساتھ مل یہ طیر کھاوے

پس آیا مرتضی نزد شہ کل
کیا ساتھ اسکے پیغمبر تناول

یہ خبر پاک رکھتی ہی دلالت
کہ زوج فاطمہ شاہ رسالت

احب خلق ہی خالق کے نزدیک
تھا جون وہ مخبر صادق کے نزدیک

نہ لازم اس خبر سے ہووے تفضیل — ابوبکر و عمر پر اسکی تفضیل

بتکثیر ثواب انکی فضیلت — سمجھ ثابت ہوئی ہے در شریعت

نہیں اسکی منافی یہ خبر ہے — لکھے شراح یونہی سر بسر ہے

نہیں لازم احب خلق جو ہو — کہ مالک ہو ریاست عام کا او

کہ اکثر اولیا اور انبیا ہان — احب خلق تھے حق پاس تو جان

نہ مالک تھے ریاست عام کے او — کہ جیسا زکریا یحیی ای خوشخو

بلکہ شمویل اپنے عصر اندر — نہ مالک تھا ریاست عام او پر

کہ اسکے عصر مین طالوت بازین — ریاست عامہ رکھتا تھا بیقین

گواہ اس مدعا پر ای سخندان — بغیر شبہ و شک ہے نص قرآن

بہ اثنا عشریہ یونہی خوش آئین — لکھا عبدالعزیز علامہ دین

روایت

روایت اسطرح کرتا ہے حیدر — کہ تھی میری منزلت جو نزد سرور

نہیں ویسی خلایق سے کسیکی — شفقت جیسی تھی مجھ پر نبی کی

مین آگے صبح کے آتا تھا شہ پاس — بھی کہتا السلام ای سید الناس

اگر تب تنحنح کرتا تھا سالار — تو پھر جاتا تھا مین اسوقت ای یار

سمجھتا تھا کہ کوئی کام مین اب — مگر مشغول ہے پیغمبر رب

فراغت کام سے جب پاویگا وہ — نماز صبح خاطر آئیگا وہ

نکرتا تنحنح گر تب پیمبر — تو مین جاتا تھا اسکے گھر کے اندر

سوا شاہ ولایت کے سمجھ تو — نہیں تھا رتبہ یہ ہرگز کسیکو

تھا اسکو شاہ عالم سے اخوت	طرف سے فاطمہ زہرا کے قربت

کرامات حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہے اسکی ذات خورشید کرامات	کرامت دوسروں کی مثل ذرات
کہ وہ سب اولیا کا مقتدا ہے	وہی بے شبہ و شک نور الٰہی ہے
ولایت اسکی مثل بحر ذخار	ولایت دوسروں کی اسکے انہار
کرامت کو ہے اس سے ارجمندی	کرامت اس سے پائی سربلندی
کرامت سے نہیں اسکو فضیلت	فضیلت اس سے پائی ہے کرامت
کرامات اسکے ہیں بس حد سے باہر	لکھوں تو دستے کئی ہونگے دفاتر
یہاں لکھتا ہوں تھوڑے ایسے مجمل	یہ نسخہ تا کہ نا ہووے مطول
لیا دریا سے گویا ایک قطرہ	لیا ہوں بوستاں سے ایک ثمرہ

حدیث

صحیح آئی روایت ای مودب	رکاب اندر قدم رکھتا تھا وہ جب
تو قرآن کی تلاوت سے ہو ہمراز	بعون اللہ وہیں کرتا تھا آغاز
ودھرے دوسری رکاب اندر لگ پیر	سفر ختم کرتا تھا وہ بالخیر
روایت دوسری ہے ای برادر	کہ سیدھا بیٹھے تک مرکب کے اوپر
تھا کرتا ختم وہ شاہ ولایت	مگر کچھ شبہ یہ ہے خرق عادت

کرامت

پہلا صفین کو جب شیر یزدان	پیاسے تب ہوے اسکے رفیقان
اگرچہ چہو طرف ڈھونڈے سے ہیں پانی	نپائے پر کہیں اسکی نشانی

انہین اس راہ سے تب پھیر حیدر ‏ چلا صحرا کے جانب ای برادر

نظر آئی ہے اس جنگل مین یک دیر ‏ تھا ساکن بیچ راہب اسمین بالخیر

کئے دریافت پانی اس سے جاکر ‏ کہا ہے یہان سے دو فرسنگ اوپر

اجازت چاہے تب حیدر سے اصحاب ‏ کرلادین جاکے تا اس جا سے آب

کہا حاجت نہین جانیکی اس جا ‏ یہ کہہ قبلے طرف مرکب کو پھیرا

دکھا یک جا کہا کھودو یہان اب ‏ کہ پانی تم کو بہتر دیوگا رب

وہین تھوڑی زمین کھودے جو جبدم ‏ ہوا ظاہر وہان یک سنگ اعظم

کوئی ہتیار بھی اسپر نہ کی کار ‏ ہوے سب عاجز و معذور ناچار

اتر مرکب سے تب کرار والا ‏ چڑھایا استین کو اپنے بالا

دے زیر سنگ انگشتان کو ای نیک ‏ اٹھا اسکو دیا ہے زور سے پھینک

ہوا پانی کا تب یک چشمہ ظاہر ‏ خنک تھا آب شیرین اور طاہر

کسی جا اس سفر اندر میسر ‏ نہین پائے تھے پانی اس سے بہتر

ہوئے تب اہل لشکر اس سے سیراب ‏ بھی سب مشکو مین اپنے بھر لئے آب

اٹھا کر پھر کے اس پتھر کو حیدر ‏ رکھا ویسا ہی اس چشمے کے اوپر

کیا پھر حکم یارون کو وہ اکمل ‏ کر دھانپو خاک سے بھی مثل اول

وہ راہب جبکہ دیکھا یہ کرامت ‏ علی کے پاس آیا باعقیدت

کہا پیغمبر مرسل ہے تو کیا ‏ مقرب یا فرشتہ ہے خدا کا

کہا مین نا ملک ہون نا پیمبر ‏ وصی مصطفی ہون مین مقرر

وہی ہے رشتہ ختم الانبیا ہے ‏ وہی سب انبیا کا پیشوا ہے

یہ سنتے ہی وہین راہب ہو خوشحال　　دیا ہی مرتضی کے ہاتھ مین ہاتھ
پڑھا ہی صدق سے کلمہ شہادت　　لیا ہی منصب ایمان سے دولت
علی مرتضی تب اس سے پوچھا　　سبب ایمان تیرے لانیکا ہی کیا
کیا وہ عرض امیر المومنین سے　　کہ اکثر راہبان پیر لیسے آ گئے
مدام اس دیر مین رہتے تھے ساکن　　گئے مقصود سے محروم لاکن
سنے تھے ہم نے اپنے عالمون سے　　کتابونمین بھی یون دیکھے تھے اپنے
کہ چشمہ ایک پانی کا یہان ہی　　بھی ڈھانپا اسپہ یک سنگ گلان ہی
نکھودے کوی اسے غیر پیمبر　　ویا سکا وصی نیک محضر
مین دیکھا تو وہ جو پتھر اٹھایا　　سو مین تصدیق کر ایمان لایا
یہان تک سنکے یہ رویا ہی حیدر　　کہ رلیش پاک اسکی ہوگئی تر
کہا پس شکر ہی خلاق کیتان　　کہ پاس اسکے نہین بھولا گیا مین
کتب مین اسکے بھی مذکور ہونمین　　کرم کا اسکے بس شاکر ہونمین
وہ راہب تب علی کا ہو ملازم　　ہوا ہی شام کو ساتھ اسکے عازم
لڑا ہی شامیون سے با صلابت　　لیا آخر شہادت کی سعادت
نماز اس پر پڑھا کر گاڑ والا　　کر اسکو دفن بخشش اسکی چاہا
جب اسکو یاد کرتا وہ معلا　　تو فرماتا کہ تھا وہ دوست میرا

کرامت

کہا ہی حبۂ عرنی نے اشہر　　کہ تھا از جملۂ اصحاب حیدر
لڑائی مین معاویہ سے یکبار　　لب دریا پہ اترا جا کے کرار

وہاں ناگہ ہوا ایک شخص حاضر　　کہا ہے السلام ای ذو المعالی خر

جواب اسکو دیا شاہ ولایت　　کہا وہ شخص تب یوں عرض خدمت

کہ میں شمعون ابن یوحنا ہوں　　مقیم اس دیر کا صبح و مسا ہوں

کتاب ایسی ہمارے پاس ہے ایک　　کہ یاران حضرت عیسیٰ کے بیشک

لئے میراث یک دوسرے سے دایم　　سمجھتے تھے اُسے یکسر کرم

تو گر چاہے یہاں میں اسکو لاؤں　　بھی پڑھکر تیرے آگے وہ سناؤں

علیٔ مرتضیٰ اسکو کہا تب　　کہ لا کر اسکو کچھ پڑھکر سنا اب

تبھی پڑھنے لگا وہ لا کے خوشتر　　کہ تھی وہ نعت و اوصاف پیمبر

بھی اوصاف اسکی امت کے معظم　　بھی تھا آخر میں اسکے یہ مرقم

کہ دریا کے کنارے آگے یکروز　　یک اسکا اُمتی اُتریگا فیروز

قرابت میں بھی پیمبر سے از سب　　وہی ہوویگا اہل عصر سے سب

رہینگے اہل مشرق اسکے ہم سنگ　　کریگا مردم مغرب سے وہ جنگ

غبار و گرد سے بھی ہووے کمتر　　یہ دنیا پاس اسکے اور محقر

ہے رضوان خدا اسکی اعانت　　ہے بیشک قتل ساتھ اسکے شہادت

کہا وہ مرد پھر اے شیر داور　　تھے جب آیا جہاں میں وہ پیمبر

میں اُسپر صدق سے ایمان لایا　　بھی اب خدمت میں تیرے جلد آیا

حیات و موت میری ناشرے پہ ہیں　　کرے رب العلا ای اکرم الناس

اُدھر کرنے علی تب گریہ و زار　　بھی رونے دیکھ اسکو سارے حضار

کہا بس حمد ہے اسکو سزاوار　　نہیں بھولا مجھے از لطف بسیار

تھی اسکا شکر رب بے حصر و تعداد
کیا اپنے کتب میں جو مجھے یاد

کہا پس حبشیہ عربی کو حیدر
کہ رکھ اسکو مکہ ای نیک محضر

صباح و شام پھر اسکو بلاتا
کرم سے ساتھ اپنے تھی کھلاتا

معاویہ سے تھا یک شب برا جنگ
وہ پایا تب شہادت نیک آہنگ

کیا تجہیز و تکفین اسکی کرار
نماز اسپر پڑھا کر دفن استوار

تھی فرمایا کہ وہ مردوں کو کار
ہے اہل بیت سے بے ریب و تکرار

کرامت

تھی تھا یک شخص جو اخبار حیدر
معاویہ کو پہنچاتا تھا اکثر

گیا دریافت اس سے مرتضی جب
قسم کھا کر کیا انکار وہ تب

علی بولا کہ گر جھوٹا اچھے تو
کرے اندھا وہی قہار تجھ کو

نہیں پس اتنا ہو یک ہفتہ گیا ہے
کہ وہ جھوٹا یقین اندھا ہوا ہے

کرامت

لکھا مستغفری نے در دلائل
ہوا تھا مرتضی جب یک سے سائل

نہیں وہ شخص اس سے راست بولا
علی اس حرف سے تب لب کو کھولا

کہ تو کیوں جھوٹھ اب کہتا ہے مجھ
کہا میں جھوٹھ تو میں کہتا ہوں تجھسے

کہا گر جھوٹھ بولا ہو مقرر
میں کرتا ہوں دعا بد تیرے پر

کہا وہ بیٹ ادب تو بد دعا کر
کیا تب یوں دعا شیر غضنفر

کہ گر تو جھوٹھ بولا ہوئیگا اب
تجھے اب تیلہ تیرا اندھا کرے رب

تھی وہ شخص نابینا ہوا جب
ہوا [illegible]

بجے مروی جنگ صفین مین یکروز ندا کی ایک ایسی وہ بجز سوز

ابومسلم کہان ہی مرد میدان محمد بن حنیفہ سن یو فرمان

گیا ہی عرض ای سالار ناخر کہ بو مسلم جے سب صفون کے آخر

کہا وہ ای مرے فرزند سن اب یہ خولانی ابومسلم ہی خوشند عجب

مرا مقصود بو مسلم سے ہی او ہمارا صاحب افواج ہی جو

کہ وہ آویگا مشرق کی طرف سے سیاہ جھنڈے بہت ہمراہ لیکے

یہان تک وہ کریگا جنگ و پیکار کہ نصرت اسکو دیگا رب کرتار

کہ حق ٹھہریگا تب مرکز مین اپنے بعون اللہ اسکے واسطہ سے

خوشی ہووے مسلمانوکو ہر آن کہ اسکے ہین موافق از دل وجان

کرینا ہی دین کے اعدا کو سب خوار کرینگے وہ ظالمون کو سب نگونسار

کرامت

کہا یکروز وہ یارون سے خوشند قب کہ مین نے خواب دیکھا ایک کل شب

رسول اللہ ہی تشریف لایا جمال من رآنی کو دکھایا

کیا مین عرض ای دو جگ کے سالار تری امت سے کیا کیا رنج و آزار

ہمیشہ پہنچتے ہین مجھ کو اکثر کہا شاہ انکے حق مین تو دعا کر

کیا مین عرض تب اسطرح حق سے کہ بہتر انسے تو مجھ کو عوض دے

مرے جانب سے بدتر سونپ انہیں دعا اسکی کیا مقبول داور

انہین ایام مین جا پایا شہادت شہادت اس سے پائی جا سعادت

کرامت

کیا ہے یوں حسنین با کرامت | کہ پایا مرتضیٰ جسدن شہادت

ہوا اسطرح یک آواز ظاہر | کہ تم ای حاضرو سب جاؤ باہر

یہ حق کے بندۂ مقتول کو تم | ہمارے ساتھ اب چھوڑو ای مردم

یہ سنکر جلد تر باہر گئے ہم | سنے پھر گھر سے یہ آواز اسدم

کہ گذرا مصطفیٰ ختم رسالت | وصی اسکا بھی یہ پایا شہادت

نگہبانی مری امت کی پھر کون | کریگا جان و دل سے صاحب عون

جواب اسکو دیا کوئی بہ عشرت | کہ جو انکی قبولے پاک سیرت

بھی انکی پیروی پر دل دھریگا | نگہبانی یہ امت کی کریگا

ہوا آواز وہ موقوف جسدم | وہیں اس گھر کے اندر سب گئے ہم

مبارک نعش اسکی جا کے دیکھے | دے اسکو غسل تکفین کر چکے تھے

ہوئے یہ دیکھکر حیران سارے | نماز اسکے جنازے پر گذارے

کرامت

علی مرتضیٰ شاہ ولایت | یہی حسنین کو کی تھی وصیت

کہ میں دنیا سے رحلت پاؤنگا جب | جنازہ رکھو پلنگ اوپر مراتب

برون شہر لیجا کر رکھو اس | اسے پہنچاؤ تم غریین کے پاس

وہاں یک سنگ اجلا پاؤگے ہاں | رہیگا نور یک اس سے درخشاں

وہ پتھر کو زمیں سے جب اٹھاوینگے | تو یک وسعت بڑی اس جا پاوینگے

کرو اس جائے مجھکو دفن بے مین | وصیت یہ بجالائے امامین

زمین کو دئے ہموار ای یار | نہیں ظاہر نشان قبر زنہار

تفصیل بعض عقوبات خوارج و نواصب کہ بجناب حضرت علی ابن ابیطالب با سزا رسید

نواصب جو کہ پاتے ہیں عقوبات — اگر اسکو لکھوں تفصیل کے ساتھ

تو ہو ویگا رسالہ یہ مطول — یہان کچھ ذکر اب کرتا ہون مجمل

کرامت

کیا ہے ستہ مری ای با دیانت — فراس ابن عمر سے یون روایت

کہ اسکو در زمان شاہ ابرار — ہوا تھا درد سر یکبار بسیار

رسول حق جبین کا پوست اسکے — مبارک ہاتھ سے پکڑا تھا اپنے

یہان پکڑا تھا سرور نے اگے بال — گیا وہ درد سر بھی اسکا فی الحال

خوارج بے حیا جب ہوکے گمراہ — خروج حضرت علی اوپر کئے آہ

فراس ابن عمر بھی ہو مقابل — ہوا تھا اس گروہ بد مین داخل

وہین موئے جبین اسکے اسی دم — گرے اسکو ہوا اسکا بڑا غم

کہے لوگ اسکو یہ اسکا سبب ہے — ہوا تو مرتضی سے بے ادب ہے

گیا وہ جلد توبہ ہوکے مضطر — اگے وہ بال پھر اسکے جبین پر

کہا راوی کہ مین دیکھا ہون پہلے — اٹھے وہ بال پیشانی پہ اسکے

بھی دیکھا ہون جبین سے جب گرے تھے — بھی دیکھا بار دیگر جب اگے تھے

کیا یک صالح سے یون روایت — مین دیکھا خواب مین اپنے قیامت

کہ قایم ہو گئی ہے ای مودب — ہین حاضر اولین و آخرین سب

غرض نزدیک پل کے مین پہنچا — بعون اللہ وہان سے آگے گزرا

مین دیکھا ناگہان بر حوض کوثر — کہ مین حسنین اور حق کا پیمبر

دو نو شہزادو کا ن اس حوض سے آب ۔۔ پیا سون کو دے کروانے تھے سیراب

سو مین بھی جا کے مانگا آب کوثر ۔۔ نہین مجھکو دئے وہ آب اطہر

کیا مین جانب اللہ سے فریاد ۔۔ کہ کر حسنین کو ای شاہ ارشاد

کرین تا مجھ کو یہ پانی عنایت ۔۔ کہا تب مجھ کو یون شاہ رسالت

نہ دیوینگے تجھے پانی یہ زنہار ۔۔ کہا مین کیا سبب ای فخر ابرار

کیا تب شاہ عالم مجھ کو آگاہ ۔۔ کہ ہمسایا ہے تیرا ایک گمراہ

علی پر لعن کرتا ہے وہ بدنام ۔۔ بھی دیتا ہے سدا وہ اسکو دشنام

نہین تو منع کرتا اسکو کیون کر ۔۔ کیا مین عرض ای حق پیغمبر

نہین ہے منع کرنے مجھ کو طاقت ۔۔ کہ رکھتا ہے وہ شقی میری ہلاکت

نبی مجھ کو دیا تب ایک چاقو ۔۔ کہا مار اُس سے جا اس بے وفا کو

مین اسکو خواب مین ہی جا کے مارا ۔۔ کیا آ عرض شہ سے آشکارا

کہ اسکو مار کر آیا ہون جان سے ۔۔ کیا شہ حکم پانی اسکو دیجیے

امام دین حسن مجھ کو دیا آب ۔۔ لیا تب اس سے کاسہ مین باآداب

پیا مین پا نہین وہ آب ای یار ۔۔ ہوا ہون خواب سے گھبرا کے بیدار

اٹھا مین اور وضو کر جلد تر تب ۔۔ نماز اندر رہا مشغول وہ شب

سنا مین صبح کو ایسا پکارا ۔۔ فلان کو خواب گہ مین کوئی مارا

بچارے بے گنہ ہمسائگون کو ۔۔ پیادے لیگئے ایکیسون کو

یہ سن نزدیک حاکم کے گیا مین ۔۔ وہ اپنے خواب کو ظاہر کیا مین

ہوا معلوم وہ سن خواب میرا ۔۔ بھی سب ہمسائیون کو چھوڑ ڈالا

کرامت

علی بن زید کرتا ہے روایت — سعید ابن مسیب با کرامت
مجھے یک شخص کو یکروز بتلا — حقیقت اسکی پس اسطرح بولا
کہ عثمان و علی کو یہ بد انجام — شقاوت سے دیا کرتا تھا دشنام
گیا میں التجا از رب عزت — کہ انپر ہے اگر تیری عنایت
تو اسکا ایک نشان مجھکو دکھا اب — سیاہ اس شخص کا منھ ہو گیا تب

کرامت

مدینے میں بھی تھا ایک شخص بدکار — علی کو نا سزا کہتا ہے ہر بار
جو تھا سعد ابن مالک نیک محضر [?] — دعا بد کیا اس بے حیا پر
وہ فاجر باندھا ہوا اپنا اشتر — تھا بیٹھا آپ آ مسجد کے اندر
وہ اشتر کو دکر مسجد میں آیا — پکڑ کر اسکو زیر سینہ لایا
رگڑتا تھا اسے قوت سے اشتر — بیہان تک اسکو رگڑا وہ گیا مر

کرامت

حسین ابن علی سے ہے روایت — کہ جب ابن ہشام پر شقاوت
مدینے کا جو حاکم آ وہ آیا — بروز جمعہ وہ ہمکو بلایا
بٹھایا ہمکو سب نزدیک منبر — علی کو نا سزا کہتا تھا وہ خبر [?]
مجھے کچھ نیند آئی ہے در انحال — میں دیکھا خواب میں اپنے یہ احوال
ہوئی شق مصطفی کی قبر اقدس — بھی نکلا اس سے یک مرد مقدس
سفید اسکا تھا پوشاک مطہر — مجھے کہنے لگا وہ قدس منظر

که کہنا ہے سزا اس بے ادب کا — تجھے غمگین نہیں کرتا ہے اب کیا
کہا ہاں تجھ کو کرتا ہے بکدر — کہا تو کھول کر آنکھیں نظر کر
کہ کیا کرتا ہے اسکا حال مولی — مین آنکھیں کھولکر جب اسکو دیکھا
کہ منبر سے گرا اور مر گیا ہے — سفر اپنا سقر مین کر گیا ہے

ذکر اولاد امجاد حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ

کہا ابن جریر یہ بات رکھ یاد — علی مرتضی کے جو تھے اولاد
لکھے پچیس بعضے بعضے تنتیس — تھی بعضون نے لکھے مجموع انتیس
پسر بارا تھے اسکے سترا دختر — تو سن تفصیل انکی ای برادر
مہ و مہر ولایت یعنے حسنین — محسن اسکا سیوم قرۃ العین
دو دختر زینب و رقیہ ای مخدوم — تھی رقیہ کی کنیت ام کلثوم
ہے جنکی والدہ خاتون جنت — چہارم دختر شاہ رسالت
تھی عبد اللہ و عثمان اور جعفر — تھی عباس علمدار مظفر
ہے ام البنین ہے انکی مادر — کہ تھی بنت حزام او نیک جوہر
تھی عبد اللہ اور بوبکر ماجد — تھی مادر انکی لیلی بنت خالد
تھی یحیی عون مادر انکی اسما — کہ تھی بنت عمیس وہ قدس پیما
تھی رقیہ اور عمر فرزند و دختر — تھی بنت زمعہ ان دونونکی مادر
تھی تھی ام الحسن اور ایک دختر — تھی ام سعد وہ ہر دو کی مادر
ابو القاسم محمد ای مؤدب — جو ابن حنفیہ سے ہے ملقب
محمد تھی اسے ہے تھے مین اکبر — ہے مادر اسکی خولہ بنت جعفر

محمد جو تھا اوسط ابن حیدر
امامہ تھی وہ شہزادی کی مادر

جو تھی بو العاص کی بیٹی وہ بی بی
تھی زینب اسکی ماں دختر نبی کی

محمد یعنے اصغر اسکی مادر
وہ تھی ام ولد اسے یک دختر

بھی کہتے ہیں کہ مادر اسکی اسما
بھی ہے یک قول مادر اسکی لیلیٰ

بھی میمونہ نفیسہ اُمّ ہانی
بھی زینب ملقب صغریٰ ای گیانی

جمانہ ام سلمہ اُمّ جعفر
دگر ام الکرام نیک اختر

خدیجہ فاطمہ اور ام کلثوم
نہیں ماؤوں کے نام انکے معلوم

امامہ دوسری تھی یک اسکی دختر
نہیں مذکور اسکا اسم مادر

بھی یک لڑکی صغر میں پائی رحلت
نہیں پایا ہے نام اسکا بھی شہرت

تھی مادر اسکی بنت امرء القیس
وہ تھا ابن عدی ای ابن قیس

مبارک ذکر حسنین کریمین
قریب آوے گا اب تو دیکھئے میں

محسن عالم طفلی میں رحلت
کیا دنیائے فانی سے بجنت

بھی عباس اسکا فرزند حق آگاہ
حسین اپنے برادر کے ہی ہمراہ

علم بردار تھا کرب و بلا میں
شہادت پائی دشت کربلا میں

حسین اوپر کرا اپنی جانفشانی
فرات اوپر گیا لانی کو پانی

لب دریا ہوا رستے اسکو اشرار
تب قاتل اسکا زید جہنی ای یار

بھی جعفر بن علی ہمراہ شبیر
تھا اسدی اسکو خولی کی لگی تیر

عبید اللہ و عبد اللہ و عثمان
ابو بکر و محمد اصغر اسے نجان

یہ سارے انجم چرخ کرامت
ہیں پاسے کربلا میں بھی شہادت

تھی یحیی ابن حید ر با نتو شت
محمد پایا وفوت ای یک منزل
محمد بن حنیفہ کی ولادت
ثقات تابعین سے تھا و مقبول
تھے اسی سال جب گذرے ز ہجرت
اٹھاسٹھ کے اوپر ساتوان سال
ہین شیعہ اسکے قائل بر امامت
جناب زینب کبری ای مخدوم
یہ ہر دو حضرت زہرا کے دختر
ہو صلوات و سلام رب عالم

کیا جب عالم طفلی مین رحلت
تھی اسکی سن اشرف سے پنج سال
ہوی صدیق کی تھی جب خلافت
روایات حدیث اس سے ہین منقول
کیا شہر مدینے مین وہ رحلت
مبارک سن سے اسکے ای نکو فال
تھی ثابت اسکتین کرتے ہین عصمت
تھی رقیہ جسکی کنیت ام کلثوم
ولادت پای در عہد پیمبر
رسول اللہ پر اور انپر ہر دم

تنبیہ

در جوابات اتہامات و رد خرافات شیعہ کہ بر حضرات شیخین کبار و دیگر مہاجرین و انصار می بندند و اثبات طریقہ محبت و امداد و غایت اعانت و اتحاد و سائر اصحاب کرام نسبت با حضرات اہل بیت عظام بدلائل ساطعہ و براہین قاطعہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین

کتب مین اپنے شیعہ پر شقاوت
کہ بوبکر و عمر وو ذو المفاخر
دئے ہین حیدر و زہرا کو ایذا
سراسر یہ صحابہ پر ہی بہتان

لکھے ہین طعن الیسا بے دیانت
تھی سب اصحاب و انصار و مہاجر
کئے ہین مرتضی سے جنگ برپا
سکھایا ہی یہ بہتان انکو شیطان

لکھے ہیں ایسے ہی بہتان اکثر ۔ وے قصوں کو نہیں ہے پاؤں اور سر

دلوں کو ان سے بس ہوتی ہے وحشت ۔ کھڑے رہتے ہیں تن پر موے سر

ادب تیں ہے زبان پر انکو لانا ۔ نہ لکھ سکتا ہوں جن خاطر ای دانا

محقق ہند کا علامۂ دین ۔ جو تھا عبد العزیز قدس آئین

جواب اس طعن کا ایسا بتحقیق ۔ بہ اثنا عشریہ لایا ہے تحقیق

معاذ اللہ غلط ہیں وے روایات ۔ وے سب جھوٹے ہیں شیعوں کے خرافات

علی اور فاطمہ کو رنج و آزار ۔ صحابہ سے دیا ہیں کوئی زنہار

تھے رکھتے بلکہ سب انکے محبت ۔ بجا لاتے تھے انکی عزت و حرمت

صحابہ سے وے سب جیتے تھے نصرت ۔ انہیں دیتے تھے نصرت اور اعانت

روایت

روایت یوں کیا ہے عبد رحمان ۔ کہ تھا جو ان اثر یا نیک عنوان

میں تھا صفین میں ہمراہ حیدر ۔ بھی تھے حاضر بہت اصحاب سرور

تر اس میں بیعت الرضوان اقدس ۔ شہادت پائی ہے بہتر ہو کے کس

ازانجملہ ہے عمار ابن یاسر ۔ خزیمہ ابن ثابت ذو الشہادتین

بھی انصار و مہاجر کی جماعت ۔ بڑی یک پائی ہے جا اس دن شہادت

ہے استیعاب میں سب یہ مذکور ۔ مطول اور کتابوں میں بھی مسطور

بھی یک نہج البلاغت ای برادر ۔ جو ہے نزدیک شیعہ معتبر تر

امیر المومنین حضرت علی کے ۔ محرر اسمیں ہیں تو دیکھ خطبے

معاویہ کی جانب جو صحیفے ۔ لکھا کرتا اسمیں وے بھی ہینگے

وے انصار و مہاجر کی رفاقت
بوقت حضرت صدیق اکبر
تو بیشک سب نے انصار و مہاجر
تھے حاضر کس طرح رکھتے روا و
قریب اس شاہ کا تھا عصر محمود
ابو بکر و عمر کی بھی خلافت
اعانت تھی انھین کی انکو ای یار
معاویہ کی وہ دولت ریاست
قریب اک لاک شخصون کے مقرر
کہ انصار و مہاجر کا تمامی
سوا ان کے مہاجر اور انصار
اگرچہ تھے نہایت انکی قلت
بوقت حضرت صدیق ای یار
نہین ان سے کیا تھا کوی رحلت
یا این کثرت نہین دینی رفاقت
نہین معقول ہے یہ زعم باطل
مگر مارا ہو جسکی عقل شیطان
تھے اہل بیت اصحاب کے دوست
یہی احوال تھا اصحاب کا سب

ہے لائی اپنی برہان خلافت
عمر گر ظلم کرتا ان دونون پر
علی کے جو ہوئے صفین مین ناصر
علی اور فاطمہ اوپر جفا وہ
جگر پارہ نبی کے بھی تھی موجود
جو کچھ پاتی تھی وہ قوت و شوکت
تھے انصار و مہاجر ہی مددگار
جو انکے وقت مین پائی تھی قوت
ہوئے تھے شامیون سے جمع اگر
نہین رکھتے تھے کچھ پروا و شامی
ہوئے مین مرتضیٰ کے آ مددگار
معاویہ کی جانب بین تھی کثرت
الٰہی دو قوم تھے بے شبہ لیسبیار
نہ کوئی ان سے پایا تھا شہادت
باین قلت بجا لانے اعانت
قبولیگا نہ اسکو کوئی عاقل
کئے ہون خوار یا شیطان اخوان
تھی انکی دوستی سب معتبر بے ثبوت
ابو بکر و عمر کا حال سن اب

سدا ابوبکر صدیق محتمل ۔ بیان کرتا تھا حیدر کے فضائل
سدا اسکی بہ اکرام و محبت ۔ سبب لوگوں کو دلواتا تھا رغبت
لیا ہے دارقطنی نے روایت ۔ ز شعبی اس طرح اے باصداقت
کہ ہم بیٹھے تھے با صدیق فاخر ۔ ہوا ہے مرتضی ایسے میں ظاہر
نظر آیا ہے حیدر کی بوبکر نے جب ۔ ہے فرمانے لگا اس طرح تب

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى اَعْظَمِ النَّاسِ مَنْزِلَةً وَاَقْرَبِهِمْ قَرَابَةً وَاَفْضَلِهِمْ نَفْعًا وَاَكْثَرِهِمْ غَنَاءً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا الطَّالِعِ

یونہی حضرت فاروق اعظم ۔ بہت حیدر کو رکھتا تھا معظم
بھی اس سے مشورت کرتا تھا اکثر ۔ صلاح اس سے ہی لیتا تھا وہ اکثر

روایت

وہی راوی نے کی ہے نقل اشہر ۔ سعید ابن المسیب سے مقرر
کہ فرمایا عمر نے ایہا الناس ۔ سمجھ لو بات یہ بے شبہ و وسواس
شرف ہوتا نہیں کامل کوئی آن ۔ ولایت سے مگر حیدر کے ہی ہاں
بھی مولودہ کے معنے پیچ یکبار ۔ خلاف آیا ہے در اصحاب اخیار
کہ لیے دو ماہ کے جب حمل کتنے ۔ کرادیں تو وہ مولودہ ہے یا نہیں
کہے ہیں بعض اہل ورع کامل ۔ کہ ہوگیا وہ بھی مولودہ میں شامل
علی بولا نہ جب تک ہفت ماہ ۔ نہیں واللہ وہ مولودہ ہے سمجھو
عمر بولا تو سچ بولا ای اکاد ۔ بقا تیری کرے مولا زیادہ

کہا یعنی اطال اللہ بقائک ۔ عمر کی یہ دعا یہی ہے بیشک

روایت

بھی عبد اللہ جو ابن عمر تھا ۔ بالاستقلال از اصحاب والا
وہ کرتا تھا تاسف اسطرح سے ۔ کہ مین ہمرہ علی مرتضیٰ کے
شراکت کرکے جاکر باغیوں ساتھ ۔ لڑائی کیون نہ کی افسوس وہیہات
بھی جب سبط نبی شبیر فاخر ۔ ہوئے مکے سے کوفی کو مسافر
یہ سنتے ہی بہت وہ پیچ کھایا ۔ بھی دو تین منزل پر ملا یا
بھی پوچھا کہان جاتا ہے کہ اب ۔ کہا کوفی طرف وہ ای مودت
خطوط کوفیان اسکو دکھایا ۔ انھون کی خبر بیعت بھی سنایا
کہا انکے لکھے پر مت نظر کر ۔ نکر تو اعتماد انکی طلب پر
حدیث ایک تجھ سے کرتا ہون روایت ۔ کہ آ جبریل یکدن نزد حضرت
اسے دنیا و عقبیٰ ہین مقرر ۔ دیا ہے اختیار از رب داور
کیا ہے اختیار او آخرت کو ۔ جگر پارہ اسیکا ہے یقین تو
تمہارے سے کسیکی پاس اصلا ۔ نہوگے جمع دنیا اور عقبیٰ
طرف مکے کے اب فرما تو رجعت ۔ حسین اسکو نہ فرمائے اجابت
گلے شبیر کو اپنے لگا وہ ۔ بہت رو رو کے وداع اسکو کیا وہ
زبیر و طلحہ و صدیقہ کے وجنگ ۔ علی سے جو ہوئے اک ای نیک آہنگ
نہ قطعا وہ عداوت کا سبب تھا ۔ نہ کچھ رکھتے تھے قصد ریختہ خون
تھے ملک انکے چند اسباب دیگر ۔ کہ انکی شرح و تفصیل ای برادر

تواریخ ثقات اندر ہی مسطور
کہ مصری اور کوفی لوگ گمراہ
تعرض کرنا انکے سا تھو زنہار
زبہر مصلحت ساکت ہو جب
بھی ناراں ہوکے اپنے فعل بد پر
بھی اپنی حمیت کا زعم پرتھا ر
جماعت یک زاعلام صحابہ
بقتل حضرت عثمان مظلوم
بھی کہتے تھے کہ اس امت میں اشہر
اگر ہم جانتے یہ بات آگے
تو اسکی ہوشیاری بالضرورت
لقاحق پر حضرت عثمان بے ریب
سنے جب قاتلان عثمان کے یہ بات
خبر یہ سنکے وے اصحاب دانہ
جناب عائشہ بھی حج کے خاطر
گئے ہیں عرض جا کر اس سے آدم
کہ تو ہی سب مسلمانوں کی در
کہ جب ڈرتے ہیں کوئی شے سے اطفال
ہی لازم شتر وغوغای عرب کو
بیان کرتا ہوں مجمل اسکا مذکور
کئے ہیں جب شہید عثمان کو سا تھہ
صلاح وقت تب نا دیکھ کر آ ر
بہت معذور ہو دین اشقیا سب
لگے بد کہنے عثمان کو سراسر
لگے ہیں کرنے ظاہر وے جفا کا
زبیر و طلحہ نعمان کعب وغیرہ
بہت افسوس کرتے تھے و مغموم
ہوا کیا حادثہ یہ سخت بدتر
کہ یہ ہوا الیقین اس حد کو پہنچے
گئے ہو تے بعد حزم و فراست
تھے باطل پر مخالف اسکے بے عیب
ہیں چاہے مارنا انکو بھی مہیا
ہوئے ہیں جلد مکے کو روانہ
جو آگے میں تھے اسوقت حاضر
کہ اب تیری پناہ میں آگئے ہیں ہم
پناہ دے اپنے اب بچوں کو یکسر
پناہ مادر کی آ لیتے ہیں در حال
ہمارے سر سے فرماد یعنی اب تو .

امیر المومنین وے اشقیا سے ۔ ہی ساکت واسطے یک مصلحت کے

لہذا وے خلیلان ظلم کا ہاتھ ۔ کئے لنبا جفا کا منھ بھی دن رات

قصاص عثمان کا لیوے نہ جب تک ۔ سیاست واجبی ہووے نہ جب تک

نہ رد ہیر آئین دے اور انکے امثال ۔ دلیر ہوونیگے خون ریزی ہر حال

نہ ہمکو بھی ہو اطمنان زنہار ۔ لگی تب حضرت صدیقہ ہشیار

صلاح وقت یہ ہے جانیو تم ۔ کہ جب تک ہون مدینہ مین وے مردم

امیر المومنین کا گھیر دربار ۔ کئے ہون اسکو بس مجبور و ناچار

مدینے کی طرف مت جاؤ اصلا ۔ رہو کوئی امن کی لیکے یک جا

علی مرتضی کو کرنا تا خیر ۔ کرو اپنی طرف با حسن تدبیر

خلیفہ جب تمہارے آویگا ہاتھ ۔ رفیق ہوگا تمہارا جب وہ خوشحال

کرو تب فکر تنبیہ و سیاست ۔ قصاص عثمان کا لیؤ بسرعت

کہیں دسرون کے تا عبرت کی آنکھین ۔ نہ ایسے کام کو تا سہل جانین

یہ سنکر وے صحابہ ذو المناصب ۔ صلاح ایسی بہت جانین مناسب

عراق و ملک بصرہ کے وافر ۔ بہت اسلام کی فوجین تھی حاضر

ادھر کا ہی کئے ہین قصد وے سب ۔ جناب عائشہ سے بھی کہے تب

کہ یہ فتنے کی آتش سب بجھی تک ۔ طلاب ہمکو خلیفے سے ہوئی تک

ہوئی تک منتظم امر خلافت ۔ ہمارے ساتھ رہو تو باشفقت

ہی تو جب سب مسلمانون کی مادر ۔ رسول اللہ کی زوجہ مقرر

بھی محبوبہ حبیب اللہ کی ہے ۔ بھی مقبول اسکی اب درگاہ

ستم ایسا بن ادب وہ بھی وہ ہر گز نہ کرینگے ہلاک مجکو جفا سے نا کرینگے

یہ سن وہ زوجۂ شاہ رسالت بقصد جوئی در فصل امت

بھی بہر حفظ جان چند اصحاب کہ پیغمبر کے تھے تو خویش و احباب

ہوئے بصرے طرف وہ رونق افزا مع اصحاب مذکورین والا

بھی وے عثمان کے قاتل بدقرینہ اقامت جو کئے تھے در مدینہ

خلافت کے تو بھی کاموں کے اندر ہوئے تھے دائر و سائر بخیر

یہ قصے کو غلط ہر وجہ دیگر ہیں پہنچا سے بسمع پاک حیدر

بھی باعث اس طرح اس سے ہو سبب کہ بھیجا جلد تر انکا کریں تاب

اگرچہ سنکے یہ حضرات حسنین امام الانبیا کے نور عینین

بھی عبد اللہ جو تھا ابن جعفر بھی عبد اللہ بن عباس اکثر

ہوتے مانع نہیں بخشا ہوئے سود کہ غالب ہو گئے تھے سب وہ مردود

یہ آخر مرتضی کو ساتھ ہوئے لے بہر صورت طرف بصرے کے نکلے

وتے آ جب متصل بصرے کے پہنچے اول قعقاع کو بھیجے وہاں سے

زبیر و طلحہ و صدیقہ کے نزدیک کرے دریافت عزم انکا وے ٹھیک

چلنے سے متصل آوے بولے کہ اس ارادے کا تا اس سے کھولے

وہ ام المومنین کے پاس جاکر کہا حضرت اے مسلمانوں کی مادر

ادھر تو کیا سبب تشریف لائی تو فرما وجہ اپنی رونق افزائی

بولی اے پسر میں ہوئی مسافر فقط اصلاح بین الناس خاطر

وہ بلوائی زبیر و طلحہ کو تب ہوتے حاضر وہیں ہر دو ہو وہ جب

کہا قعقاع کیوں اصلاح ہو درمیاں
کہے دونو قصاص خون عثماں

کہا قعقاع بات یہ ہوگی تب
کلام اسکا ہیں ہو متفق جب

بھی بوجھے آتش فتنہ بہر سو
خموشی کا سب یقیں لازم ہے ہمکو

کہے ہردو یہی بہتر بات پھر ان
گیا قعقاع نزد شاہ مرداں

یہ احوال اس سے جب جاکر کہا ہے
امیر المومنین شاداں ہوا ہے

سنایا سبکو خبر صلح فیروز
وہاں اس حال پر گذرے ہیں تین روز

ہوئی ہے شام تیسرے روز کی جب
وکیلاں یہ مقرر کردئے تب

کہ ہو کل صبح حیدر کی ملاقات
زبیر و طلحہ ذو الاجلال کے ساتھ

مگر ہیں قاتلان عثمان کے جو
یہ مجلس بیچ حاضر نا رہیں او

جب انکو شوکت و غلبہ تھا موفور
علی مرتضی تھا اس میں معذور

ہوا اس سے بدگمان تب وے خوارج
خلافت کے ہوئے ہیں اسکے منکر

لگے بد بولنے اسکو وے بدکار
ہوئے ہیں جنگ پر بھی اسکے تیار

تو اب نہج البلاغت میں نظر کر
کہ حقیں انکے کیا کہتا ہے حیدر

اَصْبَحْنَا نُقَاتِلُ اِخْوَانَنَا فِي الْاِسْلَامِ
عَلٰى مَا دَخَلَ فِيْهِ مِنَ الزَّيْغِ
وَالْاِعْوِجَاجِ وَالشُّبْهَةِ وَالتَّاوِيْلِ

بھی ذو النورین کے جو قاتلاں تھے
یہ فرمایا ہے سنئے حقیں انکے

قال له بعض اصحابه لو عاقبت قوما اجلبوا علی عثمان فقال یا اخوتاہ
انی لست اجهل ما تعلمون ولکن کیف لی ہم والمجلبون علی

سلی شوکیتم یکنو نا ولالحالکم و ہم سمو لا قد تارت معیم سیلاکم والتفت الیہم عسرابکم و ہم خلالکم لیسو مونکم اشار
کذا فی نہج البلاغت

امیرالمؤمنین کی یہ عبارت
یہی سب مذکور در نہج البلاغت

ہوا معلوم اس سے ای برادر
ذکر کرتا تھا تغافل جو کہ حیدر

بگڑ دینے سے وے سب اشقیا کے
کہ جو اصحاب دوسرے ہوگئے تھے

تھا ناچاری کا باعث بالضرورت
تھا معذور اس میں وہ شاہ ولایت

جو کچھ نہج البلاغت میں ہی منقول
وے سب شیعہ کے ہی نزدیک مقبول

نہیں ہی اسمیں دخل اہل سنت
نہیں ہی اسمیں نقل اہل سنت

اگر ہم اہل سنت کی روایات
کرینگے نقل کچھ تفضیل کے بات

حقیقت ہووے گی اس طرح اظہر
کہ روشن تر ہوا از خورشید انور

برائے حفظ مذہب اہل شیعہ
روایات ایسی غیر لائے رفیعہ

ہی بارِ حقتعالی کی یہ حجت
کہ جسمیں جیسے ایسی ہی عبارت

کتب میں انکے رکھا ہی ودیعت
وے آتے ہیں بکار اہل سنت

وے جو اپنی کتابوں میں لائے
کہ اصحاب آہ زہرد کو ستائے

وہ کوفے کے شیطان کے ہیں تبعان
کہ شیعہ کے وے ہونگے پیشوایان

کتب میں اہل سنت کے ہیں ای یار
کہیں پتا نہیں اسکا ہی زنہار

نہ بر طور ضعیف و نا صحیح ہی
نہ بر طور اشارہ نا صریح ہی

بحضرات ائمہ پاک طینت
جو شیعہ دل سے رکھتے ہیں محبت

انہیں پر باندھتے ہیں کذب و تہمت
کہ ہے روات شیعہ کی یہ حالت

کتب سے انکے ہے بے شبہ یہ ثابت
فصول سابقہ میں پائی اثبات

محبت جنکی جان دین و ایمان
انھیں پر باندھے جب یوں کذب و بہتان

عداوت جنکی وے ایمان سمجھیں
نہ کیا کیا کذب و تہمت اپنوں باندھیں

رکھیں ایمان جب اپنا اہل سنت
بقرآن اور باقوال عترت

مخالف انکے یہ جھوٹی روایات
رکھیں کیوں معتمد تصدیق کے ساتھ

کہ در بطلان این طغیان بہتان
دو شاہد عدل یہ کافی ہیں بر آن

شہادت حق کی اس آیت میں دیکھیں
صحابہ کے یقیں آئی ہیں حق میں

اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ

تواضع مومنوں کی کیا یہی ہو
تو اس قصے میں شیعہ لائے ہیں جو

کہ اہل بیت پیغمبر کے اصحاب
کریں تحقیر و توہین چھوڑ آداب

بھی اس آیت میں دیکھیں با تامل
کہ کیسے حق میں ہے اسکا تنزل

اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ

یہی کیا مقتضائے رحمت کا ہوگا
کہ اہل بیت کو دیں رنج و ایذا

بھی حق میں کس جماعت کے ای بھائی
کہئے آیہ قرآن یہ آئی

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ

یہی کیا انکا ہے معروف و منکر
جلاویں خانۂ بنت پیمبر

صحابہ پر جو یہ بہتان کئے ہیں
کتب میں اپنے شیعہ جو لکھے ہیں

صحابہ پر جو بہتان کیے ہیں — کتب میں اپنی شیعہ جو لکھے ہیں
معاذ اللہ یہ بہتان سب رہے — صحابہ کی نہیں بہتان ہی سارے
کہ مورد آیۂ قرآن اطہر — خطاب ہے کس جماعت سے بافہم اظہر

وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ

کہو فعل شنیع یہ اے سخندان — معزز ہے یہ ہیں کیا فسق و عصیان
بفرمان محمد عالم الغیب — کرے وصف صحابہ جب یہ پیہم یہ
خلاف اسکے کہو کسطرح ہوگا — وہ مطعون کو نہیں لیس اصل اصلا
بنص قرآن کے جو برضد ہیں مجہول — عجب ہے پاس ہیں شیعہ کے مقبول
اسے قرآن پر دیتے ہیں ترجیح — وہی قرآن کے مخالف ہیں بتصریح
یہ کیسا مذہب و ایمان ہوگا — معاذ اللہ معاذ اللہ منہا
اگر اقوال عترت کی شہادت — تو جا دیکھ در نہج البلاغت
علی مرتضیٰ کے جو ہیں اقوال — باوصاف صحابہ فاخر الحال
وہ علامہ محقق کی عبارت — کیا جب نقل در نہج البلاغت
ہے اوصاف صحابہ سے وہ مشحون — رہیں خوف طوالت سے لکھا ہوں
اگر گزرینگے ہم از ہر شہادت — یہ یک آیت ہے قرآن کی کفایت
کہ ایسے بو مقصود قصوں کو رکہ سیر — مکذب ہوا قرآنی ہے سب ہوا ہیر

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ

یقین نص صریح ہوگی یہ آیت — کہ بالتحقیق سب اصحاب حضرت

مخالف سے خدا کے اور نبی کے — کبھو ہرگز محبت نا رکھینگے

طرفداری سے انکے وے اکابر — نہ حکم حق چلانے مین ہون قاصر

بحکم نص قرآن اے برادر — محال اُن سے طرفداری ہے یکسر

کرے جب انکی یہ توصیف قرآن — وے پاکون سے کہو یہ کب ہے امکان

کہ ساکت ایسے ہون بد کام اوپر — ویا ہون بعض اس کامون کے مصدر

وے حالانکہ نبی کے بعد رحلت — بنا ئید رہِ دین و شریعت

نثار اپنا کئے ہین جان اور مال — کئے احیائے سنت نیک منوال

گواہی یہ خدا اور مصطفی کی — تھی حسنین و علی مرتضی کی

ہے جب موجود نزد اہل سنت — تو پھر کیون سنیان نیکو عقیدت

بہذیانات اخوان الشیاطین — عدوے آل و اصحاب شہِ دین

رکھین گوش اپنا وے پاکیزہ عنوان — پناہ دیوے خدا از کذب و بہتان

ہوا آخر جواب اس باصفا کا — کرے نت اسپہ رحمت حق تعالی

صریر خامہ سے گل کرتی ہے گلبانگ بلبل کی
رقم ہوتا ہے وصف اب کون زیب گلشن جانکا

شہنشاہ جنود سبز پوشان جنان شبر
امام انس و جان سبط نبی مقبول سبحان کا

ولایت کے سما کا بدر تابان — کرامت کے فلک کا مہر رخشان

سر عترت امام دین حسن ہے — سیادت کا یقین دُر عدن ہے

جناب فاطمہ ہے جسکی مادر ۔ علی ہے جسکا پدر اور نانا پیمبر
ولی و سبط و سید اور طیب ۔ تقی ہے اور زکی ہے یہ ملقب
لقب ہے مجتبی اسکا ممجد ۔ بھی ہے اسکی کنیت ابو محمد
تولد اسکا ہے در نصف رمضان ۔ تھا سن و تیسری ہجرت سے مجان
بھی تھا پر نور سہ شنبہ کا وہ روز ۔ مدینے میں ہوا وہ جلوہ افروز
حریر خلد کے قطعے کے اوپر ۔ مرقوم اسکا کر نام مطہر
رسول اللہ کی خدمت میں جبریل ۔ بطور ہدیہ لے آیا بہ تعجیل
بہت خوش ہو رسول رب علام ۔ کیا اسکا عقیقہ اور رکھا نام
رسول اللہ سے اسکو شباہت ۔ یقیں ہے سینے سے تھے سر تک نہایت
ہے مروی ایک دن صدیق اکبر ۔ لیا تھا اسکو اپنے دوش اوپر
بھی فرماتا تھا کہ حق کی سوگند ۔ کہ یہ شہزادہ ہے نبی مانند
مشابہ ہے نبی کا نہیں علی کا ۔ علی کرتا تبسم تب کھڑا تھا

روایت

کیا ہے ابن عازب یوں روایت ۔ میں دیکھا ایکدن شاہ رسالت
حسن کو اپنے رکھا کاندھے اوپر ۔ دعا اسطرح کرتا تھا مقرر
کہ رب اسکو دوست میں رکھتا ہوں یا رب ۔ رکھ اسکو دوست تو بھی لطف سے اب

روایت

روایت بوہریرہ کی ہے ای یار ۔ کہ تھا میں ہمرہ رسالت دثار
تب آیا فاطمہ کے گھر کو سرور ۔ حسن کو ڈھونڈنے لاگا مکرر

نہین گذرا ہی تھوڑا وقت ناگاہ | کہ آیا دوڑ تا وہ شاہزادہ
گلے مین شاہ کے دو ہاتھ ڈالا | گلے مین اسکے بھی وہ شاہ والا
لگا کرنے دعا ای رب عالم | کہ اسکو دوست مین رکھتا ہون ہر دم
اسے بھی دوست رکھ ای حقتعالے | بھی اسکو دوست جو مومن رکھیگا
رکھ اسکو دوست تو بھی یا الہی | نہین تیری عنایت کو تناہی

روایت

ابی بکرہ سے ہی منقول فیروز | مین دیکھا مسجد نبوی مین کروز
حسن کو گود مین لیکر پیمبر | تھا خطبے مین کھڑا بالاے منبر
نظر کرتا تھا شہزادے پو یکبار | نظر کرتا تھا دیگر سوئے حضار
ادھر اسکو بچھاتا با شفقت | بھی فرماتا ادھر وعظ و نصیحت
بھی کہتا تھا رسول رب اوحد | یہ ہی میرا پسر بے شبہ سید
ہی امید قوی مجھ کو مقرر | کہ اسکے واسطے سے رب اکبر
بڑی دو فوج اندر مومنون کے | کریگا صلح بس اپنے کرم سے
یہ ہی اس صلح سے بے شبہ اخبار | کیا وہ جو معاویہ سے ای یار
وہ اپنے پدر کے بعد شہزادے | کیا ہی چھ مہینے تک خلافت
کیا بس یاد وہ خبر پیمبر | کہ فرمایا ہی وہ نبیونکا مہتر
کہ میرے بعد ایام خلافت | ہی تا سیسی سال بیکم و زیادت
نہین بعد از خلافت اسکے زنہار | امارت اور حکومت کے بسی پر دار
گزندہ بادشہ بس ایک ہوگا | کہ وہ لوگون کو دیگا رنج و ایذا

وہ ایسا ہووےگا سلطان ظالم — رہنیکے لوگ کمتر اس سے سالم

نظر کر اس حدیث اوپر وہ سالار — خلافت سے ہوا ہی دست بردار

ہوئی جب مدت سی سال آخر — نبوت کی خلافت کے ای خاطر

معاویہ کو تب امر خلافت — دیا کر صلح از راہ نیابت

دیا تھا گرچہ قدرت اسکو تار — یقین ہوں جانیے بر جنگ و پیکار

تھے اکثر اسکے اتباع اور مددگار — بھی حاضر اسکے تھے افواج بسیار

باین قوت باین شوکت باین جاہ — کیا ہی صلح وہ للہ و فی اللہ

کہ ہوتے تھے بہت مقتول ای یار — مسلمانان دونو جانب کے ناچار

بہ قتل و خون سے انکو بچانے — رہ فتنہ اہل ملت سے اٹھانے

وہ اپنے جد کی امت پر رحم کر — لیا ایثار کا جب تخت و افسر

تجا ہے دار فانی کی حکومت — لیا ہی ملک باقی کی امارت

معاویہ کو دے یہ حکم ربانی — لیا عقبی کی خود بس کامرانی

وہ تھا ہجرت سے یکتالیسواں سال — ربیع اول ای فرخندہ افعال

امام دین حسن کو ای برادر — تھا فتنہ سے سدا پرہیز اکثر

معاویہ خصلت جانتا تھا — یہ اسکا خاصہ پہچانتا تھا

علی باتے ہی کوفے میں شہادت — حسن سے آملا ہے وہ بخلوت

گیا تھا شہزاد لیسے جہان — کیا اسطرح اس سے عہد و پیمان

کہ ہر کوئی حادثہ درپیش ہووے — حسن اپنی خلافت آپ لیوے

کیے دیگر شرایط ساتھ اسکے ہم — کیئے ہیں صلح نامہ یک رقم

حسن مسجد کو پس تشریف لا کر
پڑھا یہ خطبہ یک بالائے منبر

یہی مضمون تھا اس خطبے کا بیان
کہ سمجھو ای مسلمان اہل ایمان

مجھے نفرت ہی فتنے سے فراوان
میں رکھتا ہوں اسے مکروہ ہر آن

کیا ہوں صلح اب میں با صداقت
معاویہ کو بخشا یہ خلافت

اگر یہ حق ہو اسکا اسکو پہنچا
اگر یہ حق ہو میرا میں نے بخشا

کہ محض اصلاح امت کے لئے اب
کیا یہ کام میں نے جانو سب

معاویہ کو کر کتنے وصایا
اتر منبر سے پس تشریف لایا

کیا ایک حاضروں سے عرض خدمت
کیا تو کیا معاویہ سے بیعت

حکومت اور متاع و مال سارا
دیا تو کیا اسے ای ابن کرار

وہ شہزادہ نے یوں اسکو کہا تب
رسول اللہ کے رویا میں یکشب

دکھایا اسطرح سے رب علام
کہ ابنائے امیہ کے سب حکام

رسول اللہ کے منبر کے اوپر
ہیں چڑتے ایک کے بعد ایک دیگر

یہ رویا سے رسول رب داور
ہوا مغموم و محزون و مکدر

تسلی کے لئے اس شاہ کے تب
ہی سورہ قدر کا نازل رب

وہ سورے میں کیا یوں رب عالم
کہ امت کو ترے یکشب دیئے ہم

کہ الف شہر سے بہتر ہے وہ شب
ہوا تب مطمئن پیغمبر رب

مراد از الف شہر ای با فراست
ہے ابنائے امیہ کی ریاست

کیا راوی حساب اسکا کئے ہم
تھے الف شہر ہی بے بیش و بیکم

وہ اسی سال ہوتے ہیں ای طباعی
کرئے اتنے ہی مدت ملک و شاہی

وہ آئی سال کی شاہی سے بہتر — دیا الفت کو لیل قدر زر داور
وہ شہزادہ خلافت جب دیا ہے — معاویہ نے یوں کہنے لگا ہے
کہ ایسی چیز سے ای بو محسنند — ہوا ناز دی گیا ہے تو بلا قدر
نہیں اب تنگ کیا ہے کوئی خاطر — ترا جود و کرم ہے حد سے باہر
نکل کوفے سے پس وہ شاہزادہ — کیا شہر مدینے کا ارادہ
جب آ پہنچا مدینے کو بہ عشرت — وہاں کی دس برس نخر اقامت
یزید ابن معاویہ ستمگر — کیا جعدہ سے پنہاں ساز ابتر
وہ بیٹی اشعث ابن قیس کی تھی — تھی عورت بیوفا حضرت حسن کی
وہ ملعون اسکو بھیجا لاکھ درہم — کھلا کے تا وہ شہزادیکو وہ سم
تھی پیغام وہ بھیجا تیرے تئیں — نکاح میں اپنے بعد از لاؤنگا میں
کئی افسوس تب وہ بیوفا سی — لے دنیا دین سے ہو جُدا تھی
متاع کاسد دنیا پہ او وہ بھول — ہے نور عینی فاطمہ کے باغ کا پھول
رسول اللہ کے ریحان کو افسوس — کئی پژمردہ وہ بد ننگ و ناموس
علی کے شمع محفل کو بجھائی — جگر پارے کو زہرا کے کھپائی
دیا ہے زہر اسکو تین باری — ہوا وہ زہر لشکری بار کاری
رہا چالیس دن تک آہ بیمار — بہت کھینچا تب اس سے رنج و آزار
صفر کی ماہ کی پانسویں تھی — ہے دوسرا قول ستاویسویں تھی
بتیلے پانچویں جو لوذکی تھی — تھی چھتالیس سالہ عمر اسکی
برس پنچاس گذرے تھے ہجرت — ہوا ازولی قرائے دار جنت

ہوا مذ خون لعقیق پاک در میان ‌ بنزد فاطمہ بنت اسد جان

روایت ہے حسن کے وقت رحلت ‌ حسین ابن علی باکرامت

سرہانے اسکے بیٹھا تھا کمدر ‌ حسن یون اسکو بولا ای برادر

ہے میری موت اب نزدیک آئی ‌ قریب آکر گھری ہے اب جدائی

مین لاحق ہونے والا ہون خدا سے ‌ مشرف ہوونگا اسکی لقا سے

پلائے گرچہ مجھکو زہر سہ بار ‌ مگر اسبار کا ہے سخت بسیار

جگر سے میرے یک ٹکرا گرا ہے ‌ حسین اسبات سے غمگین ہوا ہے

کہا بس ای برادر کسکے اوپر ‌ گمان ہے زہر کا تجھکو بیان کر

کہا کیون پوچھتا ہے بھائیجان تو ‌ کہ کرنا قتل کیا چہتا ہے اسکو

حسین با صفا بولا کہ ہان مین ‌ کرونگا قتل اس بدبخت کو مین

حسن اسکو کہا تب ای برادر ‌ گمان میرا ہے جس شخص اوپر

حقیقت مین معزز کر وہی ہو ‌ عذاب حق ہے سب سے سخت اسکو

اگر وہ نا رہے چہتا نہین مین ‌ کہ مارے تو کسی بے جرم کو مین

فضائل اسکے ہین افزون زتحریر ‌ مناقب اسکے ہین بیرون زتسطیر

ہے اس تفصیل کو طومار درکار ‌ تو سن کچھ مختصر لکھتا ہون ای یار

روایت

ہے مروی بست و پنج یا پیادہ ‌ کیا ہے با ادب وہ شاہزادہ

کہ رہتے تھے سدا حالانکہ ہمراہ ‌ سواری ساتھ گھوڑے اسکے لکھو

ادب سے لیک بیت اللہ کے زنہار ‌ نہین ہوتا تھا وہ مرکب پہ اسوار

ہجا مروی یک سفر میں حج کو ناگا
سیا رکس پاؤن سو جسے اسکے ور راہ

کہا یک اسکا موالی تب ای سالار
کہ ہوتا کاش گر اتنا تو اسوار

اترتی پیر سے یہ سوچ تیری
کہ شہزادہ وہ بولا عرض اسکی

مگر اسطرح فرمایا اسے تب
کہ اس منزل کو پہنچیگا تو جب

پرے سے ایک حبشی آملیگا
کہ روغن پاس کچھ اسکے رہیگا

غلام اسکا کیا ہی عرض اُن آن
کہ ہو ماں باپ میرے تجھ پہ قربان

کسی منزل میں ہرگز میں نہ دیکھا
کہ ہو اسکی دعا یہ ای معلا

کہاں سے آوے اس منزل کے اندر
وہ فرمایا کہ ہو ویگی مقرر

غرض پہنچے ہیں جب منزل کنے جا
ہوا اس جاگے حبشی ایک پیدا

کہا حبشی وہی ہے یہ مقرر
خرید اس سے تو روغن مول دیکر

یہ سن وہ پاس حبشی کے گیا جب
کبھی وہ روغن طلب اس سے کیا جب

کہا وہ کس کے خاطر لوں تجھ سے
کہا خاطر حسن ابن علی کے

کہا وہ مجھ کو لے چل اسکے پاس اب
کہ میں اسکا غلام ہوں ای مؤدب

وہ خدمت میں ہوا اسکے حاضر
کہا یوں عرض اسے سالار فاخر

میں تیرا ہوں غلام باعقیدت
نہ میں لیونگا اس روغن کی قیمت

ہے درد زہ سے عورت میری حیران
دعا کر تم میں اسکے اب ای پاک شان

کہ ہو لا مجھ کو اب دیوے پسر ایک
صحیح البدن وہ بچہ رہے نیک

کہا وہ شاہزادہ اسکو تو جا
کہ حق تجھ کو دیا ہے ایک ہی بچا

وہ منجھ سے مار کے ہو ویگا جان
محب اہل بیت شاہ اکوان

یہ سنکر جب وہ حبشی گھر کو آیا | پسر مولود گھر ویسا ہی پایا

کرامت

گیا تھا ایکدن سفر وہ کامل الذات | زاولاد زبیر یک شخص تھا سات
اتھا ایک خشک نخلستاں ای یار | وہ رہ میں جا وہاں اترے یہ ابرار
شجر خرمہ کا تھا ایک اسکے نیچے | بچھائے فرش یک خاطر حسن کے
بھی دوسرے جھاڑ کے نیچے مقرر | زبیری کے لئے تھا فرش دیگر
وے ہر دو اپنے تب فرشوں پہ بیٹھے | زبیری نے کہا تب یوں حسن سے
کہ ہوتا کاش کچھ خرما سے تراب | یہ جھاڑ اوپر تو ہم کھاتے تھے خوشتر
امام دین حسن پوچھا ہے اسکو | کہ کیا خرما ترے جیتا ہے اب تو
زبیری نے کہا ہاں ای برادر | وہ شہزادہ نے اپنے دست اٹھا کر
اٹھایا ہی دعا کے واسطے تب | ابھی آہستہ تر ای کچھ ہلا لب
وہیں وہ جھاڑ ہو سر سبز یکسر | ہوا ہی بار اور خوب و خوشتر
کہا یک ساربان تب جو کہ تھا سات | کہ کیا یہ سحر ہے ای کامل الذات
وہ شہزادہ نے تب اسکو کہا ہے | نہیں یہ سحر لیکن یہ دعا ہے
کہ فرزند پیمبر پہ سرعت | کیا ہے حقتعالی نے اجابت
کھجوریں جھاڑ کے توڑے جب وہ | کفایت ہمرہوں کیتیں کئے سب

ذکر اولاد امجاد حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہم

لکھے سب اولاد بندہ اسکے اشہر | پسر تون اور چھے تھے انکیں دختر
پسر پہلا ہے اسکا محمد | ہے کنیت ابو محمد اسکی امجد

تھی زید ام حسین ام حسن جان
پسر حسن المثنی اسکا مشہور
عمر قاسم و عبداللہ اطہر
تھا فرزند ذیشان عبد رحمان
حسن اور فاطمہ طلحہ کی مادر
تمیمیہ وہ تھی پاکیزہ اخلاق
تھی عبداللہ ثانی اور احمد
حسین صفہائے پاک اطوار
یہ پانچون کو کہتے ہین بعض مذکور
تھی ہنگی ام عبداللہ و رقیہ
انھون کی والدہ کا نام اطہر
جو تھا اسکا پسر حسن المثنی
وہ زوج فاطمہ صغرا ہے بے بین
دو بیٹے مشتق ہین اسکے او پر
ولیکن بعضے شیعہ غیر واقف
اٹھا وہ کربلا مین ساتھ عم کے
تھی اسکی عمر جب ہشتاد و پنجسال
پسر جو زید تھا اسکا مکرم
جیا ہے وہ بھی نود یا کہ صد سال

لبشر بے شبہ یہ تینون کی تھی مان
ہے مادر اسکی خولہ بنت منظور
اٹھی ام ولد تینون کی مادر
یقین ام ولد اسکی بھی تھی مان
تھی طلحہ بن عبید اللہ کی دختر
کہ کنیت ہے اسکی ام اسحاق
تھی اسماعیل فرزند مجید
عقیل محترم فرد نکوکار
نہین مادر کا انکے نام مسطور
جناب فاطمہ اور ام سلمہ
نہین دیکھا کتابون مین محرر
وہ تھا داماد حسین ابن علیؑ کا
یہی ثابت ہے نزدیک فریقین
محقق سنی و شیعہ کے تمیز
ہوئے اس امر بین سکے مخالف
ہوا قیدی بھی ساتھ اہل حرم کے
کیا رحلت بحکم رب متعال
کنیت اسکی ہے ابو الحسن اکرم
تھا وہ بھی کربلا مین فاخر الحال

جوان سب پڑھیں انکے جد کے اوپر | تحیات و سلام رب اکبر

شہ کربلا کا وصف کیا تحریر ہو کس سے
نبیرہ ہی نبی کا اور مالک ہے وہ رضوان کا

حسین ابن علی سبط پیمبر | جناب فاطمہ زہرہ کا دلبر
ابو عبداللہ ہے اسکی کنیت | بہت اسکے لقب ہیں با صفوت
رشید و طیب و سبط و وفی ہے | مبارک اور سید اور زکی ہے
شہید و تابع مرضات مولا | تھی مصباح الھدی ہے اے معلا
تولد اس امام با صفا کا | شہ شہدا شہید کربلا کا
مدینے میں ہوا در شہر شعبان | تھی پنجم روز سہ شنبہ تھا ای جان
تھے اسکے حمل کے ایام شش ماہ | ہوا شش مہ کو پیدا وہ حق آگاہ
شواہد میں لکھا اسطرح جامی | منور ہوئے اسکی قبر سامی
کہ شش مہ کو ہوا جو طفل پیدا | جیا نہیں کوئی غیر شاہ شہدا
مگر در انبیا یحیی پیمبر | جو تھا فرزند زکریا مفسر
ہے مروی اسکی جب خبر ولادت | سنا ہے حضرت شاہ رسالت
بہت شادان و فرحان ہوئے سرور | ہوا رونق فزا خاتون کے گھر
وہ شہزادیکو بت کہتے ہیں اسما | اوڑھا کر یک مبارک خرقہ اجلا
لے آئی ہے نزدیک پیمبر | دئی اسکی مقدس گود اندر
اذان بولا بگوش راست وہ شاہ | اقامت گوش چپ میں تب ای آگاہ
علی مرتضی سے بعد پوچھا | رکھا کیا نام اس لخت جگر کا

کہا ای شاہ کب اتنی ہو جرات — کروں اسباب مین حضرت پہ سبقت

ولے گر اذن ہو تو نام جعفر — رکھوں جو تھا مرا نام برادر

کہا شاہ نام مین اسکے بسرعت — نہین کرتا ہون مین بھی تجہ پہ سبقت

اسی اثنا مین وہین جبریل آیا — کہا شبیر اب رکھ نام اسکا

جو تھا ہارون کا فرزند دسرا — یہی تھا بوجھ اسکا نام والا

کہا سرور کہ عبرانی ہے یہ نام — کہا جبریل ای فرخندہ انجام

حسین ہے معنی شبیر اشہر — حسین اسکا رکھا تب نام سرور

روایت

روایت ہے ز ابن سعد الجان — لکھا ہے وہ ز عمران بن سلیمان

کہ یہ دو نام حسنین کے ہین — ہین از اسمای اہل خلد بے شین

عرب در جاہلیت کر تو معلوم — کسیکو نہین کئے تھے اس سے موسوم

یہی مروی ہے کہ یہ دو نام جبریل — حریری ایک قطعے مین بہ تعجیل

ہی لایا ہدیہ از خلاق دادار — بنزد مصطفی سالار ابرار

فضل بولا یہ ہر دو نام اطہر — رکھا تھا خلق سے پوشیدہ داور

یہان تک وہ رسول رب علام — رکھا ہے اپنے فرزندون کو وہ نام

روایت

ہے بی بی عائشہ سے یون روایت — کہ جب حسنین پائے مین ولادت

ستہ ہ الا رکھا انکے نام فیروز — کیا انکا عقیقہ ساتوین روز

علی سے نقل یون کرتا ہے حاکم — کہ شاہ دوسرا نبیون کا خاتم

عقیقه اُس حسنین ابن علی کا ‏ ‏ کیا ہے جانو تم ایک بکرا

تھی بی بی فاطمہ کو یوں کہا تب ‏ ‏ کہ مُنڈوا اُس سر پر نور العین کا اب

بوزن موے کر خیرات روپا ‏ ‏ گئے ہم یونہی حسب حکم والا

ہوئے وہ موے سر پر وزن درہم ‏ ‏ دیا کچھ ایک درہم سے ہوے کم

بروایت عکرمہ کی یہ ہے اشہر ‏ ‏ کہ دو بکرے کیا ہے ذبح سرور

تھی ام الفضل جو عباس کی زن ‏ ‏ پیا دودھ اسکا تو زہرا کا تھا من

وہ بی بی اسطرح کہتی ہے خوش ذات ‏ ‏ کہ دیکھی اسطرح میں خواب یک رات

نبی کے جسم اطہر سے مقرر ‏ ‏ تھا ٹکڑا ایک میرے گھر کے اندر

یہ رویا سے ہوئی ہے مجھ کو وحشت ‏ ‏ گئی میں عرض جا کر نزد حضرت

کہا تعبیر اسکے یوں پیمبر ‏ ‏ کہ بی بی فاطمہ یہ میری دختر

جنیگی عنقریب اب ایک فرزند ‏ ‏ پلاونگی اُسے تو دودھ خورسند

ولادت جبکہ پایا یونہی شبیر ‏ ‏ پلائی ہوں وہ شہزادہ کو میں شیر

کہا ہے لعلے نبی بولا ہے سنئے ‏ ‏ ہے میرے بیٹے حسین او زینا ہوئی

حسنین با صفا کو جو رکھے دوست ‏ ‏ رکھیگا حق تعالی بھی اُسے دوست

مناقب میں یہ شہزادے کے ای یار ‏ ‏ بہت آئے احادیث اور اخبار

میں تھوڑے سے اُنسے کچھ آگے لکھا ہوں ‏ ‏ نہیں انکے طرق سب لکھ سکا ہوں

وہ شہزادہ باخلاق جلیلہ ‏ ‏ باوصاف و کمالات جمیلہ

بجا ائمہ دار مصطفی تھا ‏ ‏ گل سرسبد باغ اصطفا تھا

ذکر بعض محاسن اخلاق حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ

کمال الدین بن طلحہ نکو کار — روایت اسطرح کرتا ہے ای یار
حسین ابن علی فرخندہ انجام — بہت مہمان کا کرتا تھا اکرام
عطا کرتا تھا اسکو جو ہو طالب — بھی وصل رحم با خویش و اقارب
تھے فقرا اسکی بخشش سے سرافراز — قضا حاجت سے ہر سائل تھا ہمراز
بھی دیتا تھا ہر بھوکھے کو کھانا — بھی کپڑا ہر برہنے کو ای دانا
قرضداری قرضدارونکی ناچار — ادا کرتا تھا وہ فرزند کرار
بھی کرتا تھا یتیمون پر شفقت — ہر دو پس ماندگونکی اور اعانت
کوئی گر ہدیہ دیتا اسکو لا مال — تو کرتا تھا اُسے تقسیم فی الحال
عوض مین اسکے دیتا اسکو دو چند — بلکہ دہ چند سے کرتا تھا خورسند
معظم اسکی ایسی تھی سخاوت — ہے ابر و بحر کو جس سے ہیبت
بہت اسباب مین آئین حکایت — نہ لکھ سکتا ہون از خوف طوالت
کرامت اسکی یونہی بے گران ہے — نہ گنجائش یہ نسخے مین کہان ہے
مفصل اسکا ذکر با کرامت — لکھا ہون مین بہ گلزار شہادت
لہذا اب یہان اس ہی قدر پر — کیا ہون اکتفا اس مختصر پر
حدیثین اب وہ کچھ مین لکھتا ہون زین — صحیح آئین مین جو در شان حسنین

احادیث حضرت رسول الثقلین کہ درشان حسنین کریمین وارد اند علیہما السلام

روایت یون کیا ابن عساکر — کہ فرمایا ہے وہ سالار افسر
کہ آیا ایک فرشتہ پاس میرے — نہ آیا تھا کبھی وہ پاس پہلے
دیا مجھکو بشارت یہ کہ حسنین — شہان شباب جنت کے ہین زین

ہیوں جنتی عورتاں جنت کے اندر ۔۔۔ ہی زہرا سیدہ اُن سبکی اطہر

روایت

کیا ہے ترمذی نے یوں روایت ۔۔۔ کہ بولا مالک ملک رسالت

کہ یہ حسنین فرزندان مقبول ۔۔۔ ہیں میرے گلشن دنیا سے دو پھول

بھی بولا ہیں میرے ہر دو یہ فرزند ۔۔۔ بھی فرزندان میرے دختر کے دلبند

ہیں انکو دوست بس رکھتا ہوں یارب ۔۔۔ سو توبھی ان دونو کو دوست رکھ اب

بھی جو کوئی دوست ان دو کو رکھیگا ۔۔۔ اسے بھی دوست رکھ ای حق تعالی

روایت

بھی مروی ہے کہ یکدن شاہ ابرار ۔۔۔ یقین مشغول تھا خطبے میں ای یار

سو ایسے میں یکایک آئے حسنین ۔۔۔ ہوا ہے شاہ انکو دیکھ بے چین

کہ پا اپنے پھسلتے تھے زمین پر ۔۔۔ نبی موقوف کر خطبے کو مضطر

اٹھون کے پاس تشریف لایا ۔۔۔ مبارک گود میں اپنے اٹھایا

بس آیت اِنَّمَا اَمْوَالُکُم او ۔۔۔ لگا پڑھ کر سنانے خاصگونکو

روایت

روایت یوں کیا زید ابن ارقم ۔۔۔ کہ فرمایا ہے وہ سالار عالم

علی اور فاطمہ حسنین کے ساتھ ۔۔۔ وے میرے قرۃ العین کے ساتھ

کرے جنگ و لڑائی بے ادب جو ۔۔۔ لڑونگا میں بھی اسکے ساتھ سمجھو

بھی الحق جو کر لگا صلح ان سے ۔۔۔ کرونگا صلح میں بھی ساتھ اسکے

روایت

علی بولا کہ فرمایا پیمبر — کہ در جنت انگے ہی جنت کے اندر
وسیلہ ہی وہ درجیکا سو نام — کریں جب تم سوال از رب علام
وسیلہ چاہو میرے واسطے تم — اگے میں عرض اب اسطرح مردم
رہنگے کون اسمیں تب تیرے ساتھ — کیا ارشاد یوں خیر البریات
علی و فاطمہ زہرا بھی حسنین — رہنگے ساتھ میرے اسمیں بیچ میں

روایت

نبی فرمایا علی کو یوں پیمبر — کہ اول آوے جو جنت کے اندر
سو میں ہوں اور تو برہ بھی حسنین — علی تب یوں کہا ای شاہ کونین
ہمارے دوستاں پھر آونیگے تب — کہا پیچھے تمہارے آینگے سب
نبی فرمایا علی کو چار اشخاص — بہشت اندر جو اول آینگے خاص
سو میں ہوں اور تو حسنین دل شاد — نبی سب پیچھے ہمارے آویں اولاد
نبی کہ سیر ہمارے ذریت کے — ہمارے بی بیاں آونگے پیچھے
ہمارے دوستاں بھی بے کم و کاست — رہینگے پیچھے انکے سب جب [illegible]

روایت

روایت یوں ہے تبرہ یوں کیا ہی — کہ ختم الانبیا ایسا کیا تحت
مقرر جو رکھے حسنین کو دوست — رکھونگا میں بھی اسیں ہار دین کو دوست
نبی جسکو میں رکھونگا دوست ہے رب — رکھیگا دوست جسکو عالم الغیب
رکھیگا دوست جسکو رب عزت — کرے وہ جل اسے بیشک بجنت
نبی جو ہووےگا ان دونوں کا دشمن — دنیا ان پر کریگا ظالم [illegible]

رہونگا میں بھی دشمن اسکا الحق — میں دشمن جسکین رکھونگا مطلق
رکھیگا اسکو دشمن حق تعالی — رکھے دشمن جیسے خلاق والا
کریگا اسکو داخل در جہنم — معذب تب بھی رکھیگا اسکو ہر دم

روایت

عمر کہتا ہے میں دیکھا ہوں بے مین — چڑھے تھے دوش پر سرور کے حسنین
میں دیکھ ان شاہزادوں کو یہ بولا — تمہارا بہترین اسپ ہے گا
کیا ارشاد مجھکو یوں پیغمبر — کہ ہیں ہر دو سوار ونہیں بھی بہتر
مناقب میں یہ شہزادونکے ای یار — حدیثیں ایسے ہی آئی ہیں بسیار
سو ان سے میں نے یہ تھوڑے لکھا ہوں — نہیں انکی طرق سب لکھ سکا ہوں
حسین ابن علی کا اب کچھ احوال — یہاں لکھتا ہوں میں بر طور اجمال

مختصر احوال پر حزن و ملال حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم

حسین ابن علی کی عمر اکرم — بوقت رحلت سالار عالم
کئی مہ چھے برس سے تھے زیادہ — ہاین سن صغر وہ شاہزادہ
تھا صحبت سے پیمبر کے سرافراز — صحابیت کے تھا رتبے سے ممتاز
امام دین حسن اسکا برادر — تھا یونہی داخل اصحاب سرور
تھین ہر دو کو بھی یاد اخبار حضرت — بھی کرتے تھے وہ دوسروں سے روایت
خلیفہ جب ہوا صدیق با نام — بہت کرتا تھا انکا عزت و اکرام
بھی یونہیں بسر بسر فاروق ذیشان — بھی یونہیں جامع القرآن عثمان
بجالاتے تھے انکی عزت و حرمت — بھی رکھتے اننے تھے حسن عقیدت

بهی صحبت پدر بزرگوار کی وے
بهی اس سے فیض باطن فیض ظاہر
بصفین و جمل ہم در نہروان
شہادت پایا جب کرار ای میر
امام دین حسن بحر شجاعت
معاویہ کو دے اپنی حکومت
حسین انکی کی راے انور
بجنگ باغیان شام تحریص
ارادہ تها حسن کا صلح اور
مین جاتا گهر مین تجهکو قید کردون
حسن کا جد و کد جب اتنا پایا
بہی پایا جب معاویہ خلافت
وہ شہزادو نکا مردم صبح اوشام
کیا ہی پیشکش انکے لئے بار
دیا یکدن معاویہ انے اکرم
کیا پس عرض ای ابنین سرور
کہ واللہ کوی تمکو مال اتنا
حسین اسکو کہا واللہ سنئے
اسے جو ہم سے فاضل تر تهیگا

ملین ما سے حیدر کرار کی وے
کئے حاصل بہت با حظ وافر
تهے ہمراہ والد با جد کے وہ جان
تهی تب چهتیس سالہ عمر شبیر
ادا کر چهے مہینے تک خلافت
کیا ہی صلح جب وہ با فتوت
نہین اس بات پر آئی مقرر
دیا ہی بهای کو اپنے تخصیص
ہی فرمایا اسے تب ای برادر
فراغت صلح سے نہ ملکے چهوڑ دون
ہو ساکت پهر نہ کچهہ تکرار لایا
خلافت بیچ اپنے وہ بغایت
بجا لاتا تها بس اعزاز و اکرام
نقود و جنس اور اموال اشیا
وہ شہزادوں کتئین یک لاکھ درہم
دیتی مین ابی ہندہ ہوں معتبر
دیا آگے نہ اسکے اور نہ دیگا
نہ آگے ہی ترے کوئی نا بعد میرے
مقرر نا دیا ہو اور نہ دیگا

گیا ہی جب حسن دنیا سے رحلت ‏ ‏ ‏ حسین ابن علی با عز و حکمت

معاویہ کے تب نزدیک ہر سال ‏ ‏ ‏ لگاتا تھا وہ تشریف ای نکو فال

سلوک حسن سے وہ نیک اندیش ‏ ‏ ‏ وہ شہزادے سے بس آتا تھا درپیش

روایت

ہی مروی سنا تو ہن سن مین از ہجرت ‏ ‏ ‏ معاویہ کی ہی جبکہ رحلت

تب اسکا ناخلف مردود ابتر ‏ ‏ ‏ یزید پلید جیا جو تھا ستم گر

حکومت پر مسلط ہو بہ کینہ ‏ ‏ ‏ لکھا با عامل شہر مدینہ

حسین ابن علی سے بالضرورت ‏ ‏ ‏ طلب کر تو مری بیعت بہ عشرت

اگر بیعت کریگا وہ تیرے سے ‏ ‏ ‏ ہی بہتر ورنہ اسکو قتل کردے

حسین با صفا ابن پیمبر ‏ ‏ ‏ نہین راضی ہوا اس بات اوپر

معاویہ کو جو امر خلافت ‏ ‏ ‏ حسن بخشا تھا از راہ نیابت

یہی تھی صلح مین وہ شرط سمجھو ‏ ‏ ‏ معاویہ جبتے تک ہی کرے او

خلافت وہ نہ کوی دوسر کو دیوے ‏ ‏ ‏ بجرأت کوی دوسرا وہ نہ لیوے

سوا ان کے امامت کے شرائط ‏ ‏ ‏ ریاست اور دیانت کے ضوابط

نہ رکھتا تھا یزید زشت اطوار ‏ ‏ ‏ وہ تھا سر دفتر فساق و فجار

شرابی اور زانی تھا وہ ابتر ‏ ‏ ‏ نماز فرض کا تارک تھا اکثر

لہذا اس شقی کی بیعت اوپر ‏ ‏ ‏ نہین راضی ہوا وہ سبط اصغر

وہ شہزادہ رہے جب تک سلامت ‏ ‏ ‏ ہی پہنچے دوسرے کو کیون امامت

مدینے کا ولید اسوقت عامل ‏ ‏ ‏ تھا جب آل پیغمبر مین کامل

اسے آکر کہا مردود مروان — کہ کر شبیر کو تو قتل اس آن
ولید اسکا اگرچہ تھا بن عم — کہا اسطرح پن اسکو ہو برہم
ہزاراں وائے تجھ پر ای ستمگر — میں کیوں ہوں قاتل آل پیمبر
زمشرق تا بمغرب تجھ کو انعام — اگر دیں تو بھی نا ہو مجھسے یہ کام
غرض شہر مدینے سے ای دانہ — ہوا شبیر مکے کو روانہ
ہوئے سب اہل مکہ اسکے مشتاق — سدا خدمت میں رہتے اسکے دلشاد
اس اثنا میں یزید بد قرینہ — وہ خبر غافل سے شہر مدینہ
گیا سنتے ہی اسکو جلد معزول — بھی بھیجا دوسرے کو کرکے مقبول
غرض وہ ابن حیدر با کرامت — کیا جب اپنے مکے میں اقامت
وہ کوفے کے اکابر اور اعیان — ہوئے یہ سن بہت مسرور و شادان
بہت وکلا کو اسکے پاس بھیجے — عرائض بھی طلب میں اسکے لکھے
عرائض دیر سو تک ای معزز — ہوئے ہیں اسکی خدمت بیچ فائز
حسین اکی جو دیکھا یہ تمنا — نیابت اپنے وے مسلم کو بھیجا
وہ جب کوفے کو جا پہنچا بعشرت — گئے ہیں لوگ اکثر اس سے بیعت
امیران اور اشراف و اکابر — تھے پنجاہ الف تک انمیں ای فاخر
سو تب مسلم لکھا شبیر کو یہ — کہ لوگ اتنے یہاں بیعت کئے ہیں
ہیں سب مشتاق تیرے ہی ای اکرم — تو لا اب جلد تشریف معظم
رئیسان شہر کوفے کے بھی اکثر — لکھے یونہی عرائض ہو کے مضطر
حسین ابن علی ناچار آخر — ہوا مکے سے کوفے کا مسافر

ہوا جس روز وہ مکے سے عازم — شہادت پایا ہی کوفے میں مسلم

یہ قصہ اسکا تھا ای باسعادت — کئے ہیں کوفیاں جب اُس سے بیعت

یزید بے حیا کو کوی بہ تعجیل — خبر یہ لکھ کے بھیجا ہی بتفصیل

یہ سنتے ہی خبر وہ زشت انجام — ہوا وحشت زدہ بیخواب و آرام

شقی ابن زیاد ظلم اطوار — تھا اس ایام میں بصرہ کا سردار

لکھا اسکو کہ کوفے کی حکومت — دیا ہوں تجھ کو تو جا کر بسرعت

کر اول قتل مسلم کو پکڑ کر — لکھی اسکے دوستوں اخوان کو یکسر

ہرا ظالم فسادی تھا و مردود — گیا خوشحال ہو کوفے کو تب زود

بلا سب کوفیکوں سب ڈرایا — اعانت سے ہی مسلم کے پھرایا

کئے وہ بیوفائی اس سے بیہات — کیا بس قتل مسلم کو وہ بدذات

مع القصہ حسین ابن علی جب — چلا کوفے طرف بر خواہش رب

تھے سب اسی پہ دو مرد اسکے ہمراہ — اقارب اور اجانب سب ای آگاہ

سنا وو رہ میں مسلم کی شہادت — ہوئی سبکو نہایت درد و ملالت

وہاں سے آہ جب آگے چلا ہی — ہی مرحری اُس سے حر آکے ملا ہی

ہزار اسوار تھے سب اسکے ہمراہ — تھا وہ آ منتظر کوفے سے دلخواہ

اُسے ابن زیاد زشت کردار — تھا بھیجا کر کے یہ تاکید بسیار

حسین ابن علی کو گر تو پاوے — نگہبان اسکا رہ کوفے کو لاوے

حسین با صفا سے جب ملا وہ — مفصل یہ حقیقت سب کہا وہ

حسین اسکو کہا آتا تھا میں تب — کہ وعدہ کر سے بلوا

کہا حُر ای جگر بند پیمبر | بلائے تھے جو تجھ کو لوگ یکسر
وہی اب جنگ پر مُصر ہیں طلبگار | تو بر رجعت کر طرف مکے ناچار
شقی ابن زیاد بے وفا کو | میں یوں لکھتا ہوں سب اہل جفا کو
حسین آیا یہاں تک کر سیاحت | میں اس سے جنگ کی پائی نہ رخصت
مخالف ہو مرا جاتا رہا ہے | غرض ایسا ہی حُر اسکو لکھا ہے
ادھر چلنے کا کر کے عزم شبیر | چلا ہے رات سے با عز و توقیر
کیا تھوڑی مسافت جبکہ وہ طی | اخیر شب میں حُر آ پھر ملا ہے
کہا ایسا لکھا مجھ کو وہ ظالم | کہ تو شبیر کا رہ اب ملازم
نہ ہو اس سے جدا زنہار زنہار | کہ میں بھیجتا ہوں فوج بسیار
چلی تھی یونہی باتیں کرتے اس شب | یکایک صبح صادق ہو گئی جب
حسین ابن علی کا اسپ رہوار | کھڑا ہی سست ہو ناگاہ اس بار
اگرچہ تازنے بھی وہ کھایا | نہ آگے ہیں قدم اپنا بڑھایا
بڑا وحشت فزا تھا وہ بیابان | جو دیکھے اسکو وہ ہوتا ہراسان
ہوئے متحیر تب شبیر والا | یہ پوچھا اس زمین کا نام کیا ہے
کہے ہے کربلا نام اسکا اشہر | کہا شبیر نے تب اللہ اکبر
معزز جب یہ دشت کربلا ہے | ہمارا یہ مکان ابتلا ہے
ہمارا بس یہی مقتل ہے بوجھو | کیا حکم نزول فوج بس او
محرم کی تھی وہ تاریخ دوم | تھا روز پنجشنبہ جانیو تم
عمر بن سعد بن وقاص کے ساتھ بہم | دے اس دم بیس ہزار اسوار ہمراہ

کیا ابن زیاد پر شقاوت
یہ بھیجا حکم وہ مردود کذاب
وہ ابن ساقی کوثر تحت آہ
بہت سختی تھی اہلبیت پر سب
عمر بن سعد کو باچند اسوار
بھی فرمایا کہ چھوڑو مجھ کو اس آن
دیا جاؤن جہان لیجاوے داور
وطن اور دوستون سے ہو مہاجر
عمر بن سعد یہ بھیجا ہی پیغام
لکھا تب وہ عمر بن سعد کتن
کہ رکھو لسنت حسین ابن علی سات
یہان تک لا حسین ابن علی کو
مین بھیجا ہون شمر کو پاس تیرے
تو ہی معزول تیری جاے اوپر
عمر جب خط کو یہ دیکھا ہی ای یار
ہی بھیجا آخرت اپنی سراسر
نماز عصر کے بعد از وہ بدکار
حسین اپنے ہی تب خیمے کے آگے
کیا تھا خواب کچھ زانو پہ رکھ سر

روانہ کربلا جانب بہ سرعت
حسین اور اسکے یارون کو نہ دو آب
نہین پانی دئے وہ قوم گمراہ
تھے بھوکے اور پیاسے روز اور شب
بلا بھیجا ہی وہ فرزند کرار
کہ تا آیا جہان سے جاؤن پھر وہان
کہ ارض اللہ واسع ہی مقرر
رہون دیکھون کہ کیا ہوتا ہی آخر
ما آن ابن زیاد زشت انجام
کہ تجھ کو اس لئے بھیجا نہین یان
بجا لاوے مدارا اور مواسات
و الا جلد اسکو قتل کر تو
تو کر عامل نہو فرمان پو میرے
شمر سردار ہووےگا مقرر
ہوا دنیای فانی کا خریدار
ہوا بد خواہ فرزند پیمبر
ہوا آیا جنگ کے میدان پو طیار
مبارک ہاتھ مین شمشیر لیکے
سو تب زینب امام دین کی خواہر

وہ بدکار جن نے سنکر شور و غوغا — گئے بیدار اٹھے بھائی کو آ

وہ فرمایا کہ میرے خواب میں اب — ملا آ مصطفی پیغمبر رب

یہی فرمایا کہ اے فرزند میرے — یقین کل تو ملیگا آکے ہم سے

یہ سنتے ہی بہت کر بیقراری — لگی کرنے کو زینب آہ و زاری

دلاسا دلبری دے اسکو موفور — کیا صبر و شکیبائی پہ مامور

کیا عباس تب یوں عرض خدمت — کہ آکر دشمنوں کی یک جماعت

کھڑے ہیں پاس خیموں کے سراسر — طلب کرتے ہیں تجھکو ای برادر

سواران بیس سے ہمراہ عباس — گئے بجا بہر استفسار ان پاس

بلانے کا سبب پوچھا وہ جاکر — کہے عباس سے تب وہ ستمگر

ہمیں ابن زیاد ایسا لکھا ہے — حسین آوے ہو کر تابع بھلا ہے

وگرنہ اس سے کیجو جنگ و پیکار — ہم آئے اس لئے اب ہو کے تیار

کیا عباس آکر عرض یہ سب — حسین ابن علی سنکر کہا تب

طلب کر آج کی شب انسے مہلت — کرینگے جنگ فردا با شجاعت

رہیں مشغول تا ہم آج کی رات — باستغفار و صلوات اور دعوات

یہی قرآن معظم کی تلاوت — غرض اس شب گزرنے میں لطاعت

رفیقوں اور خویشوں کو کہا سب — کہ جو چاہے میں جاویں آج کی شب

خوشی سے میں دیا ہوں تمکو رخصت — کہ فردا جنگ کی پہنچی ہے نوبت

کہے سب ہیں ترے پر جان فدا ہم — مریں آگے تیرے بہر خدا ہم

ہوئی جب صبح تھا وہ جمعہ کا روز — محرم کی تھی دسویں تھی جگر سوز

ہوئے ہر دو طرف تیار لشکر — حسین اسوقت با ہتیار ہوکر

ہوا گھوڑے پہ اپنے جلد اسوار — رکھا قرآن اپنے آگے ای یار

تھا زین العابدین حالانکہ بیمار — تھا بازو باپ کے ہو خود بھی اسوار

وو صفوں کے درمیان شبیر اگر — زبان کھولا نصیحت میں سراسر

پڑھا ایک آیت قرآن اعظم — بہت بولا مواعظ وہ مکرم

اخیر وعظ و پند ای نیک بنیاد — یہی تھا اس امام دین کا ارشاد

کہ ای لوگو ڈرو تم سب خدا سے — بھی شہر ماؤ محمد مصطفی سے

کہ تم سب جانتے ہو آشکارا — نواسا میں نبی کا ہوں تمہارا

سوا میرے نواسا کوئی دیگر — نہیں دیکھو کہیں روئے زمین پر

مرا والد علی مرتضی ہے — وصی مصطفی ہو الاولیا ہے

چچا میرا ہے جعفر پاک انداز — ملایک ساتھ جو کرتا ہے پرواز

بھی حمزہ سید شہدا مکرم — ہے میرے پدر بزرگوار کا عم

کہا ہم دو برادر کو ہی سالار — جوانان بہشتی کے ہیں سردار

نہ تمکو پہنچتا ہے یہ اے مردم — کہ میرے قتل میں باندھیں کمر تم

تمہارے جانور سب ہو دیں سیراب — یے اہل بیت پیغمبر ہوں بے آب

تھے جب سنگین دلان سب وہ ستمگر — نصیحت یہ نہ کی تاثیر ان پر

عمر بن سعد سب سے اول آکر — چلایا تیر اس لشکر کے اوپر

کہا شاہد رہو بر خرج شبیر — چلایا ہوں میں پہلے سب سے یہ تیر

ہزار افسوس اس پر او رہیہات — کہ اسکا پدر شاہ انبیا بات

چلایا تیر اول کافروں پر
یہ بیٹا نا خلف آل نبی پر
پدر اسکا بشر ہے بجنت
عوض حر کو دیا توفیق مولا
ہوا در لشکر شبیر داخل
بھی یونہی اسکا فرزند و برادر
بہت سے اشقیا کو قتل کرکے
بھی بعد انکے امام دین کے یاران
برا کر اسکو تسلیم و قدمبوس
دیے سر بر فرد بس داد شجاعت
بجز مردان اہل بیت سرور
جناب سید الشہدا کہا تب
ہوا ہے جنگ پر جانے کو طیار
برادر اور برادر زادگان سب
ہمارے تن میں ہو گا جان جب تک
نچھور نگے تجھے ای شاہ زنہار
کئے آپس میں یک دیگر کو رخصت
جو اول ان سے نکلا ای ہنرمند
بہت سے اشقیا کو وہ یگانہ

یقین جنگ احد میں منکروں پر
چلایا تیر پہلے ہو ستمگر
یہ پاویگا جہنم میں عقوبت
کر ناگہ لشکر اعدا سے بدلا
لگا لڑنے جو اعدا کے مقابل
غلام اسکا سعادت سے ہوا اور
شہادت پائے چاروں سب آخر
رفیقان دوستان اور جاں نثاران
وداع ہو جنگ پر جاتا تھا افسوس
صف میدان میں سب پائے شہادت
نہیں باقی رہا ہے کوئی دیگر
ہماری پہنچی ہے نوبت یقین اب
ہوے سب خویش تب دلریش یکبار
بھی فرزندان کہتے ہیں عرض یون سب
نجاتو جانب میدان تب تک
مرینگے ہم ترے آگے ابھی تھار
لئے پس شاہ سے سفر و افتخار
علی اکبر ہے اس سرور کا فرزند
کیا یک پلہن دوزخ کو روانہ

اسے زخمی کیا تب ایک مردود
لئے پس گھیر تکبیر اشقیا زود

بنی کے وہ جگر پارے کو سارے
ملاعین آہ تلواروں سے مارے

کہا شبیر مارے انکھیاں رب
جو مارے تجھ کو ای دلبر مرے اب

سوا اس اثنا میں زینب شہ کی خواہر
گئی روتی ہوئی ڈیرے سے باہر

علی اکبر کی لاش پاک پر وہ
گری ہے آہ خون و خاک پر وہ

وہ بی بی کا پکڑ تب ہاتھ شبیر
لجا ڈیرے میں اپنے ساتھ شبیر

تسلی دیکے پھر باہر وہ آیا
مبارک لاش کو اسکے اٹھایا

علی اصغر جو تھا اس شہ کا فرزند
ہے مروی شیر خوار وہ تھا وہ دلبند

نہایت تشنگی سے چشم پر آب
وہ شہزادہ ہوا تھا جبکہ بیتاب

لے اپنے گود میں اس لخت جگر کو
چسا تا تھا اسے اپنی زبان کو

کہ تا کچھ پیاس سے تسکین ہووے
سوا ایسے میں کوئی مردود گمراہ

چلائی تیر یک اس طفل او پر
لگی ہے حلق میں وہ اسکے اگر

کیا زید رمیں ہی با سعادت
کیا ہے نوش وہ جام شہادت

حسین اسکا لہو تب ہاتھ میں لے
ہے پھینکا آہ جانب آسمان کے

علی اوسط امام الساجدین تب
برادر اسکا زین العابدین ہے

ہو سرور پاس حاضر با سعادت
ہے جانے جنگ پر مانگی شہادت

کہا شہ اسکو ای فرزند میرے
مرے لخت جگر دلبند میرے

ترے بھایاں شہادت پائے ہیں سب
تو ہی باقی ہے پاک میر اہلبیت اب

میں والی تجھ کو کرتا ہوں حرم پر
لسنا ئے اہلبیت حشمت حرم پر

مرے بعد ابھی تو ای قرة العین — نہ کر زنہار قصد جنگ بے شین

رضا سے حق پہ تو دایم ہو راضی — لے صبر و شکر سے ہی سرفرازی

وصیت کر کے ایسا وہ یگانہ — کیا ہے اسکو قربان روانہ

لگے جانے کو پھر میدان جنگ — جوانمردان اہل بیت یک یک

شہادت پاے نے پاکان بھی سارے — سبھی اوج امامت کے ستارے

یقین پہنچی جب تب اُس شہ کی نوبت — حسین ابن رسول اللہ کی نوبت

تن تنہا ہیں وہ شاہ ابرار — برہنہ ہاتھ میں لے اپنے تروار

ہوا ہے معرکے میں رونق انداز — کیا وے ناکسون سے جنگ آغاز

بہت سے اشقیا کو مار سرور — کیا ہے سرنگون سفے النار سقر

تزلزل انکے لشکر میں پڑا تب — پڑا ایک حادثہ انپر کھڑا اب

بہت ناچار ہو وہ زشت تدبیر — لگے تب ہر طرف سے پھینکنے تیر

تن اسکا روضہ اقدس کا تھا پھول — لگے یہ خار اسکو تیر کی بھول

بل اس کا جسم تھا نور مجسم — حقیقت میں گویا قرآن اعظم

جراحت جو لگے ہیں اسکو اکثر — ز شمشیر و سنان و تیر و خنجر

وے تھے اعراب قرآن معظم — لگے زیر و زبر او پیش اسدم

تھا خون شنگرفہ اسکا ای نکوکار — بنشان آیت و مطلق نمودار

غرض اسکا مبارک جسم اطہر — ہوا تھا چور زخمون سے مقرر

بہ اعدا سے تنہا مغلوب زنہار — وہی تھے تس کیے سب مرعوب بدکار

لسان خیمہ گاہ شاہ ناگاہ — شمر چاہا ہوا مردود گمراہ

بھی اہل بیت پر جاہا وہ بدذات — دراز اپنا کرے تا ظلم کا ہات
پکارا انکو تب وہ دین کا سلطان — بنعرہ و تحکم یا حزب شیطان
یہ نامردی تمہاری ہائے ایسی — یہ بدعہدی تمہاری واے کیسی
کہ ہاں مردوں سے مردان جنگ کرنا — نہ لائق عورتوں کو تنگ کرنا
ہوں میں حاضر ہیں اب لڑو تم — تعرض عورتوں سے مت کرو تم
یہ نعرہ جب مہابت سے کیا ہے — شمر ملعون نے گھبرا کر پھرا ہے
وہیں آ ایکطرف لشکر شمر کا — طرف سے دوسرے منحوس عسکر کا
بن تنہا وہ شہ کو گھیر لیکر — لگے کرنے بہت حملات اسپر
لگے کرنے کو اسپر ضرب بسیار — زتیر و خنجر و نیزہ و تلوار
چلایا تیر ناگاہ کوئی بدکار — و بیشہ کے بحلق سے وہ ہوگئی پار
ہوا تب آہ گھوڑے سے جدا وہ — کیا حکم خدا پر جان فدا وہ
گرا گھوڑے سے جب وہ شاہ ابرار — شمر مارا مبارک منھ پو تلوار
سنان ابن انس پیچھے سے آکر — کیا ہے بازخم نیزے سے شگر
بھی خولی اپنے گھوڑے سے اتر کر — کیا ہے قصد شہ کا کاٹنے سر
بن اسکے ہاتھ میں لرزہ ہوا تب — برادر آہ اسکا آگیا تب
جدا کرکے سر سالار والا — وہ اپنے بھائی کے آگے ہی ڈالا
شہادت آہ جب پایا ہے سرور — حسین ابن علی سبط پیمبر
وے ملعونان طرف آئے حرم کے — فغان آل رسول محترم کے
بنی ہاشم کے جو تھے نوجوانان — تھے بازاوے کئے قید گوس ان

تھے جتنے بھی بیان از آل احمد
بس سر بخش اور شمر لعین نے
مبارک سبھی کو کر آراستہ کیے بے سر
بشبیر پر جفا خولی ستم گر
مبارک سر کو ان دونو کے دیے تھے
مبارک سر کو انکے ہاتھ میں دیے
ہی مرو ابن اشعث قیس مردود
مبارک پیرہن اسکا نکالا
لیا ہی ابن لائل اسکی تزوار
بھی وہ شمر لعین بد کیش گمراہ
کیا ذیر بچھین اہل بیت کے تب
تھا زین العابدین تب تخت بیمار
شمر اسکا بھی چاہا قتل ہیہات
کہ کفاروں کے بچوں کو مسلمان
یہ لڑکا ہی مسلمان اور بیمار
جواب اسکو دیا شمر عنادی
کہ اہل بیت سے یک مرد کو بھی
وہ بولا ای شمر تو اگر تین سب
کرتا جو چاہے کر لیوے وہ بدکار
کرتے ہیں آہ ان سب کو بقید
کیئے ہیں ظالم یوں لوگوں کو پہنچے
چڑھیں گھوڑوں تے اوپر وہ ستم گر
بیچ تھے دو نو بر سے ملعون ابتر
میں بھیجے آہ وے کوفے کو بر ذات
شقی ابن زیادی پاس بھیجے
تن بے سر سے اس شبیر کے نور
کرے دو جگہیں حق منہ اپنے کالا
رکھے دوزخ میں اسکو رب تعالیٰ
گئے تجار کو لے اپنے ہمراہ
کرتا تاراج کر دین انکتان سب
ضعیف و ناتوان مغموم لیکن
کہو یک شخص سب اسکا بکر تات
ہم ہرگز قتل کرتے ہیں تو سمجھاں
تو کیا اسیر چلاتا ہے عمرو
کہ بولا تب مجھے ابن زیادی
نہ رکھ باقی کسی یک فرد کو بھی
بسر عنت پہنچ اسکے پاس ہی اب
مگر مت کر تو قصد قتل زنہار

یہ سن جو باز آیا قتل سے تب | روایت دوسری آئی ہے اس ڈھب
عمر بن سعد ظالم ظلم اندوز | بھی رہ کر کربلا میں دوسرے روز
کیا مدفون اپنے کشتگوں کو | حقیقت میں خسار زیر و سگونکو
حسین ابن علی کا جسم اقدس | بھی سب شہیدوں کے اجسام مقدس
پڑے تھے آہ سب بے دفن و بے سر | دریغا تین دن تک ای برادر
پس آیا شندگان غاضریہ | کہ ہے نزد فرات اور ایک قریہ
حسین ابن علی کی لاش اطہر | کئے ہیں دفن و یک قبر اندر
شہیدوں کو بنی ہاشم کے دوسرے | مزار شاہ کے آگے ہی رکھے
بھی سب دوسرے شہیدوں کے تنوں کو | کئے ہیں دفن یک جائے سروں کو
جوانمردان اہل بیت اطہر | جو پائے ہیں شہادت آہ یکسر
تھے اس سرور کے انمیں پانچ بھایان | وہ عباس و محمد اور عثمان
بھی عبد اللہ و جعفر ای خردمند | بھی تھے حضرت حسن کے تین فرزند
وہ قاسم اور عبد اللہ عمر ہے | کہے بوبکر کوئی چوتھا پسر ہے
بھی اس سرور کے دو فرزند اطہر | علی اکبر علی اصغر ہے دیگر
بھی پوتے جعفر طیار کے دو | نبی کے عم بزرگوار کے دو
شہادت پائے تھے عون و محمد | تھا عبد اللہ انکا پدر امجد
یے دو نوشہ کے خواہرزادگاں تھے | دو جانب سے بھی عالی خاندان تھے
انھوں کی حضرت زینب ہی تھی مادر | حقیقی حضرت زہرا کی دختر
عقیل ابن ابی طالب کے فرزند | وئے جان کربلا میں تین دلبند

وے تینو حضرت مسلم کے بھایان — تھے عبداللہ و جعفر عبدرحمان

ہوئے سولا یہ ستر باسعادت — زآل مصطفی پائے شہادت

بھی از اولاد انصار و مہاجر — شہادت پائے اس دن چند اکابر

غرض پایا شہادت جب وہ سرور — تھی چھپن سال کی عمر مطہر

زیادہ اس پہ تھے پنج ماہ و پنج روز — سن ہجری تھا اکسٹھ ماتم اندوز

زوال شمس کے بعد ای مکرم — بروز جمعہ عاشورہ محرم

رہے راضی وہ سب سے رب عالم — رکھے اعدا کو انکے در جہنم

پس اہل بیت کو تا کوفہ و شام — وہاں سے ظالمان زشت انجام

مقید آہ کر جو لے گئے ہیں — جو داد اپنی شقاوت کا دئے ہیں

سر شہدا جو نیزوں پر چڑھائے — بھی شہر شہر جو انکو پھرائے

بھی جو جو از سر شبیر والا — ہوے ظاہر کرامات معلا

حسین ابن علی کی سر کی تدفین — مدینے کو جو پہنچی آل غمگین

مفصل سب یہ ذکر باکرامت — لکھا ہوں میں بگلزار شہادت

ائمہ اہل بیت مصطفی کے — اکابر خاندان مرتضی کے

ہوئے اولاد میں شبیر کے جو — کبار اولیا اقطاب ہیں او

میں اب کرتا ہوں انکا ذکر آغاز — بیان ہے از رہ اجمال و ایجاز

بستان اہل بیت شاہ ابرار — جو وارد ہینگے آیات اور اخبار

سبب اہل بیت کو شامل ہیں وہ سب — بیان لکھتا ہوں تھوڑے سے ان میں اب

بعض احادیث صحیحہ حضرت سید انام کہ مطلقا در شان اہلبیت کرام وارد اند

روایت یون کیا ہے یک مکرم
صحابی شاہ کا زید ابن ارقم

غدیر خم جو ہے یک جاے ایجان
وہ مکے اور مدینے کے ہے درمیان

وہان قایم ہو یک دن شاہ لولاک
پڑھا ہے یک معظم خطبۂ پاک

پس از حمد و ثناے رب عزت
کہا اندکیر اور وعظ و نصیحت

کہا اسطرح پس یا ایھا الناس
رہو آگاہ تم بے شبہ و وسواس

نہین ہوں مین مگر یک آدمی ہون
ہوں مین یک بندۂ خلاق بیچون

فرشتہ حق کا عزرائیل فاخر
قریب آویگا میرے پاس آخر

کرونگا امر حق کے مین اجابت
کرونگا عالم دنیا سے رحلت

بواقع شاہ کے رحلت کے ایام
تھے تب نزدیک تراہی یک انجام

پڑھا ذوالحج کے آخر خطبہ سرور
کیا رحلت ربیع اول اندر

روایت

لکھی فرمایا رسول رب باری
تمہارے درمیان دو چیز بھاری

سنو تم چھوڑتا ہون مین مقرر
یہی دو چیز ہینگے وہ مطہر

ہے پہلی چیز قرآن با شرافت
رکھا ہے اسمین حق نور ہدایت

کرو تم پس عمل قرآن اوپر
لکھی محکم اسکو پکڑو تم سراسر

کتاب اللہ پر پھر ہمکو سرور
دیا تحریص اور ترغیب اکثر

لکھی فرمایا ہے دوسری چیز ہم سے
مقرر ہینگے اہل بیت میرے

مین انکے حق مین اب ای نیک بنیاد
خدا کی تین دلاتا ہوں تمہیں یاد

رسول اللہ از تاکید بسیار
یہ فقرے کی کیا دو بار تکرار

روایت

ہے دوسری یک روایت ای کرم
کہ حبل اللہ ہے قرآن اعظم

رسن کو حبل کہتے در لغت جان
یعنی معنا دوسرا ہے عہد و پیمان

جو تابع اسکا ہے پایا ہدایت
جو چھوڑا اسکو ہوگا پر ضلالت

روایت

روایت اسطرح لایا ابی ذر
کہ فرمایا شفیع روز محشر

کہ اہل بیت میرے ای خردمند
ہے بیشک نوح کی کشتی کے مانند

جو کوی اسمین چڑھا از فضل باری
یقین پایا نجات و رستگاری

نہین اسمین چڑھا جو پر ضلالت
وہ پایا دو جہان کی ہے ملامت

روایت

روایت آئی یون ابن عمر سے
سنا ہے وہ شہ جن و بشر سے

کہ امت سے مری اول شفاعت
کرونگا جسکو در روز قیامت

سو اہل بیت میرے ہین معزز
پس اوقرب ہین قریشی انکے بعد از

پس انکے بعد ہین انصار میرے
رفیق و دوست غمخوار میرے

ہے بعد انکے یمن کے اہل ایمان
جو تھے پیرو میرے پیدا و پنہان

بھی بعد انکے یقین باقی عرب ہین
بھی بعد از انکے عجم کے لوگ سب ہین

شفاعت جسکے حق مین ہووے اول
وہی ہونگے بلاشک سب سے افضل

بھی عمران بن حصین ایسا کہا ہے
کہ فرمایا شہ ہر دو سرا ہے

خدا سے مین ہوا اسطرح سائل
کہ نا ہو آتش دوزخ مین داخل

بجز اہل بیت سے کوئی معزز	کیا ہی یہ اجابت ربّ داور

روایت

روایت یوں کیا ہی شاہ مرداں	کہ فرمایا رسول ربّ یزداں
گروہ ہیں چار در روز قیامت	کرونگا میں بحق انکی شفاعت
ہی اوّل وہ گروہ نیک انجام	کرے جو میرے ذرّیت کا اکرام
ہی دوم وہ گروہ نیک سمجھو	کرے حاجات کو انکے روا جو
ہی سیوم جو کریگا سعی خوشتر	وہ جب کاموں میں اپنے ہووے مضطر
ہی چارم وہ گروہ با صداقت	زبان و دل سے راکھے اُن سے الفت

روایت

روایت یوں کیا کرّار والا	کہ فرمایا رسول حق تعالی
جو اوّل حوض پر مجھ سے ملینگے	بحشر میرے اہلبیت ہینگے
ہی جو امت سے میرے نیک محضر	رکھیگا دوست میرے تیں معزز

روایت

روایت اسطرح کرتا ہی جابر	کہ فرمایا ہی یوں سالار فاخر
امان اہل سما کے ہیں ستارے	اٹھینگے آسمان سے جب یو تارے
تو آوے اُن پو جو انکا ہی موعود	کہ یعنے حشر کا دن آویگا زود
امان مومنین میرے اصحاب کیتین	رہونگا جب تلک انمیں یقین ہے
کرونگا نقل اس دنیا سے میں جب	جو ہی موعود انکا آویگا تب
بلاشک میری اہلبیت اطہر	امان ہیں میری امت میں مقرر

کرینگے سب وے جب دنیا سے رحلت
تو آویگا وہین موعود امت

کہ یعنی ہووینگے اس دم نمودار
قیامت کے بڑے جو ہووین آثار

روایت

روایت یون کیا ہی ابن عباس
کہ فرمایا ہی یون وہ سید الناس

تم آوے جسکتین یہ بات خورسند
اگر جیوے وہ میرے جینے کے مانند

بھی میرے موت کے مانند سمجھو
یہ دنیا سے بچا رحلت کرے او

بھی وہ جنت مین فردا ہووے داخل
بنایا ہی جسے خلاق عادل

تو رکھے دوستی وہ مرتضی سات
بھی اسکے دوستان باصفا سات

کہ یہ عترت مری بروجہ تحقیق
مری طینت سے ہی پائی ہی تخلیق

یہی ہی فہم جو مجھ کو دیا رب
نصیب انکے بھی سمجھو کیا ہی رب

مری امت سے اسکو ویل ہووے
جو جھٹلاوے فضیلت کو انھون کے

غرض ایسی بہت آئی حدیثین
رسول اللہ کی عترت کی شانین

ہوے ہین ائمہ ایسے باقوت
کہ پائین شرع و ملت جن سے قوت

ہوئے افراد ایسے انمین سے تین
طریقت جن سے پائی زینت و زین

جناب حیدر و حسنین اکرم
جو یہ تینون ائمہ ہین مکرم

ہوا مذکور کچھ تینون کا احوال
لکھون اب ذکر دوسرون کا باجمال

امام العارفین سجاد زین العابدین کا وصف
ہو کس منھ سے کہ وہ فرزند ہی شاہ شہید انکا

علی ابن الحسین باکرامت
ضیا افزائے گلزار سیادت

کنیت بوالحسن اسکی ہے امجد — بولے بوالحسین یا بو محمد

کہے بوبکر بعض اسکی کنیت — وہ ہے چوتھا امام پر فضیلت

ملقب وہ بزین العابدین ہے — لقب سجاد بھی جسکا یقین ہے

ہے خاتون شہر بانو اسکی مادر — کی تھی وہ یزدجرد کسری کی دختر

خلافت میں علیؑ مرتضی کے — و یا عثمان مہ اوج حیا کے

مہ شعبان کی نوین جمعہ کا روز — ہوا پیدا مدینے میں وہ فیروز

اٹھا ہجرت سے تب تنتیسواں سال — وہ یا چھتیس یا اٹھتیسواں سال

لقب اسکا جو زین العابدین ہے — یہی وجہ لقب اسکا یقین ہے

اکیک شب تھا تہجد میں وہ با شان — تب آیا اژدہا بن ایک شیطان

رکھے طاعت سے حق کے تا اسے باز — وہ اوج قربت مولی کا شہباز

نہیں کچھ التفات اسپر کیا ہے — نہ دل میں خوف اپنے کچھ لیا ہے

وہ تب انگشت پا کو اسکے پکڑا — نماز اپنی نہیں وہ تب بھی توڑا

کیا ہے منکشف تب اسپہ کرتار — کہ شیطان لعین ہے وہ تبہ کار

طمانچہ اسکو تب مارا وہ آگاہ — کیا ہو دور ای ملعون درگاہ

ہوا جب دور وہ ملعون ناکام — اٹھا وہ تا کرے ورد اپنا تمام

سنا تب غیب سے آواز سہ بار — کہ زین العابدین ہے تو ای سالار

روایت

ہے مروی جب وضو کرتا تھا وہ فرد — ہوا کرتا تھا اسکا رنگ تب زرد

مبارک تنمیں لرزہ اسکے بسیار — ہوا کرتا تھا تب از خوف جبار

جب اس سے پوچھتے تھے وجہ اسکا ‌ ‌ خرچ فرمانا حقا نیت وہ انکو بتاتا
کہ ہو جو کیون نہ لرزہ مجھکو ہووے ‌ ‌ کھڑے رہتا ہون مین اب کسکے آگے

روایت

تھی اپنے گھر مین وہ مولیٰ کا مقبول ‌ ‌ نماز اندر تو ایک روز مشغول
لگی ہے گھر کو آتش اسکے ناگاہ ‌ ‌ کہ تھا اسوقت پیر و سر بسجدہ
کئے شور و فغان تب لوگ بسیار ‌ ‌ کہ یا ابن رسول اللہ النار
نہین سر اپنا سجدے سے اٹھایا ‌ ‌ نہین طاعت سے حق کی باز آیا
بجھی آتش تھی وہ پایا فراغت ‌ ‌ کیا تب حاضرون نے عرض خدمت
کہ ای سر حلقہ افراد کامل ‌ ‌ لگی کیا تھی تجھے آتش سے غافل
وہ فرمایا کہ آتش آخرت کی ‌ ‌ مجھے اس آگ سے غافل کئے تھی
کرامات و خوارق اسکے بسیار ‌ ‌ مین لکھتا ہون بیان مین تھوڑے اک بار

کرامات حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

کہا زہری کہ زین العابدین کو ‌ ‌ ولی حق امام المسلمین کو
شقی عبد الملک وہ پور مروان ‌ ‌ کیا تھا قید نا سنجیدہ نادان
مبارک دست و پا مین اسکے زنجیر ‌ ‌ گلے مین طوق ڈالا زشت تحریر
نگہبانان بہت سے اسکے اوپر ‌ ‌ کیا تھا اسنے وہ شیطان مقرر
اجازت لے اس سے جاتا مین جب ‌ ‌ سلام اسکو کرون مین اور وداع اب
ہوئی پروانگی مجھکو گیا مین ‌ ‌ مشرف اسکی خدمت سے ہوا مین
اٹھا خیمے کے اندر رنج و نالہ ‌ ‌ لگا رونے مین اسکو دیکھ بسیار

کیا مین عرض ای ابن پیغمبر　　کہ ہوتا کاش مین تیری جگہ پر

بھی تو رہتا سلامت اور دلشاد　　کیا ارشاد یون تب مجھکو سجاد

کہ ای زہری تو کیا ہی اس سے دلگیر　　کہ ہو نہین رنج مین زین طوق و زنجیر

اگر مین چاہون حقسے ای خردمند　　تو ہوونگے مرے سے دور یہ بند

سمجھ یہ بات جو کہتا ہون اب مین　　کہ تجھکو یا ترے امثال کو تین

اگر پہنچے کبھو کچھ رنج و آزار　　عذاب حق کرے تب یاد ای یار

وہ درد و رنج تب ہوویگا آسان　　یہ فرما وہ امام جن و انسان

مبارک دست و پا کو اپنے یکبار　　علاحدہ کیا زنجیر سے بھار

کہا پھر ان نگہبانون کے ہمراہ　　نہ یون جاؤنگا دو منزل ای آگاہ

پس اسکے بعد گذرے چار دن جب　　نگہبان وے مدینے کو پھرے سب

اگرچہ ڈھونڈتے تھے اسکو بسیار　　نہین پایا انہین پر اسکو زنہار

کبھی منزل مین ہم اترے تھے یکبار　　نگہبان اسپہ تھے سب ذات بیدار

ہوئی جب صبح دیکھے کر نہ تاخیر　　پڑی تھین کھل کے اسکی طوق و زنجیر

خبر دیتا ہی زہری بعد اسکے　　ملا ہون مین نے جا عبدالملک سے

وہ تب احوال شاہزادہ کا پوچھا　　کہا مین اس سے جو کچھ جانتا تھا

کہا عبدالملک میرے سے یون تب　　نگہبان میرے گم اسکو کئے جب

مرے نزدیک وہ آیا اسے آن　　کہا اب کیا ہی تیرے میرے درمیان

کہا مین پاس میرے تھو خوشنود ساعت　　کہا وہ مین نہین چاہتا ہون یہ بات

یہ بولا سو گیا ہی وہ بہ عشرت　　ہی واللہ اسکی اب آگہ مجھکو حاجت

روایت ہی کہ زہری نیک بنیاد
وہ شہزادے کو بس کرتا تھا جب یاد

تو رو رو کر بہت کہتا تھا ایسا
کہ وہ بے شبہ زین العابدین تھا

کرامت

ثقات باصفا سے ایک نامی
روایت یوں کیا ہی ای گرامی

کہ یکدن میں گیا سجاد کے گھر
بھی بیٹھا جاکے اسکے گھر کے در پر

نہ چاہا میں سناؤں اپنا آواز
تھا تھوڑا او وقت خاموشی سے دمساز

وہ باہر آیا سلام اسکو کیا میں
دیا ہی وہ جواب اسکا بہر تمکین

وہ یک دیوار کے پاس آگئے ای یار
کہا مجھ کو تو کیا دیکھا یہ دیوار

کیا میں عرض ہاں دیکھا ای سرور
خبر دی مجھ کو تب وہ ابن حیدر

کہ میں تکیہ کر اس دیوار پر آ
لگا تکیہ بہت غمگین بیٹھا

یکایک میں نے دیکھا تب مقرر
جو ایک مرد ظاہر نیک محضر

لباس اجلا بہت پہنا اتھا وہ
مرے آگے وہیں آکر کھڑا وہ

کہا ہی نام وہ لیکر مراتب
کہ تو غمگین ہے یوں کس لئے اب

اگر دنیا کے خاطر تو ہی مغموم
تو اب یہ بات تجھے خوب معلوم

کہ یہ دنیا ہی بس یک رزق حاضر
کہ سب کھاتے ہیں اس سے نیک و فاجر

کہا میں غم نہیں یہ بہر دنیا
ہے سچ ایسی ہی دنیا تو جو بولا

وہ بولا بعد ازاں اسطرح مجھ کو
ہے بہر آخرت غمگین اگر تو

تو ہے وہ وعدہ صادق مقرر
کریگا حکم اسمیں رب داور

میں بولا پھر اسے اسطرح اسدم
کہ یہ عقبی کے خاطر بھی نہیں کم

کہا پھر کس لئے غم ہے ترا بول ۔ یہ عقدہ جلد اپنے درد کا کھول

جواب اسکو دیا اسطرح میں تب ۔ ہے غم از فتنۂ ابن زبیر اب

کہا وہ ای علی اب بول مجھ کو ۔ کہ ایسے شخص کو دیکھا کہیں تو

ڈرا ہانکا ہے خدا سے وہ کوی شی ۔ خدا اسکو نہیں وہ شی دیا ہے

گیا میں شخص کو ایسے نہ دیکھا ۔ وہ دوسرے بار پھر ایسے پوچھا

بھلا ایسا تو دیکھا شخص دیگر ۔ کہ رکھتا ہو خدا سے وہ بہت ڈر

نہ کام اسکے سزاوار حق تعالی ۔ کہا میں نے نہ ایسے کو بھی دیکھا

یہ فرما کر ہوا وہ جلد تر غیب ۔ کہے مجھ کو کہ تھا یہ خضر لاریب

روایت

وہی راوی لے پھر کہتا ہے اسدم تھا ۔ کہ یہ فقرہ ہوا اسموع یک رات

کہ کہتا تھا یقین بر طور سائل ۔ نہ پہچانے مگر تھا کون قائل

أَیْنَ الزَّاهِدُوْنَ فِیْ دَارِ دُنْیَا ۔ وَاَیْنَ الرَّاغِبُوْنَ فِیْ دَارِ اُخْرٰی

بقیع پاک سے ہاتف نے بولا ۔ علی ابن الحسین ہے شخص ایسا

روایت

روایت ہے کہ یکدن در بیابان ۔ وہ بیٹھا تھا تھے ہمرہ اسکے یاران

ہرن یک آگے لاگی کرنے فریاد ۔ زمین پر مارتی ہاتھ اپنے ناشاد

کہے اصحاب یا ابن پیمبر ۔ یہ کیا کہتی ہے آہو تو بیان کر

وہ فرمایا کہ یہ کہتی ہے پر سوز ۔ فلان قرشی میرے بچون کو دیروز

پکڑ کر لے گیا ہے میں ہون دلگیر ۔ نہیں انکو پلائی کل سے میں شیر

کئے تصدیق یہ سن سارے حضار ۔۔۔ مگر یک شخص لایا وہ بھی انکار
ہو مشرف ایسے سجاد مکرم ۔۔۔ وہ قرشی کو بلا بھیجا اسی دم
بھی فرمایا ہے وہ با کرامت ۔۔۔ یہ آنکو تیری کرتی ہے شکایت
کہ تو بچون کیتیں کمرا ہی اسکے ۔۔۔ نہیں آنکو پلائی دودھ کل سے
وہ اب فریاد کرتی ہے نہایت ۔۔۔ کہ تا بچون کو دلواؤن تمہی سے
پلا کر دودھ پھر بچون کو دو بھی ۔۔۔ وے بچون کو تبھی لایا ہے قرشی
پلائی دودھ وہ بچون کو ہو شاد ۔۔۔ وے بچون کو کیا سجاد ارشاد
کہ یہ آنکو کے بچے تو مجھے دے ۔۔۔ وہ قرشی نے دیا اسکو خوشی سے
امام الساجدین نے انکو لے لے ۔۔۔ کیا ہے آنکے مادر کے حوالے
چلے آنکو وہ بچون سے تو ہمراز ۔۔۔ لگی کرنے بہت فرحت سے آواز
گئے حضار پیغمبر عرض خدمت ۔۔۔ کہ ای ابن شہ ختم رسالت
یہ کیا کہتی ہے آپکو خبر دیجے ۔۔۔ وہ فرمایا دعا ارزانی ہے جسے
جزاہ اللہ خیرا بولتی ہے ۔۔۔ زبان اسمین مگر یہ کھولتی ہے
تھا پنجرا ایک ہرن کو ایک صیاد ۔۔۔ کہی وہ سرور عالم سے فریاد
چھوڑایا اسکو وہ محبوب خلاق ۔۔۔ ہے اسکا معجزہ مشہور آفاق
حسینی کے جد کا یہ اعجاز تھا جو ۔۔۔ کرامات سے یہان ظاہر ہوا او

کرامت

تھا نام قمر نیک اطوار ایک اسکا ۔۔۔ سوار اسپر جو بچے کو تھا جاتا
ہمیشہ بیٹھتا پالان وہ یگانہ ۔۔۔ کبھی لگتا نا تھا اپنا تازیانہ

نہ ہوتی ہار نی کی اسکو حاجت ۔ مدینے کو گئے تک حجر کے رجعت
کیا ہی جبکہ رحلت وہ مکرم ۔ وہ ناقہ قبر پر آ اسکے پر غم
زمین سے اپنی سینے کو لگا کے ۔ بہت رونے لگا ہی درد و غم سے
خلف اسکا معظم یعنے باقر ۔ گیا نزدیک اگر اسکے ظاہر
کہ اُٹھ تجھ کو برکت دیوے متعال ۔ یہ کہتی ہی اٹھا وہ ناقہ فی الحال
وہ یونہی تین دن روتا رہا ہی ۔ بھی چوتھی دن وہیں آخر ہوا ہی

کرامت

حسین باصفا ای با سعادت ۔ ہی پایا کربلا میں جب شہادت
محمد بن حنیفہ ابن حیدر ۔ وہ شہزادہ کے تب نزدیک آکر
لگا کہنے کہ ای میرے بھتیجے ۔ یقین بعد از حسین ابن علی کے
امامت کا ہوں میں بے شبہ حقدار ۔ رسول اللہ کی دے مجھ کو ہتیار
کہا سجاد اسکو ای میرے عم ۔ تو حق تیرا نہیں مت مانگ اسدم
وہ جھگڑا لگا تو بولا اسکو یوں ٹھیک ۔ تو چل اب جائیں ہم حاکم کے نزدیک
وہ پوچھا کون حاکم ای مجدد ۔ کہا حاکم ہی بیشک حجر اسود
گئے نزدیک اسکے ہر دو باہم ۔ کہا وہ کر تو اس سے بات ای عم
محمد بن حنیفہ نے کیا بات ۔ جواب اس سے نہیں پایا وہ خوشنود تھا
تجھ کے پاس سجاد آیا ۔ دعا کرنے کو ہاتھہ اپنے اٹھایا
بایماء عظام رب علام ۔ پکارا حق کو وہ فرخندہ انجام
کیا یہ عرض از قاضی حاجات ۔ کہ اس سے حجر اسود اب کرے بات

تجر سے پس لگا کہنے بتحقیق — کہ مولا اپنے بندون کے موافق
رکھیا ہی ذات مین جب شیر تجر سے — یہین ای حجر اسود ات خبر سے
حسین ابن علی کے بعد مطلق — امامت اور وصایت کسکا ہی حق
یہ سن کر وہ حجر ہلنے لگا ٹھیک — ہوا دیوار تے گرنیکے نزدیک
فصاحت سے بہ عربی ای کہو دست — محمد بن حنیفہ کو کہا تب
کہ بیشک ای محمد با سعادت — مسلم ہی کہ امامت اور وصایت
حسین ابن علی کے بعد ناچار — علی ابن حسین کو ہی سزاوار
روایت ہی طواف کعبہ اندر — دو مرد و زن کے ناگاہ ہاتھ اپر
ہوئے چسپان یقین از حجر اسود — کیے کوشش اگرچہ لوگ بے حد
و لے چھوٹے نہین ہاتھ انکے زنہار — انہین تب کاٹنا چاہے بین خصار
وہان ناگاہ تب سجاد اگر — تب دیکھا انکا یہ حال عجب تر
ملا سب ان پہ اپنا دست اکرم — چھٹے وے مرد و زن کے ہاتھ سب ہم

کرامت

لکھا تھا عبد الملک جو پور مروان — لکھا حجاج کو اسطرح سبحان
کہ قتل آل عبد مطلب سے — توکر پرہیز میری بات سنیے
کیے افسوس بوسفیان کی اولاد — انھون کے قتل مین بس ظلم و بیداد
یہی باعث انھون کی سلطنت بھی — ہوئی ہی منقطع کسطرح جلدی
ہوا آگاہ اس سے زین العابدین خوب — لکھا عبد الملک کو ایک مکتوب
فلانے ساعت فلان تاریخ اندر — لکھا حجاج کو تو یون سراسر

خبر مجھ کو رسول حق دیا ہے ۔ پسند یہ کام حق تیرا کیا ہے
جتا مملکت تجھ کو عطا کر ۔ ترا پایا اور تجھے آیام اسیر
غلام خاص کو اپنے مقرر ۔ کرا اسوار اپنے را چلے پھر
یہ نامہ ہاتھ مین اسکے دیا ہے ۔ روانہ پاس سکے نیت کیا ہے
اسے عبدالملک نے جبکہ دیکھا ۔ موافق ساعت و تاریخ پایا
وہ مرکب جسقدر درہم اٹھاوے ۔ کیا ہے حکم وہ تا اسپہ لادے
وہ بھیجا جلد زین العابدین پاس ۔ عقیدت سے امام المسلمین پاس

کرامت

روایت یون کیا منہال ای یار ۔ گیا تھا حج کو مین جیسے کے یکبار
گیا خدمت مین زین العابدین کے ۔ وہ شہزادہ نے یون پوچھا میرے سے
حرمیہ ابن کاہل کا ہے کیا حال ۔ کہا مین ای امام اہل اجلال
اسے کوفے مین زندہ چھوڑ آیا ۔ یہ سنکر ہاتھ دے اپنے اٹھایا
دعا درگاہ مولا مین کیا ہے ۔ مبارک لب سے اپنے یہ پڑھا ہے

اَللّٰھُمَّ اَذِقْهُ حَرَّ الْحَدِیْدِ اَللّٰھُمَّ اَذِقْهُ حَرَّ النَّارِ

مین جب کوفے کو جا پہنچا ای ہشیار ۔ گیا تھا تب خروج اس جا مختار
قدیمی دوستی تھی اسکو مجھ سات ۔ مین چاہا تا کرون اس سے ملاقات
وہان اسوار مرکب پر ہوا مین ۔ مکان کو جلد تر اسکے گیا مین
تھی مختار بھی ہوتا تھا اسوار ۔ ہوا ہمراہ مین بھی اسکے ای یار
کھڑا کوفے مین وہ یک جا پہ آ ۔ کہ شاید وہ کسیکا منتظر تھا

کیے حاضر خزیمہ کو ہی ناگاہ | کہا مختار نے الحمد للہ
کہ تیرے پیر دیا حق مجھکو قدرت | وہیں جلاد کو بلوا لے عترت
اسے بدم دست و پا اسکے کٹایا | منگا آتش بدن اسکا جلایا
کہا یہ دیکھ میں سبحان اللہ | وہ پوچھا ہی میرے سے تب ای آگاہ
کہ سبحان اللہ بولا کیا سبب تو | تو کہیگا وجہ اسکا بول مجھکو
میں وہ قصہ بیان اس سے کیا سب | کیا تھا جو دعا سجاد از رب
مجھے سوگند دیکر تب وہ پوچھا | بگوش خود دعا تو وہ سنا کیا
کہا ہاں میں سنا ہوں آشکارا | اثر وہ جلد دور گشت گزارا
درنگ بعد از کیا وہ ایک ساعت | رکھا سجدے میں سر پس با کثرت
کیا دیری بڑی سجدے کے اندر | اٹھایا ہی زمیں سے بعد وہ سر
چلا پھر بعد ہو اسوار خوشدل تھا | لگا چلنے کو میں بھی اسکے ہی ساتھ
گذر اسکا ہوا ہی میرے گھر پر | کہا میں اسکو جد و جہد کر کر
کہ گھوڑے سے اتر از لطف و فخر | طعام ماحضر کرتا ہوں حاضر
کہا مختار مجھکو سن ای مہمال | کہ پہنچا یا خبر تو مجھکو فی الحال
کہ وہ بے شبہ شہزادگی دعوت | کہا ہی حقتعالی نے اجابت
تو پھر کھانے کو بلواتا ہی امروز | بسبح وہ آج کا دو روز فیروز
کہ اسے شکر میں روزہ رکھوں میں | کہ یہ توفیق حق بخشا میرے تئیں

روایت

روایت ہی کیا رحلت وہ جس شب | کہا اپنے خلف باقر کو خوش نصیب

کہ ای میری پسر ای لخت جانی
کیا ہی جلد تر پانی وہ حاضر
کہا سے فرزند لا اب آب دیگر
اندھیری شب تھی باقر ابن اسکا
ہوا تھا ایک چوہا اسکے اندر
وضو کر اسکو فرمایا ہی وہ تب
مرا پہنچا ہی وعدہ بوجہ سے مین
کیا پس اپنے فرزند کو وصیت
مدینے مین ہی در ماہ محرم
سن ہجری اتھا نود پہ چارم
ولید اسوقت تھا نااہل حاکم
وہی اسکو دلایا سم قاتل
تھی ستاون برس کی عمر اطہر
تھا اسکا نقش خاتم ای برادر
حسن کے روضہ اشرف کے مقرون
تھے اسکو پانزدہ اولاد اطہر
ابو جعفر محمد یعنے باقر
سنجع زید شہید پسر سیوم
علی اصغر حسین اصغر ہین نامی

وضو کے واسطے لا میرے پانی
کہا اسطرح باقر کو وہ فاخر
ہوا ہی جانور تک اسمین تر کر
چراغ اسوقت منگوا خوب دیکھا
کیا پس جلد حاضر آب دیگر
کہ ای فرزند میرے آجکی شب
مین اب جاتا ہون نزد رب کونین
کیا اس عالم فانی سے رحلت
تھی اسکی دوسری تاریخ اکرم
تھی دیگرے قول سے نود پہ پنجم
وہ تھا عبد الملک کا پور ظالم
شہادت ہوی وہ شہزادیکو حاصل
تھی اٹھاون لکھے ہین بعضے دیگر
وما توفیقی الا باللہ اشہر
ہوا وہ گوہر حسنین مدفون
کر تھے گیارا پسر تھے اور چار دختر
تھی عبد اللہ باہر ذو المفاخر
عمر فرزند اسکا ہی چہارم
حسین اکبر حسین اکبر گرامی

وفات امام زین العابدین

علی اکبر سلیمان عبد الرحمان ہوئے گیارا یہ فرزندان ذیشان
خدیجہ فاطمہ اور ام کلثوم یہ دختر ہے چار ہیں کر انکے معلوم

دلاور شبیر اجام ہدایت حضرت باقر
لیا زم نام ہے جس کے یہی گلہ کفر و عصیان کا

محمد ابن زین العابدین تھا وہی نجم امام المتقین تھی
کنیت اسکی بو جعفر ہے اشہر لقب ہے اسکا باقر ای برادر
ہے اسکی ام عبد اللہ مادر حسن ابن علی کی ہے وہ دختر
صفر کی تیسری تھا جمعہ کا روز مدینے میں ہوا پیدا وہ فیروز
سن ہجری اٹھا پنجاہ و ششم ہے دیگر قول سے پنجاہ و ہفتم
حسین اسکا جو ہے جد ممجد شہادت جبکہ پایا ہے وہ امجد
مبارک عمر باقر ای نکو فال اتھی اسوقت تھیں بے شبہ سہ سال
قضایا اس معظم کے صریحہ ہیں ثابت از احادیث صحیحہ

روایت

روایت اسطرح کرتے ہیں رواۃ کہ فرمائے ہیں باقر ذو الکرامات
کہ جابر ابن عبد اللہ اکرم جو تھا از جملہ اصحاب خاتم
میں بکودکی اس تے ملنے کو گیا جو سلام اس با صفا پر جب کیا تو
جواب تو دیکے پوچھا کون ہے تو کہا اسوقت میں اسطرح اسکو
محمد بن علی ہوں اے ممجد حسین ابن علی ہے گا مرا جد
یہ سنتے ہی بہت وہ ہوکے خورسند کہا نزدیک آ ای میرے فرزند

وہیں اسکے گیا نزدیک میں جب ۔۔۔ دیا بوسہ وہ میرے ہاتھ کو تب

لگی چاہا دیوے بوسہ پاؤں کیتین ۔۔۔ سٹرک کر دور اُن سے ہو گیا میں

وہ فرمایا مجھے تب ای محمد ۔۔۔ رسول اللہ تیرا جد امجد

سلام الطاف سے تجھ کو کہا ہی ۔۔۔ خبر تیری ولادت کی دیا ہے

کہا میں ہووے صلوات و سلام اب ۔۔۔ نبی پر رحمت و برکات از رب

میں پوچھا اس سے بعد از ای معلّا ۔۔۔ کہ فرمایا تھا کب یہ شاہ والا

کہا اسطرح تب میرے سے جابر ۔۔۔ کہ تھا یکروز میں شہ پاس حاضر

کیا ارشاد مجھ کو یون پیمبر ۔۔۔ کہ تو زندہ رہے تب تک مقرر

کہ میرا ایک فرزندوں سے خوش صفات ۔۔۔ کریگا فضل حق سے تو ملاقات

محمد بن علی ہے نام اسکا ۔۔۔ حسین ہے جدّ با اکرام اسکا

خدا دیوےگا اسکو نور و حکمت ۔۔۔ سلام اسکو میرا پہنچا بعزت

روایت

لکھی یک جابر سے آئی ہے روایت ۔۔۔ کہ فرمایا مجھے شاہ رسالت

کہ تو اسوقت تک جیتا رہیگا ۔۔۔ ز فرزند حسین آخر ملیگا

روایت

لکھی یون آیا ہی در بعضے روایات ۔۔۔ کہ جابر سے کہا شاہ برّیات

کہ تو اس سے ملیگے بعد بیشک ۔۔۔ ہے تیری زندگی دنیا میں اندک

خبر یون مخبر صادق دیا ہے ۔۔۔ وہی چند روز میں جابر موا ہے

میں باقر کے بہت سے خرق عادات ۔۔۔ لکھان لکھتا ہوں میں تھوڑے کرامات

کرامات حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ثقات باصفا سے ای گرامی | خبر دیتا ہی یون یک وقت نامی
کہ مین تھا حضرت باقر کے ہمراہ | گذر اسکا ہوا اس روز ناگاہ
کہین قصر ہشام اوپر معتبر | ولد عبد الملک کا تھا وہ شہر
کہا ہی حضرت باقر نے اس آن | کہ واللہ ہووے گا یہ قصر ویران
کرینگے نقل متی اسکی واللہ | دسینگے اسکے سب پتھر بھی واللہ
کہا راوی کہ متعجب ہوا مین | کہ کون ویران کرے اس قصر کو تین
ہشام ایسے مین ناگہ جب موا ہے | ولید اسکا پسر ایسا کہا ہے
کہ توڑین جلد تر اسکی عمارت | اٹھاوین خاک بھی اسکی بشارت
کئے ویسا ہی اسکے حکم اوپر | نظر آنے لگے تب اسکے پتھر
کہا راوی نے پتھر اسکے یکسر | مین اپنے چشم سے دیکھا مقرر

کرامت

روایت پھر وہی راوی سے آئی | کہ زید ابن علی باقر کا بھائی
گذر ہم پر کیا یکبار ناگاہ | اٹھا اسوقت مین باقر کے ہمراہ
کہا باقر نے مولی کی قسم کھا | خروج آخر یہ کوفے مین کریگا
وہان اسکو کرینگا قتل اہل شہر | پھراوینگے سر اسکا شہر اندر
یہان بھی لاوینگے بعد اسکے وہ سر | چڑھاوینگے اسے قصبے کے اوپر
تعجب اس سے ہم کرنے لگے تب | کہ قصبہ بھی نہین کوفے مین ہی اب
دیا تھا جون خبر وہ باکرامت | وہ پایا یونہی کوفے مین شہادت

مدینے میں سر اسکا لائے جب آہ	سو وہ قصہ بھی لائے اسکے ہمراہ

کرامت

روایت کی ہے یک راوی ماہر	کہ فرمایا ہے جعفر ابن باقر
میرے والد نے کی تھی یہ وصیت	کہ جعفر کو میں جبکہ رحلت
ہو میرے غسل کا بس تو ہی عامل	ائمہ کے ائمہ ہو وین غاسل
بھی عبد اللہ ترا بھائی بہ سرعت	کریگا بوجھ دعوئی امامت
بھی لوگوں کو طرف اپنے بلاوے	تو اسکو چھوڑ دے حالت پہ اسکے
مبارک عمر اسکی ہووے گی کم	کیا جون حکم میرا پدر اکرم
دیا میں غسل اسکو بعد رحلت	کیا عبد اللہ دعوئی امامت
میرا پدر معظم جون کہا ہے	وہ وونہی جلد تر رحلت کیا ہے

کرامت

خبر دیتا ہے راوی ایک دسرا	میں جا باقر سے ملنے اذن چاہا
کہے دربان نکر تعجیل و سرعت	ہے بیٹھی پاس اسکے یک جماعت
میں ٹھوڑا وقت اسکے در پو بیٹھا	تب آئے گھر سے اسکے شخص بارا
قبائے تنگ وہ پہرے ہوئے تھے	چرائے تھے وہ سب پاؤں میں موزے
سلام اکر گئے وہ سب مرے تئیں	جواب انکے تحیت کا دیا میں
گیا میں نزد باقر بعد اسکے	کیا بس عرض خدمت یوں ادب سے
کہ مردم کون یہ آئے تھے خوش صفات	کہا تھا یاں تمھارے ہیں یہ جنات
میں پوچھا تم یہ کیا ہوتے ہیں ظاہر	کہا تب مجھ کو وہ یوں ذو المفاخر

کہ جوں تم پوچھنے ہو آ مسائل
وے یونہی ہم سے آ پوچھتے ہیں سائل

کرامت

کہا ہی اسطرح جعفر نے ظاہر
کہ فرمایا ہے میرا پدر فاخر
کہ میری عمر سے باقی ہیں پنجسال
ہوا ویسا ہی پس سچ تھیں وے قال
حساب اسکا کیا میں روز رحلت
ہوئے پنج سال بیکم و زیادت

کرامت

روایت یوں کیا یک مرد آگاہ
کہ تھا یک روز میں باقر کے ہمراہ
تھا اپنے خاص وہ خچر پہ اسوار
تھا مرکب میں بھی خر کا تیز رفتار
گئے اور مدینے کے ہی درمیان
چلے جاتے تھے ہم نے در بیابان
میں دیکھا ناگہاں یک لاند تعجب
اتر کر کوہ سے آیا مودب
بہ نزد مرکب باقر گیا وہ
کھڑا مرکب کو تب اپنے کیا وہ
رکھا وہ گرگ آگے زین کے ہاتھ
سخن اس سے کیا تا دیر خورسند تھا
سنا باقر سب اسکی بات کر تین
کہا بس جا تو ایسا ہی کیا میں
گیا وہ مجھ سے پوچھا وہ معلا
تو کیا سمجھا وہ کیا تیرے سے بولا
کہا میں عرض ای ابن پیمبر
کہ کچھ سمجھا نہیں میں تو بیان کر
وہ سر تب حضرت باقر نے کھولا
کہ آ میرے سے یوں وہ گرگ بولا
ہے درد زہ میری مادہ کو بسیار
دعا کر اب تو در درگاہ غفار
خلاصی اسکو تا ہووے میسر
کسی کو نسل سے میرے بھی داور
مسلط نا کرے شیعہ پہ تیرے
مقاصد میں یہی بس دل کے میرے

یہ سن حقین کیا اسکے دعا مین — اجازت اسکو جانیکی دیا مین

کرامت

بزرگان سلف سے ایک مجید — روایت یون کیا ہے ای موید
تھی بسیری شہر مکے مین اقامت — ہوا تب شوق مجھکو بے نہایت
کہ تا حاصل کرون شرف ملاقات — جناب حضرت باقر سے خوشنود حیات
خصوص اسواسطے مکے سے نکلا — مدینے کو بھی جاکر جلد پہنچا
بوقت نیم شب پہنچا ہون جاکر — سرا حضرت باقر کے اوپر
مین تھا اسبات مین ہی فکر اندر — کر تھوکون اب مین اسکا حلقۂ در
رہون یا منتظر تا صبح اختر — وہی تشریف تا فرماوے باہر
اس اثنا مین ہوا آواز یک تب — کہ دروازے کو کھول ای جاریہ اب
کہ در پر آب فلان آکر کھڑا ہے — یہ بارش اور ہوا مین مبتلا ہی
وہین وہ جاریہ آ در کہی باز — ہوا مین اسکی خدمت سے سرافراز

کرامت

کہا ہی دوسرا راوی ای آگاہ — کہ مین نے حضرت باقر کے ہمراہ
تھا بیٹھا مسجد نبوی مین مکرر — اٹھا پر درد و غم وہ روز پرسوز
کہ زین العابدین پایا تھا رحلت — خدا انپر کرے رضوان و رحمت
وہان داؤد فرزند سلیمان — بھی منصور دوانقی آئے ہان جان
ہوا داؤد حاضر نزد باقر — بھی دوسری جا پر منصور تھا جر
کہا باقر نے تب داؤد سے یون — نہین منصور پاس آیا میرے کیون

کیا داؤد نے کچھ عذر ظاہر
کہ چندان دیر نا ہووے ای سرور
بشرق و غرب اسکی ہو حکومت
کنوز اتنے کریگا جمع بھی او
یہ سن داؤد دلشادان ہوا تھا یہ
ہو منصور تب حاضر بخدمت
نہ ہوئی کوئی چیز مانع مجھ کو ہرگز
مگر جلال اور تعظیم تیری
کیا بس عرض فرما کیا ہے وہ بات
کیا یون اسکو تب ارشاد باقر
بھی پوچھا وہ ہماری کیا ریاست
وہ فرمایا کہ ہان ہو ویگی زاید
کہ میرے بعد میرا کوئی فرزند
کیا ارشاد باقر ہان کہ ہوگا
کہ ابنا اسکی ریاست
ہماری سلطنت کے بعد ای شاہ
کیا مدت تمہاری مملکت کے
تمہارے کودکان بھی لک لینگے
کرینگے جسطرح کرتے ہیں بازی

کیا ارشاد اسکو یون وہ فاخر
کہ والی خلق کا ہو ویگا منصور
بھی اپنے عمر کی پاوے طوالت
کہ آگے اسکے کوئی نا کیا ہو
ہنسی منصور سے جا کر کیا یہ
لگا یون عرض کرنے با عقیدت
تیری خدمت میں آنے ای معزز
ہوئی آنے کو اب مانع یہی بری
کہا داؤد جو میرے سینے خوشی صفات
کہ ہان ایسا ہی جان ہو ویگا جاگر
ریاست ہے تمہارے ہو زیادت
بھی یون منصور پوچھا ای مجتہد
الٰہی شاہی سے کیا ہوگا برومند
یہ سنکر بعد ازان منصور پوچھا
جو تھی دنیا میں جابری طول مدت
وہ مدت سے بری کم یا زیادہ
زیادہ ہووے انکی سلطنت سے
بھی اسکے ساتھ وہ بازی کرینگے
کلی قانذو سے ہو کر خوب راضی

سو اور والد کا جد سے میرے	یقین اخبار یہ پایا ہون سینے
غرض منصور جب ای با فراست	قریب ایام مین پایا ریاست
تو کرکے یاد اکثر قول باقر	تعجب روز و شب کرتا تھا وافر

کرامت

تھا آندھا شخص یک مشہور نام	تھا شہر ہو بصیر اس شخص کا نام
وہ کرتا ہی روایت یون ای فیروز	کہ جا باقر کی مین خدمت مین یکروز
کہا یون تم ہو پیغمبر کی اولاد	کہا ہان وہ سرا قطاب جواد تام
کہا مین نے وہ پیغمبر خدا کا	ہی وارث بالیقین سب انبیا کا
کہا ہان وہ علوم انبیا سب	دیا میراث اسکو فضل سے رب
کہا مین تم بھی وہ علم پیمبر	لئے میراث ای مقبول داور
کہا ہان پھر کیا مین عرض خدمت	کہو کیا تمکو ہی اسکی بھی قدرت
کہ مردونکو سراسر جان بخشین	بھی دین ہا پیت کے آندھیکو انکھاین
بھی کوڑہی کو کرین اس کو رسے دور	کرین صحت سے اسکو بلمین سرور
گھر ونمین جو ذخیرہ لوگ رکھین	سراسر سب وے چیزون کی خبر دین
کہا ہان ہم باذن رب متعال	ہین قادر ایسے کامون پر بہر حال
کہا ارشاد پس وہ قطب والا	کہ اگے بیٹھ میرے مین نے بیٹھا
مبارک ہاتھ میرے منھ پہ پھیرا	ہوئے انکھین مری فی الحال بینا
زمین و آسمان کوہ و بیابان	مین دیکھا اپنے انکھون سے عیان
مبارک ہاتھ اپنا بار دیگر	ہی پھیر الطف سے وہ میرے منھ پر

پھر آیا جان پیکر میں اپنے فی الحال — کیا ارشاد مجھ کو اے نکو فال
یہ دو نو حال سے یو عز شتاب — طلب کرتا ہے کہ پھر لینے خوشتر جب
کر بینا ہون ترے انکھین متغیر — حساب حق لیونے تیر از روز محشر
وہا ہو وے تو نابینا بینا — بجنت بحساب آونے یہ عقبی
گیا تب عرض آندھا ہی رہو نین — بجنت بحساب ایسا ن چلو نین

کرامت

کہا ہے ایک راوی ای مکرم — کہ تھے پنجاہ مردون قریب ہم
تب آیا شخص ایک نزدیک باقر — کہ وہ کوفی سے آیا تھا ای ماہر
تھا خرما بیچنے والا وہ سن بیچ — کہا ہے حضرت باقر سے یون او
کہ کوفے مین فلان کہتا ہے یہ بات — کہ دایم یک فرشتہ ہی ترے سات
وہی کافر کو سب مومنون سے — بھی تیرے دوستون کو دشمنون سے
جدا کر تجھ کو کرتا ہے شتابا — کہا باقر نے کیا ہے کسب تیرا
کیا وہ عرض ہے گندم فروشی — کہا باقر ہے جھوٹی بات تیری
کہا وہ کاہ کہ جو بیچتا ہون — کہا باقر کہ بھی جھوٹھ ای دون
کہ ہان خرما فروشی ہے ترا کار — کہا کس نے کیا تجھ کو خبردار
کہا باقر کہ ربانی فرشتہ — کیا ہے اس خبر سے مجھ کو آگاہ
بتاتا ہے وہی شیعہ کو میرے — جدا کر کے سدا میرے عدو سے
مرے گا تو فلان علت سے آخر — گیا پس وہ کہا راوی فاخر
کہ پہنچا جا کے مین کوفے میں جب — کیا دریافت اسکا حال مین سب

کیے وہ تین دن آگے موا ہے	وہی علت سے جو باقر کہا ہے

کرامت

کہی ہے صالحون کی نیک جماعت	کہ ہم یکروز از راہ ارادت
گئے باقر کی جب دہلیز اوپر	سنے آواز خوش اس گھر کے اندر
کوئی پڑھتا ہے سریانی لغت سے	بھی روتا ہے بہت رقت وہ کرکے
گمان ہم یہ کئے ہے کوئی کتابی	کہ پڑھتا ہے بھی کرتا اضطرابی
ہوئے ہم جبکہ داخل گھر کے اندر	ہیں باقر سوا تھا کوئی دیگر
گئے تب عرض خدمت آپ سینے ہم	کہ سریانی کوئی پڑھتا تھا ہمدم
بھی خوش الحان بہت تھا اسکا قاری	کہا تب ہمکو وہ مقبول باری
کرمان وہ نیک نبی کی تھی مناجات	پڑھا میں اسکو اپنے جوش دل سات
کئی ہے وہ دعا اب مجھکو گریان	جگر میرا ہوا ہے اس سبے بریان

کرامت

کیا ہے نقل یک راوی نے ای یار	کہ ہمرہ میں ہوا باقر کے اسوار
نکل جب راہ تھوڑی ہم چلے ہیں	یکایک شخص دو ہمکو ملے ہیں
کہا باقر کہ یہ چوران ہیں ہر دو	یہ دو نو کو پکڑ کر جلد باندھو
یہ ہیں اسکے غلامان معظم	وے دو نو کو پکڑ باندھے ہیں محکم
کہا یک معتمد کو اپنے باقر	کہ جا چڑھ تو جلد تر اس کوہ اوپر
ہے اسپر غار یک اب دیکھ تو جا	جو کچھ سامان ہے اسمین جلد لا
دہرے تھے جا بہ جا وان دو سین پنہان	تھا دو نو میں بہت اسباب و سامان

کہا باقرؑ نے انکو دیکھ ظاہر ۔ ہی مالک تھا غائب یک کا حاضر

مدینے کو غرض ہم جا کے پہنچے ۔ وہان پہنچنے کے بعد یہ حال دیکھے

کہ مالک جامہ دانوں کے بہ عشرت ۔ جماعت پر گئے تھے ایک تہمت

مدینے مین جو حاکم تھا مقرر ۔ عتاب انکو بہت کرتا تھا اظہر

کہا باقرؑ عتاب ان پر نہ کیجے ۔ یہ سارا مال ان مالکون کو انکے دیجے

وہ دونو جامہ دان انکو دلایا ۔ لگی قطع ید دے دونوکے کرایا

کہا تب ان سے یک الحمد للہ ۔ کہ میرا قطع ید اور میرا توبہ

ہوا بر دست فرزند پیمبر ۔ خبر دی انکو باقرؑ ای برادر

کہ تیرا دست مقطوعہ بسرعت ۔ تو جیسے بیس سال آگے بجنت

یقین اس دار دنیا سے گیا ہی ۔ وہ بیس ہی سال بعد اسکے جیا ہے

غرض کاٹتے ہین اسکے ہاتھ کو جب ۔ پس اسکے روز اسکے ان مؤدب

تھا مالک جامہ دان کا دوسرا جو ۔ جو تھا غائب سو آ حاضر ہوا او

کہا ارشاد باقرؑ اسکو ای یار ۔ ہین تیرے جامہ دان میں الف دینار

وہ تیرے تک سے ہی ہی مقرر ۔ زمالک شخص دیگر الف دیگر

کہا وہ عرض کیا ہی نام اسکا ۔ ہین جسکے [illegible]

کہا اسکا محمد نام ہی جان ۔ ہی اسکے بیٹے کا نام عبد الرحمان

وہ صالح ہی بہت دیانت صد ۔ نمازین بھی بہت پڑھتا ہی دن رات

تو جا اس پاس وہ باہر کھڑا ہی ۔ سمجھ تیرہ منتظر تیرا بڑا ہی

تھا وہ مالک جو از قوم نصارا ۔ یہ سنتے ہی وہین ایمان لایا

کرامت

بھی آئی ہی روایت سن ای آگاہ ۔ کہ آیا ایک دن ابن عکاشہ

حضور حضرت باقر مین آیا ۔ وہان اسکا پسر جعفر کھڑا تھا

کیا ابن عکاشہ عرض خدمت ۔ زباقر اے مہ اوج امامت

ہوا ہی جعفر صادق جوان اب ۔ نکاح اسکا ہی لازم بیگمان اب

بھی تھیلی نزد باقر یک دھری تھی ۔ کہ دینار رون سے وہ تھیلی بھری تھی

خبر یہ حضرت باقر دیا تب ۔ یہان ہان کاروان آتا ہی یک اب

وہ اُتریگا فلان جاگے کے اوپر ۔ گئے ہم سن یہ اُٹھ بار دیگر

کہا کیا ہین نہین تمکو کہا تھا ۔ یہان یک کاروان آویگا ایسا

وہ اب اترا ہی اس جاگے اوپر ۔ وہان تم جاؤ اب تھیلی یہ لیکر

خرید و جاریہ یک نیک افعال ۔ گئے نخاس کے ہم پاس فی الحال

کہا وہ سب کنیزین ہمنے بیچے ۔ مگر باقی رہے ہین دو الغون سے

وہ ہر دو یک سے یک بہتر ہین خوشتر ۔ بحسن صورت و سیرت مقرر

وہ بتلایا ہمین دونوکو لاجب ۔ گئے ہین خیبار رہم ایک کو تب

کہے ہم اسکی کیا قیمت ہی ای یار ۔ کیا اظہار وہ ہفتاد دینار

کہے ہم کیجے قیمت مین کچھ کم ۔ کہا کم نا کرونگا ایک درہم

کہے ہم جو کہ اس تھیلی مین زر ہی ۔ تو لے جا نہین نہ ہم وہ کسقدر ہی

تھا حاضر مرد یک تب نزد نخاس ۔ وہ تھا داڑھی سفید اور بیضا راس

لگا کہنے کو وہ تھیلی کو کھولو ۔ بھی جو کچھ اسمین ہی نہ اسے لقد لو

گر ایک حبہ کم از ہفتاد دینار — رہے بچون ہمین زینہار زنہار
ہوا باعث تکرر ہم کو وہ میر — سکے ہم وزن اختصر وہ دنانیر
یقین وہ ہفتاد ہی دینار یکسیر — کم و نا ید تحقیق یکجا ای برادر
عرض وہ جاریہ کو لے بفرحت — ہوئے باقر کی ہم حاضر بخدمت
جناب جعفر صادق بھی اسلام — تھا حاضر در جناب پدر اکرم
کئے ہم عرض باقر سے وہ سوال — بجالایا و شکر رب متعال
وہ پوچھا جاریہ سے کیا ترا نام — کہی تب وہ حمیدہ ہی مرا نام
وہ فرمایا حمیدہ ہی بدنیا — بھی محمودہ کرے مولا بعقبی
بھی پوچھا بعد کہہ اے جاریہ تو — کہ ہیگی باکرہ یا ثیبہ تو
کہی وہ باکرہ ہون میں مقرر — وہ فرمایا رہے تو بکر کیونکر
کنیزان کوئی ہین رہتے ہین سالم — بچو از دست نخاسان ظالم
کئی ہی عرض تب وہ ای معلا — تھا کرتا قصد جب نخاس میرا
وہین یک پیر مرد ابیض الراس — یکایک غیب سے آ مرد نخاس
طپانچہ دار کر کرتا اسے دور — ہوئی کئی بار یہ صورت ای پرنور
غرض اس جاریہ کو وہ معلا — امام جعفر صادق کو بخشا
بطن سے اس عفیفہ کے ہی پیدا — ہوا ہے خیر اہل ارض موسیٰ

کرامت

مدینے میں یکدن با جماعت — تھا بیٹھا باقر اہل کرامت
ہوا پیدا سو عجیب فکر ناگاہ — کیا ہے بعد ازان یون سبکو آگاہ

کہ کیسا تب تمہارا ہوویگا حال
کہ شخص یک آویگا بے قیل و بے قال
مدینے مین تمہارے ایہا الناس
رہینگے چار ہزار اشخاص اس پاس
کریگا قتل وہ تین روز کامل
تمہارے قتل ہوونیگے مقاتل
بلائے سخت تم دیکھینگے اس سے
نہ ہرگز دفع اسکو کر سکوگے
یہ اگلے سال ہوویگا اے مردم
یقین جانو حذر اس سے کرو تم
کسیک اہل مدینہ یہ خبر سن
نہین اسبات پر لائے تیقن
مگر ابناے ہاشم اہل توفیق
کئے ہین جان و دل سے اسکی تصدیق
کہ سب وہ جانتے تھے دل سے مطلق
جو کچھ کہتا ہے باقر ہے وہ برحق
ہے اسکے ظلم کا قصہ مطول
تواریخ و سیر مین ہے مفصل
کہے اہل مدینہ سب ہو ماہر
کہ آئندہ جو فرماویگا باقر
عدول اس سے نہ ہرگز ہم کرینگے
وہ پیغمبر کے اہل بیت ہینگے

ذکر وفات حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ملا ایک سو چودھوان جب سال ہجرت
صفر کی تیرھوین پایا ہے رحلت
دیا ہے سم قاتل اسکو یکبارہ
شقی ابن ولید زشت کردار
بقیع اندر کئے مدفون اسے لا
جہان مدفون ہے اسکا پدر والا
شہادت آ جب پایا ہے باقر
تھی اٹھاون برس کی عمر اطہر
ہے دوسرے قول سے ہفتاد و تین سال
رہے بس اس سے راضی رب متعال
نگین پر اسکے منقوش اے مکرم
یہی تھی آیۂ قرآن اعظم

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا

تھے اسکو چھے پسر اور تین دختر — جی ابراہیم و عبد اللہ و جعفر

علی و زید و عبید اللہ دیگر — یک اسکی زینب صغری ہی جا دختر

ہی دختر ام سلمہ اسکی دوم — رضی اللہ عنہن و عنہم

امام ثابت و واثق مکرم حضرت صادق
کہ صبح صادق اک شعبہ ہے جنکے صدق تیکا

ائمہ سے ہی عترت کے سوم — امام جعفر صادق ہی ششم

کنیت اسکی عبد اللہ اشہر — ابو اسماعیل بھی آئی ہے دیگر

بھی صادق سے ملقب ہی وہ فاخر — ہی اسکا پدر بزرگوار باقر

یقین ام حکیم ہے اسکی مادر — قسیم ابن محمد کی وہ دختر

محمد ہے ابن ابوبکر صدیق — سر اصحاب پیغمبر بہ تحقیق

بھی نانی جعفر صادق کی ایجان — تھی اسمائینے بنت عبد رحمن

تھا والد عبد رحمان کا معتبر — جناب حضرت صدیق اکبر

امام جعفر صادق ولادت — مدینے میں ہی پایا باسعادت

طلوع صبح کے آگے بہ رمضان — تھی ہشتم روز تھا منگل کا ہیجان

تھا ادبر سے عقول سے وہ پہر کا روز — ستر ہویں تھی مہ مولد کی فیروز

بھی تھا وہ بسال ہشتادم ز ہجرت — ہی ہشتاد و سیم و سبز ز عمر ہیئت

مدینے میں ہی وہ رحلت کیا ہے — طرف جنت کے دنیا سے گیا ہے

رجب کی تھی پندرھویں مہر کا روز — ابو تلے غیمہ شوال پر سوز

ز ہجرت یکصد و چالیس اوپر — برس وہ اتوان تھا ای برادر

بقیع اندر ہی اپنے پدر کے پاس
بسبب رحلت کا اسکے اثر سم ہی
مبارک عمر سے اسکی بہ اقبال
تھا اہل بیت کے وہ فاضلوں سے
تھا اسکا علم یک دریائے ذخّار
ائمہ اولیا اور عالموں نے
جو اسرار و علوم پاک از غیب
تھے اسکے درک مین افہام قاصر
کرامات اسکے ہین بے حصر و بے حد
یہان لکھتا ہون تھوڑے خرق عادات

ہوا مخون یقین وہ قند وہ نبات
بیان مین سکے اب از زبان قلم ہی
لکھے ستتر پہ تھا وہ آتوان سال
کبار عارفون اور عاصلون سے
روان اظہار تھے اسکے با قطار
گل فیضان چمن سے اسکے چونے
تھے قابض قلب پر اسکے بلا ریب
ہے اسکی شرح مین اقلام قاصر
کہ مملو ہین کتابین اُنسے بے عد
بہت ایجاز اور اجمال کے ساتھ

روایت

روایت ہے خلیفہ تھا جو منصور
کہ جعفر بن محمد کو بُلا لا
کہا منصور تب اسکو ای جعفر
کرے بے دیر مجھکو قتل داور
تو چہتا ہے تباہی مومنون کی
کہا جعفر کہ مین واللہ یکبار
خبر جسنے تجھے یہ آ دیا ہے
معاذ اللہ وہ کاموں کی تہمت

کیا یک شخص کو اسطرح مامور
یہ سنکر وہ بُلایا لا یا سے جا
تجھے مین قتل بیشک تا کرون گر
تو کیون فتنہ اٹھاتا ہے سر آ
بھی خونریزی بلا شک مسلمون کی
کبھو چاہا نہین زنہار زنہار
یقین تہمت مبر سے پر وہ کیا ہے
اگر میرے واقف ہوئی الحقیقت

تو یوسف پر کرے جب ظلم اخوان | کیا ہی عفو و معقول سبحان

بلا میں مبتلا تھا جبکہ ایوب | کیا ہی اس بلا میں صبر و خوب

سلیمان کو دے جب ملک و دولت | بجالاتا رہا وہ شکر منت

یہ تھے پیغمبران رب داوار | طرف انکی تری نسبت خدا ہی جانے

کہا منصور تو یہ راست بولا | اسنے مجرم سے اوپر بلایا

بچھا کر اپنے بازو پر باکرام | کیا ظاہر وہیں اس شخص کا نام

کہ اگر اسپو جو تہمت کیا تھا | خبر اچھو تھا جو اسکو دیا تھا

وہ فرمایا کریں تا اسکو حاضر | ہوا حاضر وہ بد اطوار تھا جس

کہا منصور یہ باتیں مقرر | لیجو تو بھی سنا ہی کیا جعفر

کہا ہاں میں سنا ہوں آخر و بند | کہا منصور کیا کھا وینگا سوگند

کیا ہی ابتدا لیس وہ بے عشرت | قسم دعوے ہوا یت زین عبارت

بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

امام جعفر صادق کہا تب | کہ میں دیتا ہوں اسکو یکسہ قسم اب

کہا منصور ہاں تو ہی قسم دے | لیا جعفر قسم تھا اس طرح سے

بَرِئْتُ مِنْ حَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ وَالْجَأْتُ اِلٰى حَوْلِيْ وَقُوَّتِيْ لَقَدْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا جَعْفَرُ وَقَالَ كَذَا وَكَذَا جَعْفَرُ

توقف کچھ کیا پہلے وہ فاجر | قسم کھایا اسی نے پھر آخر

اسی مجلس میں ناگہ وہ گرا ہی | تباہی سے وہیں دم وہ مرا ہی

کرامت

ربیع اس طرح سے کرتا ہے مذکور ۔ کہ آیا جبکہ جعفر نزد منصور

بلاتا طالب اشرف کو اس دم ۔ غضب منصور کا ہوتا تھا تب کم

یہاں تک اسکو پاس اپنے بلایا ۔ بہت اکرام و عزت سے بٹھایا

کلام اس سے کیا ہے باسرّت ۔ چلا جب حضرت جعفر نے رخصت

میں پوچھا رہ میں اے ابن پیمبر ۔ خلیفہ تھا بہت برہم ترے پر

تو جب تشریف لایا پاس اسکے ۔ بلاتا تھا مبارک لب کو اپنے

وہ غصہ دمبدم ہونے لگا کم ۔ تو کیا پڑھتا ہے اب فرمای اکرم

وہ فرمایا کہ میرا جید امجد ۔ حسین ابن علی تھا جو ممجد

دعا یک تھی یقین اسکی مجھے یاد ۔ پڑھا میں وہ یہ ہے ای نیک بنیاد

یا عدتی عند شدتی و غیاثی عند کربتی احرسنی بعینک
التی لا تنام واکنفنی برکنک الذی لا یرام

کہا راوی سنا جب یہ دعا میں ۔ بلاتا خیر یاد اسکو کیا میں

نہ آئی مجھ پہ کوئی سختی ای جان ۔ مگر اسکو پڑھا کی جتنے انسان

کرامت

وہی راوی کہا ہیں باعقیدت ۔ کیا اس باصفا کی عرض خدمت

کہ اسکو کیوں نہیں فرصت دیا تو ۔ کرے اتمام تا اپنی قسم کو

کہ پھر اسکو دیا سوگند دیگر ۔ کیا ارشاد یوں تب اسکو جعفر

کہ جب حق کو کوئی بندہ ای دلشاد ۔ بااکرام و بہ یکتائی کرے یاد

کرے ہی حلم اس سے رب عزت ۔ بھی فرماتا ہے تاخیر عقوبت

لہذا اسکو میں نے ای خردمند — بلا تاخیر دی پھر دوسری سوگند

کرامت

کہا منصور یوں حاجب سے اپنے — کہ جعفر جبکہ میرے پاس آوے

اسے تو قتل کر قبل ملاقات — پس آیا ایک دن وہ کامل الذات

بھی بیٹھا جا کے وہ نزدیک منصور — بلایا اپنے حاجب کو وہ پرزور

وہ حاجب آکے تب دیکھا نظر کر — کہ رکھا ہے وہاں تشریف جعفر

وہاں سے جب گیا ہے وہ چلا — بلا حاجب کو تب منصور پوچھا

کہ میں تاکید کیا تجھکو کیا تھا — وہ تب سوگند کھا اسطرح بولا

کہ میں دیکھا نہیں جعفر کو زنہار — مگر نزدیک تب تیرے ہی یکبار

نہ دیکھا جب وہ تیرے پاس آیا — نجانے وقت میں بھی اسکو پایا

کرامت

اسعر لیث ابن سعد سے بھی — روایت یوں کیا ہے ابن جوزی

کہ تھا میں مکہ اشرف میں یکبار — تھے وہ ایام حج کے ای نکوکار

نماز ظہر کی دن کی ادا میں — بھی کوہ بو قبیس اوپر چڑھا میں

میں دیکھا شخص یک بیٹھا ہے اوپر — دعا کرتا ہے ہاتھ اپنا اٹھا کر

یہاں تک وہ کہا یا رب یا رب — کہ دم اس شخص کا بند ہوگیا تب

کہا بعد اسکے یا اللہ اللہ — ہوا دم بند اسکا ای حق آگاہ

یہاں تک بعد یا حی وہ کہا ہے — کہ اسکا نفس اقدس بند ہوا ہے

کہا پس یا رحیم ای نیک منزل — کہ دم اسکا ہوا ہے بند فی الحال

ذکر امام جعفر صادق

لیا یہ نام مستقر بار بعد از
ہوا ہم بند اسکا ای معزز

یا ارحم الراحمین

لگا کہنے پھر ای حسلاق میرے
میں اب انگور چہتا ہوں تیرے سے

الہی بہت گئی چادر یہ میری
الہی آخر دعا یہ نہیں ہوئی تھی

میں دیکھا خوشہ انگور سبز
تھی آئی دو نئی پاکیزہ چادر

کہیں روئے زمیں اوپر ای بانشان
نہتی انگور اس ایام میں جان

ارادہ جب کیا کھانیکا جعفر
کیا میں عرض اے ابن پیمبر

شریک ہو میں بھی کھانے پیچ یہ اب
کھا کیا وجہ اسکا میں کہا تب

تو کرتا تھا دعا ای نیک آئین
بھی میں کہتا تھا تب آمین آمین

بلاکر تب کہا مجھکو وہ رہبر
کہ تو کھا اور ذخیرہ اس سے متگر

تھے بے دانہ وہ انگورا سے نکو کار
زمیں کھا یا تھا اسکے مثل زنہار

ہوا میں سیر اسکو کھاکے اسدم
نہیں انگور کچھ اس سے ہوئے کم

بھی فرمایا مجھے یہ دو ردا سے
جو چہتا ہے پسند کر ایک ہی جے

کیا میں تب ادب سے عرض خدمت
کہ چادر کی نہیں اب مجھکو حاجت

کہا مجھکو کہ تو پوشیدہ ہو اب
سن اسکا حکم پہنا میں ہوا تب

بنا یا یک ازار اور ایک چادر
چلا کپڑے پرانے ہاتھ لیکر

چلا میں بھی ادب سے اسکے پیچھے
کہا ایک شخص ملکر رہ میں اس سے

کہ ای فرزند پیغمبر تو مجھ کو
پہنا کپڑے خدا پہراوے تجھ کو

پرانے کپڑے اس سائل کو دیکے
چلا آگے تھا میں بھی اسکے پیچھے

میں پوچھا کون ہے کہا یہ مجید ‏— کہے لوگ یہ ہے جعفر بن محمد

بہت میں اسکو ڈھونڈھا اگرچہ بلند ‏— حدیث اس سے سنوں تا ای معزز

ولیکن اس امام دین کے تئین ‏— سمجھ ہرگز کہیں پایا نہیں میں

کرامت

کہا ہے بو بصیر اسطرح ای یار ‏— مدینے کو گیا تھا میں نے یکبار

کنیزک ایک تھی ہمراہ میرے ‏— ہو ہمبستر میں آیا باہر اس سے

کروں حمام میں تا غسل جناب ‏— ملی باہر جماعت یک مجھے تب

کہ وہ جاتی تھی جعفر پاس خوش شتاب ‏— سو میں بھی اسی جماعت کے چلا ساتھ

پڑی ہے جب نظر اسکی مرے تئیں ‏— کہا تب مجھکو میرے امام نے کر

نہیں تو جانتا ہے بات یہ کیا ‏— کہ آوے بے ادب اور بے تحاشا

نبی کے اور اسکے آل کے گھر ‏— جنابت کے ہو وارد حال اندر

کہا میں عرض یا ابن پیمبر ‏— میں دیکھا یہ جماعت نیک محضر

تری خدمت میں آتی ہے بعشرت ‏— تجھا با کھوں میں ایسی سعادت

میں اب کرتا ہوں توبہ غیر انکار ‏— نہ کام ایسا کروں آئندہ زنہار

میں ایسی معذرت کر اس سے ظاہر ‏— وہیں آیا ہوں اسکے گھر سے باہر

کرامت

ملی یک راوی کیا ہے نقل ای یار ‏— کہ میرا دوست تھا اک نیک کردار

اسے منصور کر رکھا تھا قیدی ‏— خلاصی کی نہ تھی امید اسکی

گیا جب حج کو میں یکدن بعرفات ‏— گیا با حضرت جعفر ملاقات

نماز عصر بعد وہ مجھ سے پوچھا — کہ تیرے دوست کا وہ حال ہے کیا

کہا میں ہے الٰہی وو نہی مقید — اٹھا دست دعا تب وہ مؤید

دعا حق سے کیا ہے باکرامت — لھی فرمایا ہے بعد ایک ساعت

کہ تیرے دوست کو واللہ سدم — خلاصی دی ہے خلاق دو عالم

ادا کر حج پھر آ کے سے میں جب — اسے پوچھا ہوں جا چھوٹے تجھے کب

وہ بولا روز عرفہ اے برادر — نماز عصر کے بعد از مقرر

کرامت

لھی لایا نقل یہ یک شخص دیگر — میں مکے میں خریدا ایک چادر

بہت کرتا تھا میں اسکی حفاظت — وہ تا ہو کفن میرے بعد رحلت

میں مزدلفہ کو آیا جب زعرفات — وہ چادر گم ہوئی میرے ہیہات

بہت اسبات سے محزون ہوا میں — منا کو صبح ہوتے ہی گیا میں

لھی بیٹھا جا وہاں مسجد کے اندر — بلا بھیجا مجھے اسوقت جعفر

سلام اسکو کیا ہوں جا کے میں جب — لھی بیٹھا اسکی خدمت میں مؤدب

کہا کیا تجھ کو چادر دیوں بالیقین — کہ تا کام آوے تیرے کفن کیتیں

کیا عرض ہاں عنایت کر مجھے اب — کہ چادر گم ہوئی ہے میری کل شب

غلام خاص کو اپنے بلایا — لھی اسکے ہاتھ سے چادر منگایا

وہی بعینہ چادر تھی وہ بھی — کہا یہ لے کے کرشمہ الٰہی

کرامت

چلا تھا ایکدن مکے میں جعفر — گذر اسکا ہوا ایک زن کے اودھر

پڑی تھی پاس اسکے گائی یک مر — وہ زن روتی تھی با اطفال اسپر
اسے پوچھا ہی جعفر کیا ہی یہ حال — وہ عورت بولی ہیں اور میرے اطفال
گذر کرتے تھے اپنا صبح اور شام — اسی کے دودھ پر پاتے تھے آرام
کہا تب اسکو جعفر حقتعالے — یہ تیری گائی کو زندہ کریگا
ضعیفہ بولی ہی مجھے حزن و تحسّر — تو کیں کرتا ہی اب مجھ سے تمسخر
وہ فرمایا تب اس پر درد کہتیں — بتر سے ہے مسخری کرتا نہیں میں
دعا کر جدا اپنا پاسے اظہر — جب مارا اس موئی گائی کے اوپر
ہی آواز وہ از حکم داور — اٹھی زندہ ہوتے وہ گائی تاپر
نہیں جعفر کو پہچانی وہ عورت — کہ تھا یہ کون مرد ذو الکرامت

کرامت

تھی یک راوی نے کی یوں روایت — کہ میں یک روز تھا با یک جماعت
اتفاقا جعفر کی خدمت میں حاضر — کوئی تب اس نے یوں پوچھا ہی آخر
کرا برہیم تو خلاق یزدان — کیا یہ حکم جو آیا بقرآن

فخذ اربعة من الطير فصرهن

کے چار دن طیر کیا یک جنس کے تھے — وہ یا تھے مختلف اجناس اُنکے
کہا جعفر کہ کیا چاہتے ہو تم سب — کہ بتلاؤں تمہیں مثل اسکے میں اب
کہے ہم ہاں کہ بتلا ای معظم — پکارا تب وہ ای طاؤس اسدم
ہوا طاؤس یک حاضر بخدمت — پکارا ای غراب وہ با کرامت
غراب آیا پکارا العدای باز — ہوا تھی باز خدمت سے سرافراز

پکارا بعد اسکے ای کبوتر — وہیں آیا کبوتر دیر نا کر

کہا چاروں کو تم یہ ذبح کرکے — کرو چاروں کے تن کے ریزے ریزے

بھی سب یہ کوٹ کر یک جیز کردو — حفاظت سے رکھو انکے سروں کو

بحسب الحکم ایسا ہی کئے ہم — لیا طاؤس کا سر تب وہ اکرم

بھی ای طاؤس کرکے تب پکارا — وہیں ہم دیکھتے تھے آشکارا

جدا ہوتے تھے یک دوسرے سے اجزا — ہوئے طاؤس کے اجزا سب یکجا

بدن ٹکیا رہ اسکا سب ہوا ہے — بدن سے اسکے سر اسکا لگا ہے

بھی یونہی اور جو باقی تھے سہ طیر — بلاتے ہی ہوئے زندہ وہ بالخیر

قصہ زندہ شدن چہار پرندگان بدست حضرت خلیل الرحمان علیہ السلام

وہ ابراہیم کا قصہ یہ ہے جان — کہ وہ ثابت ہے از منطوق قرآن

کہ ابراہیم نے ہوکر تو دب — کہا یکبار حق سے ای میرے رب

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ

تو سب مردوں کو کیوں زندہ کرے گا — کمال لطف سے اب مجھ کو بتلا

شہود کیفیت خاطر یہ پوچھا — نہ اسکہ شبہ اسمیں اسکو کچھ تھا

قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ

اسے پوچھا ہے خلاق برایا — تو کیا اسبات پر ایماں نہ لایا

یہ استفہام بھی از رب ارباب — ہے پس الایجاب کے معنی میں دریاب

کہ یعنے بالیقین ہے جانتا تو — کہ میں زندہ کرونگا مردگوں کو

بھی لو تو مردوں سے ایسا کہا ہے — کہ رب میرا جلاتا مارتا ہے

قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ

کیا تب عرض ابراہیم نے ہان || تری قدرت پہ مین لایا ہون ایمان
ولے یہ پوچھنا میرا ای قادر || فقط ہی بہر اطمینان خاطر
کہ اسکی کیفیت سے ہوؤن آگاہ || کہ تو انکو کرے کسطرح زندہ
لکھا ہی شیخ اکبر در فتوحات || معانی مین اسی آیت کے یہ بات
جلائیکے گئے اطوار ہین جان || ہے چون انواع کی تخلیق یعنی
بحکم کن ہوئے بعضے ہویدا || کیا دو ہاتھ سے بعضوں کو پیدا
وجود اول ہی پائے خلق بعضے || بھی بعضوں نے سبب دوسرے سے
تھا ابراہیم جب دیکھا یہ اطوار || سو چاہا آپ تا ہووے خبردار
کہ حق کسطرح مردون کو جلاوے || کہ اس سے قلب اطمینان پاوے
بھی کہتے ہین کہ ابلیس لعین کا || گذر یک روز دریا پر ہوا تھا
وہان دیکھا پڑا ہی ایک مردار || پرندے آ اسے گھیرے ہین بسیار
لجاتے ہین اسے کر پارہ پارہ || یہ دیکھ ابلیس اپنے دلمین بولا
یہ حیلا کا عجب مجھ کو ملا دام || بہت اس داؤ سے نکلے مرا کام
دلون مین احمقون کے اس سے ذرات || مقرر بعث سے ڈالونگا شبہات
پرندے ریزے ریزے کر جو کھاوین || وہ سب کو جمع کرکے کیون اٹھاوین
ہر قطرہ آیا اس ملعون کو جب || کیا حق حکم ابراہیم کو تب
کہ اب دریا کے جا نزدیک ابلیس || مرا دشمن بچھایک دام تلبیس
لگی بندون کو جیتا ہی بکھاوے || تو اسکے پاس جا ای دوست میرے

گیا یہ سنکے ابراہیم جولان … کھڑا اٹھا وہ لعین دریا پہ حیران

بھی ابراہیم سے مکر وہ فاجر … کیا ہی شبہ اپنا اس سے ظاہر

خلیل اللہ بولا اسکو تب ہی … کہ ای ملعون یہ کیا جائے عجب ہی

کیا ہی غیبت کو جو ہست ظاہر … وہی بے شبہ اسپر بھی ہی قادر

کہ مارے اور اٹھاوے بندگونکو … جلاوے ایک پلمین مردگون کو

وہین کی عرض از درگاہ مولا … کہ مُردون کو جلاوے کیون تو بتلا

کہ اس ملعون کو تا الزام دیون … من اس الزام سے آرام لیون

قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

کہا حق نے پرندے چار اب جا … کبوتر مرغ اور طاؤس و کوا

بھی انکو خوب تر پہچان لیجے … بھی اسکے بعد انکو ذبح کرکے

وے سبکو کوٹ کر پھر ایک کرے … وے سب کے گوشت کے کر چار حصے

بھی رکھ ہر ہر کو ہر یک کوہ اوپر … پکارے سبکو لے انکا ہاتھ مین سر

دوان آونگے تیرے پاس تب جان … خدا غالب ہی با حکمت تو پہچان

کیا القصہ ابراہیم یوں ہی … ہوا اٹھا اسکو جون حکم الہی

کہ جرم و لحم انکا اور رگ و پے … کُتا کر سات کوہ پر جب رکھا ہی

بھی اپنے ہاتھ مین چاروں کے رکھ سر … پکارا ہی ہر اک کا نام لے کر

جدا ہونے لگے ہر ہر کے اجزا … مجسم ہونے لاگا ہر پرندہ

بھی چار ہوں دود تے آئے زمین — نہ اترتے آئے تا دیکھیں نظر بھر
اترے نزدیک ابراہیم کے آ — لگا ہر یک کے سر سے تن ہر یک کا
بزرگوں نے کہا ای یار جانے — اثر جو چاہے حیات جاودانی
تو جسمانی قُوا کو وہ بصولت — کرے بسمل بہ شمشیر ریاضت
بھی وہ بعضوں کو بعضوں سے ملاوے — کہ تا صورت انھوں کی تو نہ جاوے
بھی وے سب تابع فرمان ہووے — بشرع و عقل تب انکو بلاوے
کرینگے تب وے سالک کی اطاعت — تمامی دود آوینگے بہ سرعت
لکھے اصطلاح ارباب اشارت — بزرگان محقق ذو الکرامت
پرندے ذبح کرنے چار جب او — کیا حق حکم ابراہیم کو جو
یہی اسباب مین ہیگی اشارت — کبوتر خلق سے رکھتا ہی الفت
کر اسکو ذبح یعنے خلق سے سب — تو کر دے قطع الفت روز اور شب
بھی دوسرا مرغ ہے رکھہ یاد یہ بات — کر شہوت مین ہی وہ مایل سبھی دن رات
کر اسکو ذبح یعنے آپ کو تو — سدا شہوت سے رکھے دور ہر سو
ہی کوا حرص کا معدن اسے مار — تو یعنے حرص ہی کر ترک یکبار
بھی جو طاؤس ہے با زینت دمساز — بھی اپنے حسن پر کرتا ہی وہ ناز
تو اسکو مار یعنے چھوڑ زینت — نہ لے آرایش دنیا سے لذت
یہ چاروں وصف مذمومہ کو آرے — بہ شمشیر ریاضت جب تو مارے
ملیگی تب حیات جاودانی — سعادت کی بڑی ہے یہ نشانی
بھی کہتے ہیں بزرگان صوفیہ چار — ہیں چار عنصر سے آدم میں نمودار

یہ شمشیر خلاف بر آن و ہر دم
کہ پہلی کبر کی صولت بری ہی
بھی قوت ہے یقین شہوت کا دوسرا
بکا پو حرص کیا تیسری ہے آفت
صفت چوتھی ہے وصف بخل و امساک
یہ قصّے مین بہت ایسے اشارت
غرض بر دست ابراہیم فاخر
بدست عزت و اتباع خاتم
ہی انکا ورنج لازم ای مکرم
کہ آتش کا نمونہ بس وہی ہے
کہ ثمرہ ہے وہی بیشک ہوا کا
کہ ہی بے شبہ وہ پانی کی عادت
وہ وصف خاک ہے کہ خوب ادراک
بزرگون نے لکھا ہی بسط کے ساتھ
جو قدرت اپنی کی ہی حقنے ظاہر
دسے ویسے کرامات معظم

کرامت

بھی یک دن پاس اسکے ای مکرم
کہا مین حج کو جاتا ہون ای سرور
کہ جب مکّے سے مین آؤنگا پھر کے
گیا مکّے سے رجعت جب وہ فاخر
کہا جعفر ترے خاطر مین یک گھر
کہ اسکا حد اول با پیمبر
بھی دوم با علی بے شبہ و بے مین
لکھا ہون یہ سند تو اسکی اب دیکھ
کہا خوش ہو کے با ابن پیمبر
قبالہ لے گیا ہی اپنے وہ گھر
رکھا ایک شخص لادہ الف درہم
خرید اس نقد سے تو یک یہان گھر
رہون اسمین زن و اطفال کو لے
ہوا ہی خدمت جعفر مین حاضر
خریدا ہون یقین جنت کے اندر
سیجھ تو منتہی ہوتا ہے اگر
سوم چارم بحسنین کریمین
سنا ہی بالیقین جب اسکو نیک
ہوا مین اسپہ راضی اور خوشتر
ہوا بیمار یس وہ نیک محضر

وصیت اپنے لوگون کو کیا او
کہ میری قبر مین وہ دفن کیجو
سر تربت پو ہسکے ایکدن آ
ہین دیکھے لوگ وہ کاغذ پڑا تھا
لکھا تھا پشت پر اسکے ای امجد
کہ بالتحقیق جعفر بن محمد
گیا وعدے کتین اپنے وفا ہے
کہ یہ بے شبہ و شک فضل خدا ہی

کرامت

کیا یک شخص اس سے عرض اگر
کہ ای جعفر مرے حقمین دعا کر
کرے تا حضرت خلاق دادار
میسر مجھ کو حج کعبہ بسیار
دعا حقمین کیا تب اسکے جعفر
کہ پنجاہ حج کراوے تجھ سے داور
گیا بے شبہ پنجاہ حج ادا او
بھی یکاونین حج کو جب گیا او
وہ پہنچا منزل جحفہ کو اگر
گیا ہے غسل خاطر نہر او پر
اُسے یکبار سیلاب اکر لے گئی تب
ہوا اس موج مین بر خواہش رب
تھا جب یک سو پہ اٹھاٰیسواں سال
زہجرت اور شند رہین تھی ز شوال
مدینے مین مبارک پیر کے روز
وہ جنت مین ہوا ہے رونق افروز
اثر سے زہر کے وہ با کرامت
ہی پہنا خلعت فخر شہادت
بقیع اندر ہوا مدفون وہ اکرم
بنزد تربت جد معظم
مقدس عمر اسکی ای برادر
التحقیق ہشتر برس کی تھی معتبر
بھی منقوش نگین اسکا برا دو
سی تھا ما در کھہ بے ریب تکرار

ما شاء الله لا قوة الا بالله استغفر الله

اولاد امجاد حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہم

تھے اسکے چھ پسر اور ایک دختر — امام موسیٰ کاظم سب مین اشہر
تھی اسماعیل و اسحاق و محمد — علی ہے اور عبداللہ امجد
کہے بعضے پسر قاسم تھا ہفتم — رضوعنہ و رضی اللہ عنہم

نکال ابن غیظ کو سینے سے اپنے کام ہے کسکا
امام موسیٰ کاظم سرعالی الشان کا

امام ہفتم آل پیمبر — ہے موسیٰ کاظم تقدیس مظہر
امام جعفر صادق کا فرزند — ہے پوتا حضرت باقر کا دلبند
کنیت بوالحسن ہے اسکی اطہر — بو ابراہیم بھی آئی ہے دیگر
ملقب ہے وہ کاظم سے یقین جان — یہی وجہ لقب اسکا ہے پہچان
بہت با علم تھا وہ ذوالمکارم — گذر جاتا تھا از اعدائے ظالم
سیہ اُمّ ولد تھی اسکی مادر — بربریہ حمیدہ ای برادر
وہ متولد ہوا ابوا مین پہچان — کہ مکے اور مدینے کے ہے درمیان
وہ تھا یکسو پہ اٹھائیسواں سال — صفر کی ساتوین ای نیک افعال
خلیفہ جو تھا مہدی ابن منصور — کیا قید اسکو اول بار مغرور
علی کو خواب مین دیکھا وہ یکرات — کہ یہ فقرہ کہا وہ باکرامات

یا محمد فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ

ربیع با صفائیوں نقل لایا — مجھے منصور اُس ہی شب بلایا
مین پہنچا پاس اسکے جا بہ عسرت — وہ خوش الحان پڑھتا تھا یہ آیت
مجھے بولا کہ تو اب جلد تر جا — تھی موسیٰ ابن جعفر کو بلا لا

بلالا یا اسے میں جا اسیدم ۔ ہوا مہدی بہت مسرور و خرم
اٹھا اسکو گلے اپنے لگایا ۔ بہت آرام سے اسکو بٹھایا
کہا ہے خواب اپنا اس نے ظاہر ۔ لگا پس عرض کرنے یوں ای فاخر
کہ مجھ کو اور فرزندوں کو میرے ۔ خروج اپنے سے کر امین کرم سے
کہا واللہ نہ ہرگز میں کیا جان ۔ نہیں یہ بات میری لایق شان
کہا تو سچ فرماتا ہے یہ اب ۔ کہا راوی کہ وہ مجھکو کہا تب
کر لاوے اسکو تو یک الف دینار ۔ بھی سامان سفر کر اسکا طیار
اسی شب کر دیا اسکو روانہ ۔ موانع تا نہ کچھ آوے ای دانہ
مدینے میں ہی پس رہتا تھا کاظم ۔ رشید آخر ہوا جس وقت حاکم
کیا تھا قید اسکو بار دیگر ۔ وہ حال آئندہ ہووےگا محرر
فضائل اور مناقب اسکے اکثر ۔ ہیں مروی پس بیان ہوا انکا کیونکر
بڑا عابد تھا اپنے عصر کا او ۔ بھی افقہ اور کریم النفس سچ جو
بھی اسکی ذات میں ای با فراست ۔ دیا تھا حق نے بڑی جود و سخاوت
بہت منقول ہیں اسکے کرامات ۔ میں تجھکو لکھتا ہوں اب اجمال کے ساتھ

کرامات حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

ازانجملہ شقیق باکرامت ۔ تو سن اسطرح کرتا ہے روایت
کہ میں حج کا مسافر ہو کے یکبار ۔ گیا تا قادسیہ تیز رفتار
میں دیکھا ایک جوان خوبصورت ۔ تھا گندم گوں نہایت پر حلاوت
وہ سب کپڑوں پہ اپنے ای برادر ۔ تھا پہرا ایک پشمینہ مطہر

تھا شملہ پشت اوپر اسکے بازین — مبارک پاؤن مین تھے اسکے نعلین

جدا لوگون سے ہوکر وہ معلا — تھا بیٹھا راہ مین یکجا تنہا

مین سمجھا ایک جوان نیک منظر — گروہ صوفیہ سے ہے مقرر

مگر بیٹھا ہے وہ اس راہ اندر — کہ ڈالے بار اپنا مومنان پر

گیا مین عزم اسکے پاس جاؤن — اسے اس قصد سے تا باز لاؤن

گیا جب پاس اسکے مین بسرعت — پڑھا وہ نام لے میرا یہ آیت

اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

گیا آگے وہ مجھکو چھوڑ دیکر — مین متعجب ہوا تب اور مضطر

کہ میرا نام وہ کسطرح جانا — بھی میرا مدعا وہ کیون پچھانا

یقین وہ بندہ صالح ہے خوشتر جب — ملونگا مین اس سے جاکر جلد تر اب

بھی چاہون اس سے اپنی عفو تقصیر — لگا پس دوڑنے کر کچھ نہ تاخیر

بہت دوڑا ولے اسکو نہ پایا — غرض جب دوسرے منزل مین آیا

مین دیکھا وہ نماز اندر کھڑا ہے — بھی لرزہ اسکے سب تنمین پڑا ہے

روان تھا اسکے تب آنکھون سے پانی — مین خطرہ دلمین لایا یہ نہانی

کہ فارغ ہووے جب وہ از عبادت — مین چاہون عفو اس سے باسعادت

وہ فارغ ہوکے تب لے مرا نام — کہ پڑھ یہ آیۂ قرآن باکرام

وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى

چلا وہ چھوڑ آگے پھر مرے تئین — پھر اس بندہ کو دیکھ کر دلمین کہا مین

کہ بیشک یہ جوان ابدال سے ہے — مسلم صاحب احوال سے ہے

کہ دیکھا بالتواتر مین مکرر ہوا مشرف وہ شقیق باطن اوپر

وہ پہنچا تیسری منزل مین جب آ مین دیکھا چاہ پر وہ یک کھڑا تھا

وہ پانی کھینچا چہتا تھا از چاہ گرا جب دلو اسکا اسمین ناگاہ

نظر کر وہ طرف تب آسمان کے لگا پڑھنے دعا یہ عجز دل سے

انت ربی اذا ظمئت الماء وقوتی اذا اردت طعاما اللهم سیدی مالی غیرها فلا تعدمنیها

قسم ہے حق کی دیکھا مین مقرر کہ پانی چاہ کا آیا ہے اوپر

وہ لینا ہاتھ تب اپنا کیا ہے لبی اس سے دلو پانی بھر لیا ہے

وضو کر اس سے تب وہ پاک سیرت گزارا ہی نماز چار رکعت

لبی یک بالو کا تودہ تھا جو ہس جا کیا ہے پاس اسکے وہ معلا

مبارک ہاتھ سے بالو وہ لیکر وہ اپنے ڈالتا تھا دلو اندر

ملا کر بے سکیتن پیتا تھا وو تب مین جا خدمت مین اسکے لبی مودب

سلام اسکو کیا آداب کے ساتھ جواب اسکا دیا وہ ذو الکرامات

کہا مین جو دیا حق تجھ کو نعمت مجھے لبی کر تو کچھ اس سے عنایت

کہا وہ ای شقیق اب سن تو یہ بات کہ اپنی نعمتین رب البریات

بظاہر اور بہ باطن با کرامت عطا کرتا ہے ہمکو بے نہایت

تو ظن نیک رکھ اللہ کے سات دیا وہ دلو اپنا تب شقیق کا ہات

پیا مین تھا سویق وشکر بہتر کہون کیا اسکا لذت ای برادر

مجھ کو کوئی چیز بہتر اس سے واللہ نہ ہرگز مین پیا ہون حق ہے اللہ

ہوا ابالغور اس سے سیر و سیراب — نہ چاہا او کئی دن نان اور آب
بھی بعد اسکے کہیں وہ نیک اطوار — نہیں آیا نظر اس رہ میں زنہار
میں جب مکے کو پہنچا اسکو دیکھا — بنصف شب نماز اندر کھڑا تھا
خشوع و گریہ و زاری کرے ہی تھے — گزار اطاعت حق میں وہ سب رات
گذر کر شب ہوئی ہی صبح جسدم — نماز فجر پڑھکر وہ معظم
چلا باہر طواف کعبہ کرکے — چلا میں بھی ادب سے اسکے پیچھے
جو دیکھا تھا اسے میں رہ میں تنہا — خلاف اسکے وہان بے شبہ دیکھا
تھے سات اسکے موالی اور خدام — ہجوم اسپر کئے پھر خاص اور عام
سلام اسپر لگے کرنیکو آکر — بھی بوسہ دینے اسکے ہاتھ اوپر
میں پوچھا کون ہی یہ باکرامت — کہے یہی ذر بحر امامت
ہی نام پاک موسیٰ اسکا مشہور — ہی بجان اسکا دار شعلہ طور
امام جعفر صادق کا فرزند — علی ہی اسکا جد بے مثل و مانند
کہا میں جب یہ وہ عالی نسب ہی — عجایب اس سے میں ایسے عجب ہی

کرامت

بھی ہارون رشید یکبار ایجان — گران تر جامۂ فاخر کئے تھان
علی فرزند یقطین کو دیا تھا — علی وہ لے مکان جب اپنے آیا
کچھ اسمیں اور زیادہ اپنا کرکے — ہی بھیجا خدمت موسیٰ میں فخر آلی
وہ چیزیں کر قبول اوسب لیا ہی — مگر درعہ جو تھا واپس کیا ہی
بھی ایسا اسکو وہ بھیجا ہی پیغام — کہ رکھ یہ درعہ تیرے آویگا کام

علی بن یقطین روز بغداد ای مکرم — غلام اوپر ہوا اپنے ایک برہم
نکالا پاس سے اپنے خفا ہو — وہیں ہارون سے جا کر کہا او
کہ موسیٰ ابن جعفر کو مقرر — فرستید علی یقطین کا دلبر
امام الوقت بیشک جانتا ہے — بزرگ اسکو بھی دل سے مانتا ہے
محبت اس سے رکھتا ہے بہر حال — بھی بھیجا اسکو کرتا ہے زر و مال
چنانچہ ایک درعہ بیش قیمت — کیا تھا تونے جو اسکو عنایت
وہ موسیٰ ابن جعفر کو دیا ہے — یہ سن ہارون بہت برہم ہوا ہے
علی فرزند یقطین کو بلایا — کہا جو تجھ کو میں درعہ دیا تھا
تو کیا اسکو کیا ہے بولئے زود — علی بولا کہ میرے پاس موجود
کہا ہارون حاضر اسکو کر اب — بلا ایک عبد کو بولا علی تب
کہ میرے گھر تلک تو جلد جا کے — بھی کیجیو فلاں باندی سے میرے
فلاں گھر میں فلاں حجرہ کو کھلوا — فلاں صندوق میں یک ظرف ہے لا
غلام وہ ظرف جا کر جلد لایا — تھا اس پر مہر ہارون نے کھلایا
وہ درعہ تھا دھرا اس ظرف اندر — بہت خوشبوی سے بھی تھا معطر
وہ درعہ جبکہ یوں ہارون نے پایا — وہیں غصے کی آتش کو بجھایا
کہا پس ای علی بے فکر رہ تو — اسی جگہ کے اوپر بھیج اسکو
تو خاطر جمع رکھ پھر چین میرے — سخن کوئی نا سنوںگا میں کسی سے

کرامت

روایت یوں کیا یک شخص اکمل — کہ جب مہدی خلیفہ بار اول

بلا بھیجا جب کاظم کو بہ بغداد / کیا اسطرح کاظم مجھ کو ارشاد
فلاں ساماں ضروری اب سفر کا / خرید اب جائیے تو بازار سے لا
مجھے دیکھا وہ تب مغموم و محزون / کہا کیوں تجھ کو محزوں دیکھتا ہوں
کہا میں ای امام جن و انسان / نہ کیوں محزون رہوں میں بادل و جان
بڑا ہی آہ ظالم سے مجھے کام / نہیں معلوم کیا ہوتا ہی انجام
کہا تب مجھ کو وہ ابن ہبیر / کر تو اسباب میں کچھ فکر مت کر
فلاں ماہ و فلاں تاریخ کیتاں / بعون اللہ سالم آونگا میں
مرا تو منتظر رہ اول شب / رکھا میں یاد وہ تاریخ کو تب
میں ہر ایام کا کرتا تھا تعداد / جب آیا روز وعدہ کا ہوا شاد
غروب شمس تھا نزدیک خناس / مرے خاطر میں ڈالا آہ وسواس
ہوے یک اضطراب اندر پیرا میں / نظر کرتا ہوا رہ پر کھڑا میں
دیکھا سوے عراق اسوقت ای یار / سیاہی تب ہوئی ہے یک نمودار
سو کاظم اپنے یک خچر پہ اسوار / ہی آتا آگے اسکے تیز رفتار
پکارا مجھ کو میرا نام لیکر / کہا لبیک یا ابن ہبیرہ
کہا نزدیک تھا اب دل میں میرے / بڑھے یک شک نہیں آنے سے میرے
کہا میں ہاں کہ یک آیا تھا وسواس / گیا اب دور مجھ سے خالق الناس
ہی شکر حق کہ تو آیا ہی سالم / خلاصی پاکے اب از دست ظالم
وہ فرمایا کہ مجھ کو دوسرے بار / بلاوینگے نہ تب چھوٹونگا زنہار

بھی یوں یک شخص کرتا ہے روایت | رہنے میں کیا تھا میں اقامت
کرائے سے لیا تھا ایک خانہ | رہا کرتا تھا اسمیں میں آسودانہ
بندا تھا پیر کاظم کا ملازم | ہوا یکروز اسکے گھر کا عازم
بہت شدت سے تھا اس روز برسات | سلام اسکو کیا میں جا دست بات
جواب اسکا دے فرمایا وہ تب | کہ اپنے گھر کو جا تو جلد اب
کہ جو سامان تو گھر میں رکھا ہے | وہ گھر اب ٹوٹ کر اسپر گرا ہے
گیا میں لے کئی مزدور لے کر | گرا تھا گھر وہ سب اسباب اوپر
وہ مزدوراں اٹھا سے جسکو سارا | نہ میری چیز پائی کوئی نقصان
مگر جاتا رہا میرا اسشطل ایک | جو کرتا تھا وضو میں اس سے ایک
گیا میں صبح کو نزدیک کاظم | کہا مجھ سے وہ مالک دین کا ناظم
اثر کر سب اسباب کیا کچھ گیا ہے | کہا میں یک اسشطل جاتا رہا ہے
مبارک سر جھکایا سن وہ یہ بات | کیا ارشاد بعد از یوں پھر ساتھ
گمان کرتا ہوں میں ای صاحب ہوش | کیا بیت الخلا میں تو فراموش
وہ گھر والے کی جو ہینگی کنیزک | تو جا اسطرح کہہ اب اس سے بیشک
اسشطل جو تو اٹھائی دے وہ مجھکو | بلا تاخیر وہ دیوینگی تجھکو
میں جا ایسا ہی اس باندی سے مانگا | دی ہے وہ اسشطل تب جلد ہر لا

کرامت

بھی یوں کہتا ہے یک راوی آگاہ | کہ جب کاظم چلا ہے کسو کے ہمراہ
تھا کشتی بیچ میں بھی ساتھ اسکے | بھی کشتی دوسری یک آئی تھی پیچھے

تھی اُس کشتی میں یک عاروس نوشہ | ہوا ایک شور اُس کشتی میں ناگہ
جناب حضرت کاظم کہا تب | کرو دریافت کیا ہے شور و غل آہ
گئے دریافت ہم از دست دلہن | گرا تھا آب میں سینہ کا کنگن
کہا یہ بات سن کاظم نے اُنکو | کہ اب ٹھہراؤ ہر دو کشتیوں کو
سو ٹھہرائے کشتیوں تب اسی جا | کنارے آب تب کشتی کے آیا
مبارک لب ہلا کر کچھ پڑھا ہے | پھر اس ملاح کو ایسا کہا ہے
یہاں تو اب اتر پانی کے اندر | وہ اترا جلد اسکے حکم اوپر
نظر کرتے تھے ہم کشتی سے یکسر | وہیں وسنے لگا کنگن زمیں پر
اٹھا ملاح اسکو جلد لایا | وہ اسکے مالکہ کو تب دلایا

کرامت

خبر دیتا ہے یک راوی خبردار | دیا ایک شخص نے مجھ پاس دینار
کہا کاظم کو پہنچا لیجا کر | تھا میرے پاس بھی کچھ بدل زر
میں جب پہنچا مدینے کو عبث | کیا ہوں غسل اول با عقیدت
بھی میرے ملک سے تھا جو کہ سیما | اسے بھی کھولکر سب جلد دھویا
بھی سو دینار جو اس شخص کے تھے | گنا ہوں وہ بھی میں نے خوب دھو کے
تو کم آیا ہے اُن سے ایک دینار | گنا میں پھر کے اسکو دوسرے بار
تو پھر کم آیا ہی دینار یکتا | مرا دینار یک تب اسمیں ڈالا
بشب کاظم کے خدمتمیں گیا میں | تو جب ہو سلام اسپر کیا میں
کہا بس جان فدا میرا ہو تجھ پر | فلاں بھیجا تری خدمت میں یہ زر

کہا لا کے گیا پاس ہے کے فی الحال — کہا پھر یہ زمین پر کھول کر ڈال
میں تھیلی کھول جب ڈالا زمین پر — وہ پھیلایا ہے تب از دست اطہر
مرادیا رہی ڈالا تھا جو میں — جدا کر کے دیا ہے وہ مرے تئیں
کیا ارشاد مجھکو جو یہ بھیجا — کیا ہے اعتبار رو وزن اسکا
عدد کا اعتبار اونین کیا جا — لہذا کم ہے یک دینار بھیجا

کرامت

بھی یک راوی یہ لایا ہے روایت — علی فرزند یقطین با سعادت
بھی دستور اشخص یک یہ بر دو باہم — کہے مجھ کو تو جا کوفے کو ہمدم
فلان کو ساتھ لیکر جا بہ بازار — دو مرکب مول لے ہو جد وہ اسوار
یہ مال و نقد یہ مکتوب لیجا — جناب حضرت کاظم کو پہنچا
یہ سن میں جلد کوفے کو گیا تب — خریدا تیز رو بہتر دو مرکب
بھی جا میں اس شخص کو ہمراہ لیکے — دو نو مرکب پہ چڑھکر جلد وہاں سے
لگے کرنے منازل قطع تب ہم — مدینے کے گئے نزدیک جب ہم
اتر یک جا پہ ہم بیٹھے در راہ — لگے کھانے چیز کچھ ایسی میں ناگاہ
ہوا ہے حضرت کاظم نمودار — چلا آتا ہے ہو خچر پہ اسوار
اٹھا اپنی جا سے تب آگے چلے ہم — سلام اس با صفا او پر کئے ہم
جواب اسکا دے فرمایا ہمیں او — کہ تم جو مال لے آئے میں لاؤ
وہ سب کھینچا سے ہم خدمت میں اسکے — وہ تب اپنے مبارک آستین سے
نکالا کئی خطوط ازینکہ بنیاد — بھی دے ہمکو کیا اسطرح ارشاد

کہ مکتوبات جو تم لائے ہو اب — جوابات ہیں اسکے جانو یہ سب
کہا پس تمکو فی حفظ الہی — یہاں سے ہو تم کوفے کی راہی
کئے تب عرض اس سے ہم ای فاخر — جو توشہ تھا ہمارا اب ہی آخر
اگر ہووے ہمیں شرف اجازت — مدینے میں نبی کی کر زیارت
بھی توشہ راہ کا ہم کرکے طیار — چلینگے بعد کوفے کو سبکسار
وہ تب پوچھا کہ توشے سے تمہارے — ہی کچھ باقی کئے ہم عرض آرے
کہا دہ لاؤ میرے پاس اس دم — وہ لیجا اسکی خدمت میں رکھے ہم
کہا لیکر بدست با کرامت — یہ کوفے تک کرے تمکو کفایت
یہاں سے تم بحفظ رب داور — طرف کوفے کی اب جانا ہی بہتر
چلے کوفے کو پس ہم حسب ارشاد — ہوا کوفے تلک کافی وہی زاد

وفات امام موسی کاظم رضہ

بسال یکصد و ہشتاد و ششم — رسول اللہ کی ہجرت سے ستوم
رجب کی پانچویں کو جمعہ کے روز — وفات اسکا ہوا ہی آہ پرسوز
ریاست بیچ ہارون اپنے ناشاد — رکھا تھا قید میں اسکو بہ بغداد
دیا سم اسکو یحیی ابن خالد — اشارے سے بھی ہارون کے ای جاحد
روایت ہی کہ جب اسکو دئے سم — کیا ارشاد یوں تب وہ معظم
دئے ہیں زہر مجھکو آج جانو — مرا تن زرد کل ہوگا پچھانو
کروں گا میں تب اس دنیا سے رحلت — ہوا ایسا جوں کہا وہ باکرامت
بوقت نقل اسکی عمر والا — کہے پنجاہ پر تھے چار سالہ

بھی تھا نقش نگین اسکا ای بات سے عیاں — بیقین اَلْمُلْکُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ جان

ذکر اولاد امجاد حضرت امام موسی کاظم

تھے فرزند ان ذیشان اسکے سینتیس — اٹھارہ دختران تھے اہل تقدیس

علی ہے اور احمد اور محمد — بھی ابراہیم اکبر اے ممجد

بھی اسمٰعیل و قاسم اور عباس — بھی جعفر اور ہارون پاک انفاس

حسین ہے اور عبد اللہ و اسحٰق — عبید اللہ و زید نیک اخلاق

بھی دو فرزند تھے اسکے حسن جان — عقیل و قاسم و یحیی سلیمان

فضل داؤد و ابراہیم اصغر — تھا حمزہ اور علی فرزند دیگر

جناب فاطمہ کبری ہے دختر — بھی رقیہ اور حلیمہ نیک اختر

سمجھ یکید رقیہ صغری بھی دوسری — بھی تھی نیک ام سما اسکی بیٹی

معظم ام کلثوم ام جعفر — بھی تھی ام لبابہ ایک دختر

بھی زینب اور خدیجہ عائشہ تھی — بریرہ اور حسنہ آمنہ بھی

بھی میمونہ و علیہ ام سلمہ — بھی چھوٹی ام کلثوم کریمہ

ہوان پر انکے بھی آبا کے اوپر — تحیات و سلام رب اکبر

اگر مد نظر ہے خوشنودی خلاق اکبر ہے
رضا حضرت رضا کی ہی سبب ہے حق کے رضوان کا

علی ہے ابن موسی ابن جعفر — امام ہشتم آل پیمبر

کنیت بوالحسن ہے جان اسکی — کنیت جو اسکی پدر کی تھی

ہے اسکے والد امجد سے منقول — امام کاظم او جد سے منقول۔

کہ فرمایا ہے وہ میری کنیت — پسر کو میری کی ہیں نے عنایت
لقب اس قدوۂ دین کا رضا ہے — مبارک یہ لقب اسکو سزا ہے
ابو جعفر محمد اسکا فرزند — لقب جسکا تقی تھا ای خردمند
ہوئے ہیں لوگ سائل اس سے یکبار — کہ تھا مامون خلیفہ جو نکوکار
لقب وہ والد ماجد کا تیرے — رکھا تھا کیا رضا بولا وہ اسنے
نہیں مامون بلکہ خلاق علام — رضا اس باصفا کا ہے رکھا نام
کہ تھی اسکی بلاشک ذات اطہر — رضاء اللہ افلاک خدا پر
زمین پر تھی خدا کے ذات اسکی — سمجھ بیشک رضائے مصطفیٰ تھی
تھے آبائے کرام اسکے جو گذرے — کیا ہے اسمیں خاص حق اسکو اسنے
موافق لوگ جو تھے اس سے راضی — مخالف بھی تھی راضی اس سے یونہی
جب اسکا پدر کاظم قدس بنیاد — تھا کرتا اس معظم کے تئیں یاد
تو یوں ارشاد فرماتا تھا تب او — مرے فرزند رضا کو اب بلاؤ
خطاب اسکو وہ کرتا روبرو جب — تو کہتا تھا اسے ای بوالحسن تب
مدینے میں وہ پایا ہے ولادت — بروز پنجشنبہ باسعادت
ربیع آخر اندر اے برادر — کہ تھی وہ گیارہویں تاریخ اشہر
رسول اللہ کی ہجرت سے خوشحال — صد و پنجاہ پر تھا تیسرا سال
ز نقل جعفر صادق مجدد — کہ تھا وہ اسکا اطہر جدّ امجد
روایت ہے کہ ہشت اندر تھے پنج سال — سوا اسکے بھی ہیں گے اور اقوال
سبیکہ ام ولد تھی اسکی مادر — کہ نجمہ نام اسکا تھا مقرر

تھی اروی اور سمانہ اور نکتم ‖ تھی تھا ام البنین نام اسکا اکرم
جو کاظم کی حمیدہ والدہ تھی ‖ بڑی وہ زاہدہ اور عابدہ تھی
کنیز پارسا تھی اسکی ای یار ‖ رضا کی والدہ نجمہ نکوکار
رسول اللہ کی رویت سے نسب ‖ حمیدہ نے بڑا پائی ہے منصب
کیا ہے اسکو یوں ارشاد خاتم ‖ پسر تیرا معظم جو ہے کاظم
تو نجمہ کو ہے کیجے عنایت ‖ جو ہے تیری کنیز با سعادت
قریب ہے اس سے فرزند ہوئیگا ایک ‖ وہ سب اہل زمین سے ہوویگا بہتر
وہ خاتون مصطفیٰ کے حسب ارشاد ‖ کئی تسلیم کاظم اسکو دلشاد

روایت

روایت کی ہے نجمہ ای مودب ‖ رضا سے حاملہ میں نے ہوئی جب
مجھے ہے کے مبارک حمل کا بار ‖ نظر آیا نہ کوئی وقت زنہار
تھی اپنے خواب میں سنتی تھی تہلیل ‖ شکم سے اپنی تسبیح اور تہلیل
بہت ہوتی تھی مجھ پر ہول و ہیبت ‖ دہن میں جاگتی تھی پا کے وحشت
میں بیداری کی جب ہوتی تھی دمساز ‖ شکم سے تب نہیں آتا تھا آواز
تھی در وقت ولادت وہ مکرم ‖ زمین پر اپنا رکھ دست معظم
بسوے آسمان کر اپنا منھ تب ‖ ہلاتا تھا مبارک اپنے دو لب
کرے گویا کسی نے جسطرح بات ‖ کرے گویا کوئی حق سے مناجات

روایت

خواص حضرت کاظم سے ای یار ‖ روایت کی ہے یہ فرد نکوکار

کہ کاظم ایکدن میرے سے پوچھا
کہ مغرب سے کوئی آئے ہون تجار
وہ بولا کاروان آیا ہے اب ایک
جہان وہ مغربی اترا تھا اگر
کنیزک ساتھ تبلایا وہ تاجر
کہا تبلا ہے گر دوسری کنیزک
نہین تبلا اسے سکتا ہون مین اب
کیا ہے دوسرے دن حکم مجھکو
نہایت کیا ہے اسکی پوچھ قیمت
گیا مین پاس اسکے اور پوچھا
کہ قیمت اسکی اب اتنے ہین دینار
مین بولا اس ہی قیمت سے لیا مین
مگر نشنید نفت جو لایا تھا دیروز
مین اس تاجر سے یون بولا ہون کہ
کہا ہے کس قبیلے سے وہ مخدوم
وہ تاجر تب کہا ہے یون ہر ساتھ
کہ مین نے ملک مغرب بیچ یک جا
کو دیکھا بیٹھی عورت ایک اس ٹھار
وہ پوچھی اس کنیزک پر ہوا ناظر

کہ کہہ یہ بات تو ہی جانتا کیا
کہا مین نے نہین اس سے خبردار
چلے ہم ہر دو ہوا سوار اے نیک
وہان ہم ہر دو پہنچے جلد جاکر
پسند یک بھی نفر مایا وہ فاخر
وہ بولا جاریہ بیمار ہے یک
یہ سن کاظم وہین رجعت کیا تب
کہ اب اس مغربی کے پاس جا تو
خرید اسکو وہ قیمت سے بعشرت
کہ قیمت کیا ہے اسکی تب وہ بولا
نہین کم اس سے مین دیونگا زنہار
کہا تاجر کہ اب تجھکو دیا مین
یہان کہہ کون تھا وہ مرد فیروز
بنی ہاشم سے ہے وہ یک معظم
مین بولا وہ نہین ہے مجھکو معلوم
کہ تیرے سے مین اب کہتا ہون یکبات
مبارک اس کنیزک کو خریدا
سماویہ کتب سے تھی خبردار
کہ تو اسکو لیا ہے کسکے خاطر

کہا میرے یہی خاطر یہ کنیزک — کیا ہوں مین خرید اب جان بیشک

وہ عورت تب لگی کہنے بہ تکرار — کہ تو ہرگز نہیں اسکے سزاوار

متو رہیگا جو ہو وینگا شوہر — وہ سب اہل زمین سے ہووے بہتر

قریب اس سے پسر بھی ہووےگا ایک — نہ شرق و غرب مین پیدا ہو کوئی نیک

کہا راوی ہوا مین سن یہ خوشنود — کنیزک کو وہان سے لیگیا زود

بنزد حضرت کاظم مقرر — قریب اسکے بطن سے ای برادر

ہوا پیدا وہ در بحر امامت — امام دین رضا گنج کرامت

روایت

ہی مروی حضرت کاظم سے درباب — کہ مین دیکھا شہ عالم کو در خواب

علی مرتضی بھی اسکے تھا سات — کہا یون مجھ کو سالار بریات

علی ابنک ینظر بنور اللہ عز و جل و ینطق بحکمتہ یصیب و لا یخطی ویعلم و لا یجہل قد ملی حکما و علما

فضائل اور مناقب نیک اطوار — امام دین رضا کے ہینگے بسیار

جو مستد اہل کتابون مین مسطور — زبان پر عالمون کے جو ہے مذکور

ہی یک قطرہ وہ از دریای زخار — وہ بھی یک حرف کہ مانند طومار

کرامات اسکے ہین لکھنے سے باہر — زبان عاجز تھا اسکے جا ہی قاصر

مین اب لکھتا ہون تھوڑے خرق عادات — تو سن اسکو [illegible] برکات

کرامت

خلیفہ یک جو عباسی تھا مامون — بہت اسکی خبث مین تھا مفتون

تھی دختر اپنی وہ اسکو دیا تھا
رضا آتا تھا جب مامون کے پاس
تھی پہنچے حاجبان اور خادمان سب
تھی رہتا پردہ جو مامون کے در پر
تھے جب وہ تابعان نفس و ہوا کے
گئے ہین اتفاق اس طرح باہم
یہان تشریف وہ فرمائیگا جب
نہ پردہ اسکے آنے سے اٹھاوین
غرض یکدن رضا تشریف لایا
اٹھے ہو مضطرب پردہ اٹھائے
رکھا تشریف وہ جب جا کے اندر
کہ ہم سب کیا کئے افسوس ہے کار
وہ جب تشریف لایا بار دیگر
نہین پردہ اٹھائے ہین وے آ
وہ آکر جلد تر پردہ اٹھایا
وہ جب بیٹھا تھا وہ بار ایسی اٹھی
بحکم حق وہی آیا ہی بار را
جماعت جب وہ دیکھی یہ کرامت
خدا جنکو کیا ہووے معزز

ولی عہد سے اپنا کیا تھا
وہ کرتا اسکا بس اکرام اور پاس
تھے آتے اسکے استقبال کے تب
اٹھاتے تھے اسے وہ جلد آکر
گئے دن مین ہوے حاسد رضا کے
کہ اکرام اسکا ہرگز نا کرین ہم
نہ استقبال اسکے جاوین ہم تب
نہ کچھ تکریم سے اسکو بلاوین
وہ سب اس عزم سے بیٹھے تھے یکجا
تھی استقبال اسکے دوڑ آئے
لگے کہنے کو سب با ایک دیگر
کرین ہرگز نہ ایسا دوسرے بار
سلام اسکو کئے ہین گرچہ اٹھکر
تب یکبار بھیجا حقتعالی
رضا اندر رہے پس تشریف لایا
تھی جب باہر وہ جانا اٹھکے چاہا
اٹھایا پھر وہ پردہ آشکارا
کہے آپسمین سب لاکر ارادت
نہ ذلت دے سکے کوی اسکو ہرگز

لائے اسے کو پھر آرام و عزت — امام دین رضا کی حسب عادت

کرامت

دعبل ابن علی فرو گرامی — کہ تھا وہ افصح الشعرا نامی

خبر دنیا ہے یون وہ نیک بنیاد — قصیدہ مین کیا تھا انشا د

بمدح اہلبیت شاد آکوان — گیا مین اسکو لیکر جب خراسان

امام دین رضا تب در خراسان — ولی عہد تھا مامون کا جان

سنا یا مین قصیدہ اسکو پڑھ کر — کیا ہی وہ بہت تحسین اسپر

کیا اسطرح پھر تاکید مجھ کو — کسیکو یہ قصیدہ مت سنا تو

مگر مین جب تجھے دیوں اجازت — پڑھے اسوقت تو ای باسعادت

سنا مامون کہین یہ خبر ناگاہ — بلا بھیجا مجھے با عزت و جاہ

کہا مجھکو قصیدہ پڑھ کے سنوا — مین نا پڑھ کر بہت کچھ عذر لایا

کہا مامون بلاؤ تب رضا کو — سر اوج علی مرتضی کو

امام دین رضا آیا وہان جب — کہا مامون اسے ای ابو الحسن اب

دعبل ابن علی کو حکم دیجے — پڑھے تا وہ قصیدہ میرے آگے

رضا تب حکم فرمایا میرے تین — مبارک اس قصیدیکو پڑھا مین

کیا منکر بہت تعظیم اسلام — دیا پنجاہ ہزار وہ مجھکو درہم

رضا سے مین کیا تب عرض خدمت — تجھے یا سیدی کیجے عنایت

مبارک ایک کپڑا پاک تیرا — کفن تا اس سے مین کرلیوں اپنا

مقدس پیرہن پہنا تھا تب جو — کیا مجھکو عنایت لطف سے او

تھی منت شفقہ مجھے کر کے عنایت
بحرمت اسکے خالق بریّت
غرض میں نے رضا سے لیکے رخصت
کئی رہزن وہ رہ میں آ بہ کثرت
رہی باقی نکوئی شی اے دانا
ہوا مجھکو نہ کوئی چیز کا غم
مبارک پیرہن اس دین پناہ کا
تھی بولا تھا مجھے وہ باکرامات
وہی میں فکر میں بیٹھا تھا ناچار
وہی تھا رہزنوں سے وہ مقرر
برے نزدیک تب اگر کھڑا وہ
کہ ہو دین لوگ اسکے جمع اسب
مدارس آیات خلوت میں تلاوہ
بنایا تھا قصیدہ میں جو خوشتر
وہ پڑھ اس بیت اقدس کو مکرر
کہا میں دلمیں یہ کیا ہے عجب تر
محبت اہلبیت مصطفی کی
کیا میں دلمیں اپنے طمع رتب
تھی منت شفقہ ملیگا اب میرے تئین

کہا مجھ کو اسے رکھو با حفاظت
رکھے محفوظ تیرے تئیں ز آفات
چلا سوئے عراق ای باقنوت
کئے ہیں قافلے کو میرے غارت
مگر یک پیرہن میرا پرانا
مگر وہ چیز کا تھا درد ہر دم
تھی منت شفقہ جو وہ مجھکو دیا تھا
رہیگا اس سے تو مامون ز آفات
میں دیکھا دور سے تب ایک اسوار
کہ آتا ہے مرے گھوڑے پو چڑھکر
تھی تھا بس منتظر اسباب کا وہ
لگا پڑھنے کئی ابیات کو تب

اسیکی بیت تھی یہ ای برادر
لگا کرنے برقت گریہ و زار
کہ ہے یہ چور کے بھی دل کے اندر
مودت خاندان مرتضی کی
امام دین رضا کا پیرہن اب
مخاطب اس سے ہو کر یوں کہا میں

قصیدہ یہ بنایا کون ای یار ۔ وہ بولا کیا تجھے اس سے سروکار
میں بولا ہے یہ اک راز مجھکو ۔ گرو مجکا اس سے میں آگاہ مجھکو
وہ بولا اس قصیدیکا مصنف ۔ ہی اک شہر کیا نہیں تو اس سے واقف
دعبل ابن علی ہے وہ مؤید ۔ کہ ہے وہ شاعر آل محمد
میں تب اسکو کہا اب ہو تو آگاہ ۔ دعبل ابن علی ہوں میں ہی واللہ
قصیدہ میں بنایا ہوں یہ تحقیق ۔ نہیں ہرگز کیا وہ میری تصدیق
میں اس دعوے پہ تب سوگند کھایا ۔ سب اہل قافلہ کو وہ بلایا
کیا دریافت ان سب سے کماہی ۔ قسم کھا کر دئے وہ سب گواہی
دعبل ابن علی شاعر یہی ہے ۔ نہیں غائب یقین حاضر یہی ہے
تھے لوٹے قافلے سے جو زر و مال ۔ دلایا سب کو واپس جلد فی الحال
رفاقت کر ہماری پھر وہ ای یار ۔ خطر کی راہ سے آگے کیا پار
وہ دونوں ہم تبرک کے بدولت ۔ وطن کو اپنے پہنچے آ سلامت
ہے مروی اس قصیدہ میں جو یاں ذکر ۔ قبور اہلبیت پاک کا ذکر
مفصل ہے کئی بیت وہاں لایا ۔ امام دین رضا کو وہ سنایا
از الجملہ پڑھا اس بیت کو جب ۔ حضور انکے بہت ہو کر مؤدب
وقبر ببغداد لنفس زکیة ۔ تضمنها الرحمن فی الغرفات
رضا یوں مجھکو فرمایا باشفاق ۔ یہاں تک بیت میں کرتا ہوں الحاق
قصیدہ ہو ترا انجام اس پر ۔ کہا میں گر تو اب ابن پیمبر
وہ نور العین سالار دو عالم ۔ کہا زائد ہے یہ بیت معظم

وقبر بطوس یالہا من مصیبۃ / الحت علی الاحشاء بالزفرات

دعبل ابن علی اسوقت پوچھا / یہ کسکی قبر ہوگی مجھ کو فرما

وہ فرمایا کہ میری قبر اس شہر / ہے جا قرب طوس میں ہوگی مقرر

محبان جو ہوں آل مصطفیٰ کے / الفون کے رہ گذر وہ جا کے ہووے

وہ غربت میں کوئی میری زیارت / کریگا تو وہ در روز قیامت

رہیگا فضل سے حق کے میرے ساتھ / بھی بخشیگا اسے رب البریات

کرامت

روایت یوں کیا ہے شخص یک حاجی / گیا کوفے سے میں عزم خراساں

تھی تب کوفے میں میری ایک دختر / دئی وہ ایک حلہ مجھکو لاکر

کہی یہ بیچ کر فیروزہ یک لا / مرو کو جا کے میں نے جبکہ پہنچا

غلاماں چند امام دین رضا کے / وہاں میرے سے مل یوں کہنے لاگے

موا ہے ایک خادم اب رضا کا / ترے نزدیک یک حلہ جو ہیگا

وہ ہم لیتے ہیں اسکو بیچ دیجے / بناویں تا کفن موتی کا اس سے

کہا حلہ نہیں مجھ پاس موجود / گئے وہ پھر کے آئے جلد تر زود

کہے صاحب ہمارا نیک انجام / سلام اب مجھ کو بولا اور یہ پیغام

تری دختر جو یک حلہ دئی ہے / بھی فیروزے کی فرمایش کئی ہے

تو بیچ اسکو یہ لیجئے اسکی قیمت / میں بیچا انکو پاکر یہ کرامت

میں لایا یہ ارادہ دل کے اندر / گئی پوچھوں مسائل اس سے جاکر

وہاں لکھا ہوں میں کتنے سوالا / کہ دیکھو کیا وہ دیتا ہے جواب

گیا یون صبح کو جب اسکے مین گھر — بڑا اٹھا ازدحام خلق در پر
نہین پایا مجال اسکا مین ہرگز — کہ ہوؤن اسکی رویت سے معزز
کہان کچھ پوچھنے کا اس سے امکان — کھڑا ہی رہ گیا مین ہو کے حیران
غلام آیا ہے تب یک جلد باہر — پکارا نام سے میرے ہوا پر
کہا وہ دیکھے یک کاغذ مرے ہاتھ — یہ ہین تیرے سوالون کے جوابات
امام دین رضا اسکو لکھا ہے — ابھی تجھ کو جو حکم دینے کا کیا ہے
مین دیکھا کھول کر جب اسکو مسرور — لکھے میرے سب جواب اسمین مسطور

کرامت

امالی سے یقین نباج کے ایک — روایت یون کیا یک شخص نیک
مین دیکھا خواب مین عالم کا سرتاج — رسول اللہ آیا ہے بہ نباج
جو مسجد مین اترنے جا جہان آ — تھا اس مسجد مین بیٹھا تھا وہ والا
سلام اسکو کیا مین جا ادب سے — دھرا تھا ایک طبق سرور کے آگے
اسے خرمے کے پتون سے بنے تھے — کھجورین اس طبق مین بھی چنے تھے
وہین یک مشت خرما اس سے لیکر — عطا مجھ کو کیا حق کا پیمبر
گنا ہون اسکو مین ستر اٹھے وہ سب — کیا مین اسکی یہ تعبیر خوشنود جب
کہ ستر سال ہی تک جیونگا مین — اجل کا بعد شربت پیونگا مین
یہ رویا بعد گذرے بیس دن جب — سنا تب مژدۂ جان بخش مین تب
کہ اب آیا امام دین رضا ہے — اسی مسجد مین اب رونق فزا ہے
یہ خبر ناگہ سنتے ہی اٹھا مین — بسرعت اسکی خدمت مین گیا مین

مین جو دیکھا تھا اپنے خواب اندر — جہان تشریف رکھا تھا پیمبر
رضا تشریف اس ہی جا رکھا تھا — طبق بھی اسکے آگے ایک دھرا تھا
سلام اسکو بجا لایا مین جاکر — بلایا مجھکو اپنے پاس خوشتر
دیا ایک مشت خرما وہ مرے تئین — تھے سترا وہ بھی جب اسکو گنا مین
کیا مین عرض یا ابن پیمبر — زیادہ اور مجھکو بھی کچھ عطا کر
وہ فرمایا رسول حق تعالے — اگر دیتا تو زاید مین بھی دیتا

کرامت

بھی ایک راوی کہا اسطرح ای یار — کہ ریّان یون کہا میرے سے یکبار
کہ لے تو اذن جاکر اب رضا سے — مین حاضر ہوون تا خدمت مین اسکے
بھی مین رکھتا ہون یہ دل مین تمنا — کہ دیناوے مجھے وہ اپنا کپڑا
کئی درہم کرم سے مجھکو دیوے — جو اسکے نام سے مضروب ہینگے
خبر دیتا ہے راوی ای برادر — گیا نزد رضا مین جب یہ سنکر
الھی کچھ مین نہین کی عرض خدمت — کیا ارشاد یون وہ بافراست
کہ ریّان جاتا ہے آوے مجھ پاس — بھی رکھتا ہے وہ امید اور آس
کہ جا یہ اپنا ایک اسکو پنہاؤن — بھی درہم نام کے اپنے مین دیون
بلا لا اسکو میرے پاس تو اب — بلا لایا اسے مین جلد جا تب
دیا وہ اسکو دو کپڑے معظم — عنایت بھی کیا سب تیس درہم

کرامت

روایت ہی رضا نے روز ایک نیک — یہ فرمانے لگا ایک شخص کو دیکھ

کہ ای بندے خدا کے جا بہ عشرت
جو چاہتا ہے سو کر آخر وصیت

بھی ہو اس چیز کے خاطر تو طیار
نہین جس سے گزیر انسان کو زنہار

جب اس ارشاد سے شہ اور گذرے
کیا وہ شخص رحلت اس جہان سے

کرامت

ابو اسماعیل سندی با صداقت
تو دیکھو اسطرح کرتا ہے روایت

رضا کی جبکہ مین خدمت مین آیا
نہ عربی بات مین کچھ جانتا تھا

لغت سے سند کے ہی ای مہذب
سلام اسکو کیا مین ہو مؤدب

تحیت کا جواب اس ہی لغت سے
دیا ہے وہ بکمال مرحمت سے

کیا سندی زبان سے سوالات
اسی سے وہ دیا سب کے جوابات

لیا ہون اس سے جب مین تو رخصت
کیا اس طرح اس سے عرض خدمت

نہین عربی زبان ہے مجھ کو معلوم
دعا کر تو مجھے تا ہووے معلوم

مجھے نزدیک تب اپنے بلایا
بھی ہاتھ اپنا مرے لب پر پھرایا

بعون اللہ تبھی عربی زبان مین
لگا کرنے کو مین بے شبہ باتین

کرامت

خبر دیتا ہے یک راوی با شان
رضا سے مین سنا ہون [illegible]

کہ یون کہتا تھا وہ حق کا مقرب
بلا سے مین مدینے مین مجھے جب

فراہم سب علائق کو کیا مین
بھی یون آگاہ سبکو کر دیا مین

یہی ہے آخری ملنا تمہارا
نہ پھر ہوگا کبھو آنا ہمارا

یہ سنکر سب کئے وہ آہ و زاری
لگے کرنے بہت کچھ آہ و زاری

میں مایا الف درہم کرکے قسمت / دیا انکو ولاسا با مروت

کرامت

بھی مروی ہے کہ مامون بار بار / تھا چہتا اسکو دینا جب خلافت

قبول اسکو نہ وہ کرتا تھا زنہار / میں گذرے دو مہینے یونہی ای یار

کیا تقدید مامون جبکہ اکثر / قبول لاعلاج اسکو وہ فاخر

لکھا یک فصل تب وہ اندرین باب / اخیر اسکے یہی لکھا تھا دریاب

والجفر والجامعة يدلان على خلاف ذلك وما ادري ما يفعل بي ولا بكم ان الحكم الا لله يقص الحق وهو خير الفاصلين لكني امتثلت امر امير المومنين وآثرت رضاه والله يعصمني واياه

کرامت

روایت ابو صلت ہروی یہ لایا / رضا کے پاس میں یکدن کہ آیا

کہا جا تو جلد اس قبے کے اندر / رشید اسمیں ہے جا مدفون ای برادر

تو مٹی اسکی لا چاروں طرف سے / رکھا میں لا کے مٹی پاس اسکے

وہ مٹی سونگھ کر پھینکے دیا ڈال / لگے فرمانے لگا اسطرح درحال

کہ ہے نزدیک میرے نوح رحلت / ابھی جائے مری کھودینگے تربت

پر ایک سنگ نکلیگا وہاں جان / ہیں سب کل جتنے در ملک خراسان

اگر لاکر کرینگے سعی و کوشش / دیکھو ہیگا نہ وہ ہیا و لیکن جنبش

کیا ارشاد بعد از وہ مصلا / فلان جاگے سے جا کر جا کہا آ

میں لایا یون کیا پھر حکم بتلاو / کہ میری قبر تم اس جاگے کھود دو

کھدا او سات درجے تک بھی اندر / بھی شق قبر تم کیجیو مقرر

اگر یہ بات کوئی نا قبول لین ❊ تو میری قبر کو ہم لحد کر دین

رکھو وہ دو زراع شش مقدار ند ❊ فراخی دیگا چاہی جتنی دادار

لبھی جب کھودینگے اس جا میری تربت ❊ ہو ظاہر سر ہو میرے یک ترا وت

تجھے تعلیم میں کرتا ہون یکبات ❊ تکلم کر تو تب اسبات کے سات

کریگا جوش وہ ـ پانی بہت تب ❊ وہ لحد اس آب سے ہوگی لبالب

لبھی اس میں ماہیان ہوویگے چھوٹے ❊ مین تجھکو نا یہ دیتا ہون اب لے

تو ریزے کر کے اسکے ڈال انکو ❊ وہ کھا لینگے اسے ڈالیگا جب تو

لبھی تب آ دینگی یک ماہی ابسر ❊ وہ سب چھوٹون کو کھا ہو جگی سیر

وہ سبکو کھا کے گم ہوویگی بیشک ❊ تو اپنا ہاتھ تب اس آب پر رکھ

مین جو بولا ہون کر اس سے تکلم ❊ وہ پانی سب تبھی ہو جائیگا گم

کرے تو شب یہ کچھ کامون کے آگے ❊ کیا بعد اسکے مجھکو اسطرح سے

کہ کل مین جاؤنگا مامون کے گھر ❊ اگر ہو چیز کوئی میرے سر پر

تو تب میر لیسے تو کچھ بات مت کر ❊ والا بات کر میرے لیے اگر

گریبان صبح جب اپنا کئی چاک ❊ امام دین رضا تب پہن پوشاک

تھا بیٹھا منتظر مامون بلایا ❊ جب اسکے پاس وہ تشریف لایا

طبق یک اسکے آگے تب دھرا تھا ❊ طبق وہ تازے میوے سے بھرا تھا

لبھی مامون خوشہ انگور یک لے ❊ تھا شاغل بسر کھانیمین اسکے

رضا کو دیکھتے ہی وہ اٹھا جب ❊ لبھی جا آگے بغل گیری کیا جب

جبین پر اسکے بوسہ دے بہ تعظیم ❊ بمسند پر تو بٹھلایا بہ تکریم

بھی اسکو خوشۂ انگور دیکر
توکیا دیکھا ہے بہتر اس سے انگور
کہ بہتر سب سے ہے انگور جنت
کیا ہا ہوں تناول کر یہ انگور
بہت ہی پر عجب مامون نے جواب
دیا ہا ہوں اُسے پھر دوسرے بار
چلا باہر وہاں مجلس سے اٹھ کر
نہیں اس سے کیا ہیں بات وہ دیکھ
گرایا بند اپنے گھر کا ہے در
کھڑا اٹھا اسکے میں نزدیک پر غم
نہایت مشک بو اور خوبصورت
میں دوڑا پاس اسکے اور بولا
وہ بولا جو مجھے لایا ہے اسجا
میں پوچھا کون ہے تو کہہ ای آگا
محمد بن علی ہوں میں تو سن اب
یہ کہہ نزدیک والد کے چلا ہے
وہ دیکھ اسکو اٹھا اور پیش آیا
بھی بوسہ اسکے پیشانی پہ دیکر
پسر بھی شاہ کے منہ اسکے لگا کر

کیا یوں عرض ای ابن پیمبر
کیا تب وو امام فیض گنجور
مقرر دائمی اسکا ہے لذت
رضا بولا کہ رکھئے مجھکو معذور
وہ کھایا چند دانے اس سے لیے تب
وہ کھایا تین دانے اس سے ای یار
تھا باندھا چیز کوی اپنے سر پر
وہ جب پہنچا مکان کو اپنے ای یار
بھی سویا اپنے جا کے فرش اوپر
جوان آیا ہے یک ناگاہ پسلم
بہت اسمیں رضا کی تھی شباہت
توکیوں آیا نہیں کوی در کو کھولا
مدینے سے ہے یک ساعت میں لایا
کہا وہ میں ہوں بیشک حجت اللہ
مرا والد رضا سے ہے ملقب
مجھے بھی سات اپنے وہ لیا ہے
گلے اپنے پسر کو ہے لگایا
گیا لے اسکو اپنے فرش اوپر
کہی باتیں کئے پنہاں چھپا کر

رضا کے تب مبارک لب پو آئی تھا
وہ کف تھا برف سے بھی خوب اجلا
رضا کے جامہ و سینے کے اندر
تھا لا پنیر کوئی مثل عصفور
رضا اس وقت ہی رحلت کیا ہے
پسر اس کا کہا مجھکو اے دانہ
کہا میں ہے در بحر معانی
کیا ارشاد مجھکو وہ معلا
خزانے کو گیا میں کھول کر باب
کیا ہے ساتھ میرے شخص دیگر
وہ تختے پر دیا ہے غسل و تب
خزانے میں دھرا ایک جامہ ذان ہے
اٹھا کر اسکو میرے پاس لے آ
کفن وہ لیجے تب اسکو دیا ہے
بھی فرمایا تو لا تابوت ای یار
کر تا تابوت یک اب وہ بنا وے
میں جا دیکھا خزانے میں نظر کر
کیا حاضر وہیں تابوت لا میں
کیا آغاز دو رکعت وہ فاخر

میں دیکھا کف ہوا ہے یک نمود آ
محمد بن علی شب اسکو چھپا
پسر اپنا لجا کر دست اوپر
بھی اسکو نے گیا اندر بدستور
یہ دنیا سے سوئے جنت گیا ہے
کہا لا تو آب و تختہ از خزانہ
خزانے میں نہ تختہ تھا نہ پانی
میں جو کہتا ہوں تجھ کو تو بجا لا
وہاں مجھے الغرض پایا تختہ و آب
ادر میری کرنگا غسل اندر
کہا مجھکو خزانے میں تو جا اب
حنوط و کفن اسکے درمیان ہے
میں جا دیکھا دھرا اٹھا اسکو لایا
جنازے پر نماز اسکے پڑھا ہے
کہا میں کیا کہوں جا کر یہ نجار
وہ فرمایا خزانے سے ہی لاوے
دھرا اٹھا ایک وہاں تابوت بہتر
رکھا اسمیں مبارک نعش کنتہیں
نماز جسکی ابھی ہوئی تھی نہ اسکی

لبس عزت سقف خانہ شق ہوا ہے — وہیں تابوت وہ اوپر گیا ہے

کیا میں عرض اے ابن پیمبر — اگر پوچھے ہمیں مامون اگر

جواب اسکو تو فرما دیویں کیا ہم — کہا مجھکو تو رہ خاموش اسدم

کہ وہ تابوت پھر آویگا زود — کیا ارشاد بعد از یون وہ مسعود

نہیں ہے کوئی پیغمبر یہ پوچھو — کہ گر وہ ملک مشرق میں موا ہو

وصی اسکا کیا مغرب میں رحلت — مگر قدرت سے اپنی رب عزت

مبارک انکے دے ارواح و جسد — مقرر جمع کرتا ہے تو رکھو یاد

ابھی پورا سخن یہ میں ہوا تھا — کہ پھر جب آگیا وہ سقف گھر کا

اتر تابوت وہ آیا ہے نیچے — تب اسکی نعش کو تابوت سے لے

سلایا فرش اطہر پر یہ تمکین — ابھی گویا نہیں ہے غسل و تکفین

کیا و بعد اسکے حکم مجھ پر — کہ اٹھ تو اب سرا کا کھول یہ در

میں کھولا در کو دیکھا جا کے باہر — تھا مامون اور غلامان اسکے حاضر

وہ روتے تھے گریبان پھاڑتے تھے — طمانچے منہ پہ اپنے مارتے تھے

بہت ہو مضطرب روتا تھا مامون — ابھی کہتا تھا یہ فقرہ ہو کے محزون

واسیداہ وجعت بک یا سیداہ

ہوئے پس شاغل تجہیز و تکفین — ابھی کھودے قبر اسکی بہر مدفن

ہوا میں جا کے اس جاگہہ پہ حاضر — کہا تھا جو ہوا ہے سب وہ ظاہر

ہے مامون و اعیان دیکھا وہ جس آن — لگا اسطرح سننے ہو کے حیران

رضا جیسا تھا جب عالی جناب — دکھاتا تھا عجائب اور غرائب

بھی اپنے موت کے بعد از وہ شہید ۔ دیکھا ہا جی عجائب یہ مغرور
کہا مامون یہ ہے یک مغرب ۔ اشارہ د امین ہے اسباب پر اب
تمہارے اے بنی عباس دولت ۔ سنو در کثرت و در طول مدت
مثال ان ہاہون کے ہووے گی پر ۔ جب ایام حکومت ہووے آخر
کریگا ہم سے تب یک مرد کو رب ۔ مسلط اس تمہارے قوم پر سب
یقین وہ مرد تم کو کرکے فانی ۔ کریگا اس جہان مین کامرانی
یہ سن مامون ایسے لبکو کھولا ۔ کہ تو یہ بات بیشک راست بولا
کہا راوی کہ مامون پر ملالت ۔ کہا تدبیر سے یا اسکے فرعنت
رضا کی کھود تصے تھے قبر مردم ۔ کیا اہونے پر تو جو تنگل
ہوے ہین جس سے ظاہر یہ بیان ۔ وہ کہا یہ بات تو مجھ کو سکھا اب
کہا مین نے تجھی وہ بات کبولا ۔ لکھا طولانے الحقیقت راست بولا
مگر مامون رہا ور کرکے بالکل ۔ کیا ہی قید مجھ کو بے تامل
ہی گذرا قید مین بھی مجھ کو یک سال ۔ ہوا ہے عیش مجھ پر تنگ بر حال
دعا مین تب کیا ای رب عالم ۔ بحق مصطفی و آل اکرم
مجھے اس قید سے دیجے رہائی ۔ ہوی پوری دعا میری ای بھائی
محمد بن علی زہرا کا دلبند ۔ امام دین رضا کا جو ہے فرزند
ہوا وو مین قید گاہ اس قہار ۔ کہا مجھکو تو ہے دلتنگ ای یار
کہا مین تنگ ہوں مین ای کرم ۔ کہا وہ اٹھ تو باہر آ اس دم
تجھے میر دست و پامین بند تب جو ۔ وو ہار اسکے اوپر کھل گئے او

پکڑ کے ہاتھ میرا آیا باہر	نگہبان قید خانے کے تھے حاضر
نہ دیکھے گرچہ مجکو سب نگہبان	نہ پائے بات کرنیکا یہ امکان
بھی فرمایا مجھے اب جا یہان سے	تو ہے حفظ و ضمانت مین خدا کے
نہ دیکھیگا کبھو مامون کو پھر تو	نہ مامون بھی کبھو دیکھیگا تجھکو

وفات

وفات اسکا ہوا در ماہ رمضان	تھا روز جمعہ وہ آخر میں جان
دو تھا ہجرت سے دو سو بیس اسال	بشہر طوس اے فرخندہ افعال
سنایا مین ہوا مدفون وہ آگاہ	کہ ہے وہ ایک قریہ بر سر راہ
سبب رحلت کا اسکے ای کرم	کہ لکھے ہین دئے تھے آہ اسے سم
وہ تھا انچاس سالہ اور شش ماہ	تھا اسکا نقش خاتم حسبی اللہ
پسر تھے پانچ اسکے ایک دختر	محمد ہے تقی فرزند اکبر
محمد قانع و جعفر براہیم	حسین و عائشہ با عز و تکریم
رہے راضی انھون سے رب داور	بھی آبا سے انھون کے تا بہ محشر

سیہ کاری سے خامہ کے ادا وصف کیا ہووے
امام دین تقی متقی سلطان دوران کا

محمد جو تقی سے ہے ملقب	وہ ہے نوان امام پاک منصب
وہ فرزند جگر بند علی ہے	علی کا ہے رضا عرف جلی ہے
امام دین تقی کی باصفوت	ابو جعفر مبارک ہے کنیت
تقی نام و کنیت مین ای ماہر	موافق ہے موافق ہے بہ باقر

اسکی واسطے کہتے ہیں اسکو / یقین بوجا جعفر ثانی سمجھ تو
زاہد ہیں پاک شاہ اکوان / وہ نوان ہے امام باصفا جان
سمجھ ام ولد تھی اسکی مادر / تھا اسکا خیزران نام مطہر
بھی ریحانہ لکھے ہیں اسکو بعضے / کہے بعضے تھی توم ماریہ سے
مدینے میں تقی پایا ولادت / کہ تھا وہ روز جمعہ باسعادت
صد و نود پر تھا وہ سال پنجم / ز ہجرت اور رجب کی تھی دہم
تقی جو باوجود صغر سن کے / کمال فضل اور علم و ادب سے
تھا موصوف اور بہت مشہور و معروف / محبت میں تھا مامون اسکے مشغوف
جو تھی ام الفضل یک اسکی دختر / دیا تھا اسکو تزویج کر کر
تقی کے ساتھ دے اسکو وہ دانا / کیا شہر مدینے کو روانہ
بھی ہر یک سال مامون ای مکرم / تھا اسکو بھیجتا یک الف درہم

کرامت

روایت ہے رضا کے بعد رحلت / امام دین تقی اسے باسعادت
بعمر یازدہ سالہ اسے فیروز / کھڑا تھا کودکان کے ساتھ پیروز
اسی دن ناگہان مامون زبغداد / تھا نکلا صید کے خاطر ہو دل شاد
گذر اسکا ہوا ان کودکون پر / کسی بغداد کے کوچے کے اندر
ہیں بھاگے کودکان دیکھ اسکو سپر / کھڑا تھا پر تقی اپنے ہی جا پر
بھی مامون اسکے جب نزدیک پایا / اسے بغور و تامل سے بجھا یا
دلوں میں خلق کے اسکو معظم / رکھا تھا حضرت خلاق عالم

اسے مامون پوچھا ہے ای لڑکے / تمامی کودکان اس رہ سے بھاگے

تو اپنی جا سے کیوں سرکا نہیں ہے / دیا اسکو جواب ایسا وہیں ہے

کہ ای مامون نہیں ہے تنگ یہ راہ / کروں نہیں تا سیر کے اسکو کشادہ

نہ کچھ تقصیر میں کسکی کیا ہوں / کہ اسکے خوف سے تا جلد بھاگوں

بھی تجھ سے حسن ظن ہے یہ کہ زنہار / کسیکو بے گنہ دیگا نہ آزار

وہ شہزادیکے باتیں پر فصاحت / بھی اسکی پاک صورت پر ملاحت

بہت خوش آئی ہے مامون کو تب / ہے پوچھا نام تیرا کیا ہے کہہ اب

کہا وہ نام میرا ہے محمد / وہ پوچھا کون تیرا ہے پدر امجد

وہ فرمایا علی والد مرا ہے / لقب اسکا شہر یقیں جسکا رضا ہے

یہ سنتے ہی کہا مامون پر رقت / رضا کے روح پر رضوان و رحمت

گیا مامون پس آگے وہاں سے / شکاری باز تھے ہمراہ اسکے

گیا جب شہر کے باہر ای دمساز / وہاں یکبا صید پر چھوڑا ہے یک باز

ہوا ہے باز وہ غایب بسرعت / بہت کھینچی طوالت آئی غیبت

ہوا سے بعد ازاں اترا زمیں پر / تھی ماہی چھوٹی اسکے چونچ اندر

وہ ماہی نیم زندہ تھی تب ای یار / کیا مامون تعجب اس سے بسیار

وہ اپنے ہاتھ میں تب لیکے ماہی / ہوا ہے جانب بغداد راہی

وہیں جاگے لو وہ پہنچا ہے اب جب / ہیں بھاگے دیکھ اسکو کودکاں سب

تھی اپنے ہی جاگے پر کھڑا تھا / خلیفہ پاس اسکے جلد تب جا

خطاب اسکو کیا ہے ای محمد / کہا لبیک وہ فرزند محمد

کہا کیا ہاتھ میں میرے ہے یہ چیز	کہا تب یوں اسے وہ اہل تمیز

ان اللہ تعالی بمشیتہ نے بحر تد سمکا صغارا فیصیدھا بزاۃ
الملوک والخلفاء فیختبرون بہ سلالۃ اہل النبوۃ

تقی سے جب کہ مامون یہ سنا ہی	تعجب تب بہت اس سے کیا ہی
بہت دیکھا اسے از چشم تعمیق	کہا ابن رضا ہے تو بہ تحقیق
بہت اسکو ہوئی اس سے عقیدت	سلوک اس سے لگا کرنے بہ نسبت

روایت

جو تھی ام الفضل مامون کی بیٹی	یقین زوجہ امام دین تقی کی
مدینے سے لکھی مامون کو یکبار	کہ میرا شوہر تقدیس آثار
مرے پر ایک اب لایا ہے باندی	کیا ہے خواستگاری ایک زن کی
یہ خط بیٹی کا جب دیکھا ہے مامون	جواب ایسا اسے لکھوایا مامون
نہ اس خاطر دیا میں بیاہ کر کے	تجھے حضرت امام دین تقی سے
حلال اس پر کروں میں تا حرام اب	بیاہ دی تو نے مجھے ایسی بات سے رب
نہ لکھو آئندہ ایسی بات زنہار	تو رہ ایسا تمیں ہشیار ہشیار

کرامت

بہت منقول ہیں اسکے کرامت	یہاں تھوڑے میں یہ کرتا ہوں کفایت
یہی مروی اس سے مامون آگاہ	دیا دختر کو اپنے کر کے ہی بیاہ
بھی دختر کو دیا ہے ساتھ اسکے	کہ تا شہر مدینہ کو لیجاوے
جب آکوفے میں پہنچا آخر روز	کیا منزل وہیں اس سعادت فیروز

وہ یک مسجد طرف تشریف لایا — شجر یک بیر کا اس صحن میں تھا

الہی لایا نہیں تھا وہ شجر بار — کہیں یک پھل نہتا اس پر نمودار

تقی پانی منگا کر تب ای خوشخو — کیا ہے پیڑ میں اسکے وضو او

نماز شام پس لوگوں کے سات — گزارا وہ امام کامل الذات

فراغت پاکے جب باہر ہے آیا — شجر تب یک ہی تازہ بار لایا

تھا میوہ اسکا بے دانہ مقرر — تھا شیرین تر شکر سے بھی سراسر

اسے کھاتے تھے لوگاں باعقیدت — تبرک جان از راہ سعادت

کرامت

سلف کے لوگ سے یک نیک کردار — روایت اسطرح کرتا ہے ای یار

عراق اندر کیا تھا میں اقامت — سنا ناگاہ خبر پر کدورت

تھا نکلا شام میں یک شخص ایسیا — کہ وہ دعوی کیا پیغمبری کا

بہ بند آہنی اب قید کر کر — فلان جا پر رکھے ہیں اسکو لاکر

تب اسکے دیکھنے خاطر گیا میں — تھی کوئی چیز درباں کو دیا میں

اجازت تب دیا مجھ کو نگہبان — گیا پس قید خانے کے میں درمیان

اسے غور و تامل سے میں دیکھا — تو اسکو عاقل و ہشیار پایا

میں پوچھا بول کیا قصہ ہے تیرا — وہ تب اسطرح سے کہنے کو لاگا

تھی ملک شام میں میری سکونت — میں رہتا تھا سدا مشغول طاعت

ہے مسجد شام میں یک ای برادر — کہتے تھے وہاں نصب شبیر کا سر

میں اس مسجد میں یک شب رو بقبلہ — تھا بیٹھا ذکر میں مولا کے ناگاہ

میں دیکھا شخص یک ظاہر ہوا جب — کہا مجھ کو تو اٹھ میں نے اٹھایا
چلا لیکر چلا وہ مجھ کو ہمراہ — کیا ہے قطع تھوڑی جبکہ وہ راہ
ہوئے کوفے کی ہم مسجد میں جا کر — مجھے اس طرح جب پوچھا وہ فاخر
یہ جا ہے کون سی جانا تو ای جان — کہا میں مسجد کوفہ یہ ہے جان
نماز اندر کھڑا ہے تب وہ کامل — نماز اندر ہوا تب میں بھی شاغل
ہوا ہے جبکہ فارغ وہ معظم — چلا ہے ساتھ لے مجھ کو پھر اس دم
چلے جب راہ تھوڑی ہم ای پیر — ہوئے جا مسجد نبوی میں حاضر
رسول اللہ کے روضے کے اوپر — تحیات و سلام اول اور آخر
نماز اندر کھڑا وہ حق کا مقبول — ہوا میں بھی نماز اندر ہی مشغول
فراغت پا کے پھر وہ کامل الذات — چلا میں بھی چلا ہوں اسکی بابت
چلے جب راہ تھوڑی ہم وہاں سے — دکھا یک مکہ اشرف کو پہنچے
کیا ہے وہ طواف کعبۃ اللہ — کیا میں بھی طواف اسکے ہی ہمراہ
وہ یار طوف کعبے سے فراغت — مجھے باہر وہ لے آیا بسرعت
ہوا غائب میرے سے وہ مطہر — میں پایا انکو اپنے ہی جا پر
جہاں رہتا تھا میں در مسجد شام — وہیں میں انکو پایا با سخا تام
تعجب میں پڑا میں بے نہایت — کہ یا رب کون تھا وہ یار نسبت
جب آیا سال دوسرا ای سروش — وہی تاریخ و ماہ و ساعت و وقت
وہی مرد خدا تشریف لایا — وہاں سے مجھ کو ویسا ہی لیجایا
کیا جیسے حسن جا پر در سال اول — پرے تیں لے گیا تھا وہ مکمل

مقرر لے گیا ہے پھر وہاں سب
میں بولا ہے قسم تجھ کو خدا کی
کہ تو مجھ کو یہاں تک جلد لایا
تو فرمایا مجھے کیا ہے ترا نام
علی یعنی رضا میرا ہے والد
وہ جعفر ابن باقر کا پسر ہے
ہوا میں صبح کو جس وقت بیدار
دئے یہ خبر دسے یا والی شام
کہ یہ کرتا ہے دعوی نبوت
مجھے اسطرح کر کے طوق و زنجیر
کہا راوی میں سن یہ اس سے احوال
لکھی اسکی گذارش اسمیں مسطور
بہ پشت رقعہ تب وہ والی شام
لکھا کہ اس شخص کو تو یون مقرر
گیا لے شام سے تا شہر کوفہ
بھی پہنچایا تجھے کے تا شام
تمہارے قید سے تا دے رہائی
نہایت مغموم اور محزون ہوا میں
خبر یہ دیوں تا میں اسکو جا کر

جدائی کا مرا آیا وقت ہے جب
کہ جو قدرت تجھے ایسی عطا کی
عجائب اور غرائب یہ دکھایا
وہ فرمایا محمد ہے مرا نام
ہے موسی یعنی کاظم جد امجد
علی ابن حسین اسکا پدر ہے
کیا بعضوں نے میں یہ خواب اظہار
کیئے ناحق مجھے اسطرح بدنام
مرے پر آہ ایسی کر کے تہمت
لے آئے قید کر بے جرم و تقصیر
لکھا ہوں شام کے والی کو در حال
رہائی سے کرے تا اسکو مسرور
کیا اسطرح سے پھر مجھ کو ارقام
تجھے جو شخص ایک رات اندر
ز کوفہ تا مدینہ اور بہ مکہ
اسی کو بھیج اب تو اپنا پیغام
میں جب دیکھا ہوں یہ مضمون ابھی
طرف اس قید خانے کے چلا میں
گیا جب قید خانے کے میں در پہ

نگہبان اور سپاہ سب مضطرب تھے
سبب اس امر کا پوچھا میں اپنے

کہے وہ شخص جو قیدی یہاں تھا
نبوت کا کیا تھا جو کہ دعویٰ

یکایک کل کی شب غائب ہوا ہے
نہ ہم جانیں کہاں وہ اب گیا ہے

گیا ہے آہ کیا اندر زمیں کے
دیا اوپر گیا چرخ بریں کے

کرامت

روایت ہے کہ ماموں جب موا ہے
امام دین تقی ایسا کہا ہے

مہینے تیس گذرینگے یقیں جب
کرونگا رحلت اس دنیا سے میں تب

مہینے تیس ہی جب ای برابر
میں گذرے فوت ماموں کے برابر

کیا رحلت زدنیا وہ معلیٰ
خبر رحلت کی آگے جوں دیا تھا

کرامت

کیا ہے نقل اور یک شخص ای یار
گیا تھا میں تقی کے پاس یکبار

کہا یک صالحہ ای با کرامت
کہی ہے یہ ترے سے عرض خدمت

کہ یک کپڑا مبارک اپنا دیجے
کروں میں تا کفن اپنا اُسی سے

یہ سنکر یوں کہا میرے سے وہ تب
وہ مستغنی ہے میرے کپڑے سے اب

سمجھ اس رمز سے باہر ہوا میں
وہاں سے اُٹھ کے پس باہر گیا میں

کہا یک شخص تب میرے سے آکر
کہ چودہ دن ہوئے وہ صالحہ مر

کرامت

کیا یک مرد میں یک شخص کے سات
سفر کا قصد یکدیگر کیا تھا جو سات

گیا نزد تقی از بہر رخصت
وہ فرمایا تجھے تو آج جا مت

یہ سن میں بات باہر جبکہ آیا
دے رخصت آج میں جاتا ہوں جار
مرا ہمراہ یوں کہنے کو لاگا
کہ اب آگے گیا ہے یک مرا یار
روانہ وہ ہوا اور میں نے ٹھہرا
وہ اس شب جاکے یک وادی میں اترا
یکا یک سیل آئی ہے اسی شب
سو اس سیل میں وہ ای ڈوبا سب

وفات

سن ہجری تھا جب دو سو اپر بیس
گیا رحلت وہ مہر اوج تقدیس
تھی ذوالحجہ کی وہ تاریخ ششم
بھی تھا وہ روز سہ شنبہ سنو تم
سمجھ تب معتصم کی تھی خلافت
اثر سے زہر کے پایا وہ رحلت
امام کاظم اسکا جد اطہر
جہاں مدفون ہے بغداد اندر
اسکے پاس مدفون ہے وہ آگاہ
تھی اسکی عمر تب پچیس سالہ
تھا نعم القاد اللہ اے مکرم
نگین پر اسکے منقوش معظم
تھے اسکے پانچ سب اولاد اطہار
دو دختر اور سہ فرزند اخیار
علی عسکری ہے انمیں پہلا
علی ہادی دوم موسی ہے تیسرا
امامہ فاطمہ دو دختران جان
رہے راضی وے سب سے رب رحمان

ثنا حضرت نقی کی کب زمین و آسمان سے ہو
قلم گر نیزۂ خور ہو سیاہی آب عمان کا

امام عاشر آل پیمبر
دُر دریاے اجلال پیمبر
علی ہے جو ملقب با نقی ہے
وہ فرزند جگر بند تقی ہے
علی ہے جد امجد اسکا جانو
رضا سے جو ملقب ہے پچھانو

کنیت بو الحسن ہیگی نقی کی ۔ ہین کہتے بو الحسن ثالث اسے ہی
سمجھ ہادی لقب ہیگا دگر بھی ۔ ولیکن وہ نقی سے مشتہر بھی
سمانہ والدہ تھی اسکی پاپاس ۔ کہے ام ولد تھی وہ نکوکار
مگر بعضے لکھے ہین اسکی مادر ۔ تھی ام الفضل وہ مامون کی دختر
مدینے مین ہوئی اسکی ولادت ۔ رجب کی تیرھوین دن باسعادت
تھا ہجرت سے دو سو پر تیرہوان سال ۔ لکھی بعضون نے لکھے ہین جو دھواں سال

کرامات حضرت امام علی نقی رضی اللہ عنہ

کرامات شریف اسکے ہین وافر ۔ بیان کرتا ہون مین اب تھوڑے ظاہر
روایت اسطرح کرتے ہین اخیار ۔ تھا متوکل خلیفہ جبکہ بیمار
ہوا تھا ایک پھوڑا اسکے تن پر ۔ ہوئے سب عاجز اطبا اس سے یکسر
قریب المرگ متوکل ہوا تھا ۔ کئی تب نذر مادر اسکی ایسا
شفا گر اسکو بخشے رب دادار ۔ نقی کے پاس بھیجون مال بسیار
مقرب ایک تھا متوکل کا ایجان ۔ تھا نامی فتح وہ تھا ابن خاقان
وہ متوکل کی مجلس بیچ یکروز ۔ کہا یہ سخت بیماری ہے جان سوز
نقی سے پوچھنا بہتر ہے اب زود ۔ وہ جو بولے سو اللہ کرے سود
وہ فرمایا فلان اب چیز لا کر ۔ رکھو تم جلد اسکے آبلے پر
باذن اللہ پاویگا شفا وہ ۔ خبر ایسا ہی اسکو آ دیا وہ
وہ محفل مین وہ شئی لا جب تمامی ۔ لگے ہنسنے کو بعضے دیکھ جو تھا
لگا کہنے کو تب یون ابن خاقان ۔ نہین کچھ تجربہ کرنے مین نقصان

رکھے اس آبلے پر جیسے وہ جب
مواد اسمیں تھا جو کچھ باہر آیا
سنی وہ جبکہ متوکل کی مادر
منگائی جلد تب دس الف دینار
تھی چپکا اسکے اوپر مہر اپنی
کئی دن بعد یک بدکیش ابتر
کہی گھر میں نقی کے مال بسیار
وہ متوکل وہیں یہ خبر سنکر
سعید یک شخص جو حاجب تھا اسکا
بوقت نیم شب تو اسکے گھر جا
کہا حاجب سیڑھی میں ایک لیکر
مہار سے کے اوپر اسکے چڑھا میں
اندھیری اسکے تب گھر میں تھی بسیار
ہوا حیران میں جاؤں کدھر اب
کہ میرا نام لے بولا وہ آگہ
میں ٹھہر اتھا وہیں تب شمع لا کے
تھا پہنا جامہ پشمینہ در بر
حصیری ایک سجادہ بچھا کر
کہا وہ ای سعید اب یہ مکافات

ہوا ہے پھوٹ کر جاری وہیں جب
وہ صحت کاملہ فے الفور پایا
دل و جان سے ہوئی مسرور خوشتر
تھی ڈالی ایک تھیلی میں وہ ای یار
نقی کی خدمت عالی میں بھیجی
کہا چغلی ہے متوکل سے جاکر
گیا ہے جمع تھی بسیار ہتیار
ہوا ہے چین اور بیخواب و مضطر
خلیفہ اسطرح تب اسکو بولا
جو کچھ ہے مال اور ہتیار لے آ
گیا اس قدوۂ ابرار کے گھر
دریچے سے وہیں گھر میں گیا میں
نہ آتی تھی نظر کوئی چیز زنہار
سنا ناگاہ آواز نقی تب
وہیں اب شمع لا تا ہوں ٹھہرے
نقی کے پاس تب تجھکو لجا ئے
تھی پشمینہ کلا ہ بھی اسکے سر پر
تھا بیٹھا رو بقبلہ اسکے اوپر
ہیں حاضر ڈھونڈ ڈھو لے تسکین رات

مین ڈھونڈھا تو نہین تھی کوئی تیار
مگر تھی یک وہی تھیلی زر دینار

جسے بھیجی تھی متوکل کی مادر
ابھی باقی تھی اسکی مہر اسپر

بھی تھیلی دوسری تھی یک اسی ٹھار
تھی وہ بھی سربمہر ای نیک کردار

کہا یون مجھکو بعد از وہ معلا
ہے حاضر تیرے آگے یہ مصلا

اٹھا کر دیکھنا تو دیکھ لیجے
مین دیکھا تیغ تھی یک اسکے نیچے

یہ سب مان وہان سے مین اٹھایا
خلیفے کے تبھی نزدیک لایا

وہ جب دیکھا وہ تھیلی پر نظر کر
کہ ہے مادر کی اپنے مہر اسپر

کیا دریافت مین بولے مین جتنا
کہ تھا جس وقت پر تو سخت بیمار

لگی تھی نذر یون یک کیسہ زر
نقی کے پاس بھیجونگی مقرر

وہ تھیلی دوسری یک منگوا کے خوشتھات
وہ اسکے تیغ اور اسباب بھیجا سات

کیا واپس نقی کے پاس خوشتر
کہا حاجب گیا مین اسکو لیکر

بھی خدمت مین جیج اسکے سب رکھا مین
پشیمان اور شرمندہ ہوا مین

کیا یا سیدی بے اذن اطہر
جو مین آیا تھا تیرے گھر کے اندر

بہت مین اس حرکت سے خجل ہون
پشیمان ہون سراسر منفعل ہون

ولیکن آہ تھا مین یونہی مامور
تو فرما عفو از الطاف موفور

سنا یہ معذرت میری وہ جسدم
ترجما یہ آئہ قران اکرم

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

کرامت

بھی اک یہ روایت ای مودب
کہ متوکل مدینے سے بعین جب

طرف بغداد کے اسکو بلایا | وہ سر من راے مین جب آکے پہنچا

تھی یک منزل وہان خان الصعالیک | تھی ناخوش وہ جگہ اور تھی وہ تھیک

امام دین نقی کو اسے براور | اتارے ہین اسی منزل مین لاکر

تھا صالح بن سعید یک شخص کا نام | تھا وہ اسکا محب نیک انجام

نقی کی خدمت عالی مین آیا | تھی رویت سے سعادت اسکی پایا

لگا کہنے کو یا ابن پیمبر | دل و جان سے فدا ہون مین ترے پر

جماعت آہ یہ کرتی ہی پنہان | فضیلت اور تیری قدر ہر آن

دیا حق تجھکو جو نور معظم | بجھانا اسکو یہ چہتے ہین ہر دم

تجھے اس منزل پر وحشت اندر | اتارے کیون وہ بدکیشان ابتر

مجھے تب پاس اپنے وہ بلا کر | اشارہ یک کیا از دست اطہر

دسے باغات خورم مجھکو اس ٹھار | رواں تھے خوشنما چند انمین انہار

بھی تھے اسمین مکانات مشین | درخشان چند عمارات مزین

تھے وہ باغات اس آیت کے مصداق | جو فرمایا ہی قرآن بیچ خلاق

فیہا خیرات حسان وولدان کانہم لؤلؤ مکنون

ہوا حیران اسکو دیکھ کر مین | کیا ارشاد یون تب وہ میر سلطان

کہ ای ابن سعید اب جان یہ بات | جہان ہم ہین ہمارے بھی یہ ہین سات

نہین ہم جان در خان الصعالیک | ہمارے ہین یہ سب باغات نزدیک

کرامت

کہی کی ہی شخص یک الیسعی روایت | مقرر حاملہ تھی میری عورت

نقی سے یون کیا مین عرض جا کر | کہ اب درگاہ حق مین تو دعا کر
پسر اس زن سے تا پاوے ولادت | کہا تب مجھکو یون وہ با کرامت
پسر دیویگا اسکو رب علام | محمد رکھو تو اس فرزند کا نام
خبر جسطرح وہ مجھکو دیا ہے | پسر اسکو عنایت حق کیا ہے
مین حسب الحکم ان فیاض امجد | رکھا ہون نام اسکا تب محمد

کرامت

نقل کرتا ہے روایت ایک راوی | کہ میری اہلیہ جب حاملہ تھی
نقی سے جا کیا مین عرض خدمت | دعا کر تا پسر پاوے ولادت
وہ فرمایا بہت ایسے ہین دختر | کہ بیشک وہ پسر سے ہونگے بہتر
اشارہ جون کیا وہ قطب اخیار | مری عورت جنی لڑکی ہے ایکبار

کرامت

کوئی کوفے کے قاضی کی شکایت | کیا یون اگے اس سے با ملامت
کہ دیتا ہے بہت آزار مجھکو | وہ سن بولا کہ دو دم صبر کر تو
برابر اس سے جب گذرے دن دو تین | کہ قاضی ہوگا معزول ناگاہ

کرامت

تھا متوکل کا گھر ایک ای برادر | تھے مرغان اور پرندے اسمین اکثر
تھے کرتے مختلف آواز اظہار | انہین کا شور و غل رہتا تھا بسیار
انہین کے شور اور غل کے سبب سے | نہ سن سکتا کوئی باتین کسی کی
وہان تشریف لاتا تھا نقی جب | پرندے ہو رہتے تھے خاموش سب

تھی باہر جبکہ آتا وہ سرافراز بلند کرتے تھے وہ تب اپنا آواز

کرامت

تھی متوکل کے پاس اک نیک انداز تھا آیا ہند سے یک شعبدہ باز

عجائب وہ دکھاتا تھا بہت سے سو متوکل کہا یک روز اس سے

کہ ایسا شعبدہ کر ایک نادر نقی جس سے ہو شرمندہ بظاہر

مجھے یک الف میں دیونگا دینار خلیفے سے کہا تب یوں وہ بدکار

کہ چھوٹی روٹیاں سفرے پہ رکھو نقی کے پاس میرے تئیں بٹھاؤ

خلیفہ یونہی چھوٹے نان رکھایا نقی کے پاس ہی اسکو بٹھایا

نقی لینا کیا دست مبارک اٹھاوے نان اس سفرے سے تا یک

عمل ایسا کیا وہ شعبدہ گر کہ روٹی آئی اسکے ہاتھ اندر

کیا وہ شعبدہ ایسا سہ بار لگے ہنسنے بہت مجلس کے حضار

تھا یک مصورہ اس مجلس اندر تھی کھینچی شیر کی تصویر اس پر

امام دین نقی تب آشکارا کیا تصویر کو وہ یک اشارہ

کہ لے اس بے ادب گستاخ کو زود گئی تصویر پاس اسکے وہیں کود

نگل اس بے ادب کو جلد کھائی پلٹ کر اپنے پھر جگہے پر آئی

کیا گرچہ خلیفہ انکساری کہ اس مقہور کو دے رستگاری

نقی لیکن نہیں ہرگز قبولا زبان ارشاد میں اسطرح کھولا

کہ اسکے بعد تم واللہ زنہار نہ دیکھنگے اسے ہرگز کوئی تھار

خدا کے دوستوں پر دشمنوں کو مسلط یوں تمہیں کرتے ہو لوگو

بہ گریہ مجلس سے باہر چلا آیا ۔ نہ کوئی پھر شعبدہ گر کو وہ پایا

کرامت

تھا مروی کوئی از اولاد خلفا ۔ دلیمی کی بڑی مجلس کیا تھا
نقی حاضر تھا اس مجلس میں آئی بار ۔ مؤدب سب کے سب بیٹھے تھے حضار
مگر یک بے ادب بے باک و بے بیم ۔ بجا لایا نہ اسکی حق تعظیم
بہت ہنستا تھا اور کرتا تھا باتیں ۔ نقی ایسا کہا تب اسکو یہ تیں
کہ تو ذکر خدا سے ہوکے غافل ۔ بہت ہنستا ہی نا رکھ خوف در دل
بلا شک عرصہ سہ روز اندر ۔ تو ہوگا گور والوں سے مقرر
ہوا بیمار بس وہ دوسرے روز ۔ سدھارا ہی جہاں سے تیسرے روز

وفات

آخر میں جمادی الآخرہ کے ۔ تھی در یوم دوشنبہ فاخرہ کے
ہوئی ہی سامرہ میں اسکی رحلت ۔ دو سو چون تھا جاری سال ہجرت
وہیں اسکے سرائے پاک اندر ۔ کئے دفن اسکے تئیں جانو مقرر
مبارک عمر تھی اسکی چہل سال ۔ رہے بس اس سے راضی رب متعال

ذکر اولاد

تھے اسکے پانچ سب اولاد اطہر ۔ پسر تھے چار اور تھی ایک دختر
امام دین حسن یک عسکری تھا ۔ جسے کہ ملک ولا میں مہتری تھا
محمد دویم و جعفر ہی سیوم ۔ حسین باصفا ہی انمیں چارم
تھی بی بی عائشہ یک اسکی دختر ۔ رہے راضی انھوں سے رب اکبر

امام عسکری کا وصف روز و خامہ لکھا ہی
کیا مسموم جسکو حیف بہ زن دین و ایمان کا

حسن ابن علی ابن محمد — کنیت بو محمد جسکی امجد
ملقب وہ بخالص اور زکی ہی — ولیکن مشتہر با عسکری ہی
ائمہ سے یقین وہ گیارواں ہی — ولیل و پیشوائے انس و جاں ہی
تھی اسکی والدہ ام ولد جان — تھا اسکا نام سوسن ای سخنداں
مدینے مین وہ پایا ہی ولادت — بروز پنجشنبہ با سعادت
برہ مولد کی تھی تاریخ ہفتم — تھی دوسری قول سے تاریخ ہشتم

کرامت

محمد بن علی ابن براہیم — کیا ہی نقل یون باعز و تکریم
معیشت ہوئی بھاری پر بہت تنگ — کیا ہی پدر میرا تب یہ آہنگ
کہ ہم خدمت مین جاوین عسکری کے — کہ ہی وہ مشتہر جود و کرم سے
مین پوچھا جانتا ہی اسکو کیا تو — کہا نین جانتا ہون مین کچھ اسکو
چلے پس ہم دو نو فی الحال چلکر — کہا یون پدر میرا راہ اندر
وہ دیوے پانسو گر ہمکو درہم — ہی کیا بہتر کہ حاجتمند ہین ہم
دو سو درہم کے تا کپڑے خریدون — دو سو درہم کا آٹا مول لیوون
تھی درہم ایک سو ان سے مقرر — کرون نفقہ با خراجات دیگر
کہا مین دلمین اپنے تب وہ اکرم — مجھے بھی تین سو گر دیوے درہم
تو سو درہم کے کپڑے لیوون دلخواہ — کرونگا ایک سو درہم کا نفقہ

بھی سو درہم کا لیون ایک تجھ سے / بہ کوہستان جاؤن اسپ خرچ کر
غرض ہم اسکے گھر جب جا کے پہنچے / ابھی ہم بات کسی سے نا کہے تھے
غلام اس با صفا کا باہر آیا / ہمارے نام لے ہمکو بلایا
مبارک اسکے گھر مین تب گئے ہم / سلام اس با صفا کتین کئے ہم
کہا وہ ای علی کیا چیز تجھ کو / رکھی باز آنہین ہم سے ملا تو
کہا یا سیدی شرمندہ مین تھا / کہ اس حالت سے تیرے پیس ملون آ
دیا ہمکو اجازت جب وہ فاخر / مکان سے اسکے تب ہم آئے باہر
غلام اسکا ہمارے پیچھے آیا / دو تھیلیان زر کی بھر اپنے لایا
دیا یک تھیلی میرے پدر کو تب / تھے اسمین پانسو درہم یقین
کہا دو سو درم کے لے تو کپڑے / دو سو درہم کا آٹا اس سے تو لے
بھی درہم ایک سو اس سے مقرر / تو رکھو از بہر خرجات دیگر
دیا بعد اسکے تھیلی مجھ کو دیگر / تھے درہم تین سو سب اسکے اندر
کہا کپڑے تو لے یک سو درم کے / بھی نفقہ کیجئے یک سو درم سے
بھی لے یک سو درم سے ایک مرکب / پہ کوہستان طرف مت جائیے اب
فلان جا گھر ہو تو جا بالضرورت / وہ جا تجھے بہتر کیا ہی وہ اتنا
اسی جا گھر کے او میر پس گیا مین / بسر شد کہ خدا اس جا ہوا مین
اسی دن میرے تئین یک الف دینا / ملے اس جاے میرا فضل دادا

کرامت

کیا یک شخص جا مین عسکری پاس / کیا اظہار اپنا رنج افلاس

تھا اسکے ہاتھ میں یک تازیانہ
زمین کھود اتب اس سے وہ یگانہ

نکالا ایک سکہ زر کا ای یار
ہوا اوس پالسو تھے اسمیں دینار

کیا الطاف سے مجھ کو عنایت
کیا اسکی سشتبہ بس یہ کرامت

کرامت

ازانجملہ کہا یک شخص او یار
یہ میں تھا یکبار زندان میں گرفتار

جناب عسکری ہیں سب حقیقت
لکھا میں قید کی اپنی شکایت

بھی چاہتا تھا لکھوں تا فقر اپنا
ندامت سے ولیکن میں نہ لکھا

جواب اسکا لکھا تب وہ معلا
تو گھر میں ظہر آج اپنے پڑیگا

اسی دن ظہر کے آگے ای بھائی
ہوئی ہے قید سے مجھکو رہائی

بھی تھا سو عسکری کا آیا ناگاہ
وہ سو دینار لایا اپنے ہمراہ

بھی اپنے ساتھ یک مکتوب لایا
یہی مضمون اس خط میں لکھا تھا

پڑے آیندہ گر کچھ تجھ کو حاجت
تو لکھ بے ریب اس سے شرم مت کر

اگر چاہے خدا مطلوب تیرا
تجھے پہنچایگا مرغوب تیرا

کرامت

کیا ہی نقل یوں یک مرد آگہ
لکھا میں عسکری کو ایک رقعہ

ہوا تھا مسئلہ یک مجھ پہ دشوار
سوال اس سے کیا تھا اسمیں ای یار

بھی چاہتا تھا کہ میں ورثے کی تب سے
ہوں سائل اسمیں اس مقبول رب سے

فراموشی ہوئی لیکن مرے تئیں
روانہ پس عریضہ کر دیا میں

جواب مسئلہ لکھ وہ مکرم
کیا تھا اسطرح بعد از رقم

اگر تو ورقے کی تب کے باب اندر ‏‏— سوال جیسے کیا بیٹا تھا مضمر
تو لکھو لا اسے عند الکتابت ‏— تو یک کاغذ میں لکھ یہ پاک آیت
گلے میں باندھو وہ بیمار کے اب ‏— میں باندھا پس شفا اسکو دیا رب
یہی وہ آیۂ قرآن ہے ای یار ‏— جو بھیجا عسکری سالار اخیار

یَا نَارُ کُونِی بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ

کرامت

روایت یوں کیا یک مرد فیروز ‏— کہ تھا میں عسکری کے پاس یکروز
جوان تب خوبصورت ایک آیا ‏— کہا میں دلمیں ہے یہ کون ہوگا
دیا تب عسکری مجھکو خبر یہ ‏— جوان یہ پوچھ غانم کا پسر ہے
لجی اسکے پاس ہے یک پارۂ سنگ ‏— کہ سب آبا مرے فرخندہ اہنگ
کئے خاتم سے اپنے مہر اسپر ‏— اٹھا ہے نقش سب انکا برابر
جوان آیا ہے یہ اب میرے نزدیک ‏— کروں تا مہر اپنی اسمیں ٹھیک
کہا تب اسکو دے وہ سنگ پارہ ‏— کروں تا اسپو اپنی مہر دوبارہ
جوان وہ سنگ پارہ تب دیا ہے ‏— وہ اپنی مہر تب اسپر کیا ہے
رکھا ایسی جگہ وہ مہر انور ‏— کہ تھی سادہ نہیں تھا نقش اوپر
وہ نقش مہر ظاہر ہوگیا تب ‏— کہ گویا اسکے تیں پڑھتا ہو نمان اب
حسن ابن علی نام اسکا پرنور ‏— ہوا رخشندہ ہیں ہر حرف جیون مسطور
گیا پس وہ جوان وہ سنگ لیکر ‏— کرامات اسکے ہیں ایسے ہی اکثر

کرامت

خبر دیتا ہی یک راوی ای آگاہ | لکھا مین عسکری کو یک عریضہ
تھا سائل اسمین از معنی مشکوۃ | تھی خاتون حاملہ میری تھی خوشند ھات
تھی جیتا تھا لکھون تا اسکے اندر | مری عورت کے حقمین تو دعا کر
تھی جو فرزند اسکو ہووے پیدا | تو رکھ اپنی طرف سے نام اسکا
ولے عند الکتابت مین گیا بھول | عریضہ پر ہوا جب اسکو حصول
جواب اسکا لکھا ایسا وہ باشان | کہ ہی مشکوۃ قلب احمدی جان
مگر خاتون اور فرزند کی بات | نہ کچھ ہرگز لکھا وہ باکرامات
اخیر خط مین یہ فقرہ عزا کا | وہ اپنی خرق عادت سے لکھا تھا

اعظم اللہ اجرک و خلف علیک

شکم سے میرے خاتون کے ای آگہ | ہوا پیدا اوسمین فرزند مردہ
ہوی وہ حاملہ پھر بار دیگر | جنی ہی یک پسر پاکیزہ خوشتر

وفات

اثر سے سم کے وہ پایا ہی رحلت | دو سو پر ساٹواں سن تھا ز ہجرت
تھا روز پاک جمعہ وہ سیوم | مہ مولود کی تھی تاریخ ہشتم
وہ اپنے پدر کے پہلو مین ایجان | ہوا مدفون پسر من رآے بھی جان
تھی اسکی عمر ستائیس سالہ | کہے بعضے تھے اٹھائیس سالہ
تھا اسکو یک پسر ای نیک عنوان | محمد مہدی اسکا نام ہی جان
مین اب لکھتا ہون کچھ ایک اسکا احوال | نہایت مختصر برطرز اجمال

محمد طفلگی مظہر نور عجایب تھا

محمد طفلگی میں مظہر نور عجائب تھا
کیا آخر اسے حق پیشوا ابدال ذیشاں کا

مبارک نام ہے اسکا محمد
خلف ہے عسکری کا وہ مجدد

ابو القاسم کنیت جان اسکی
لقب اسکا ہے حجہ اور مہدی

سمجھ نرجس تو اسکی والدہ ہے
بڑی وہ صالحہ اور عابدہ ہے

ہے سر من راے میں اسکی ولادت
مبارک جمعہ کے دن با سعادت

وہ تاریخ الوین شعبان کی تھی
دو سو پنجاہ و شش تھا سال ہجری

سوا اسکے بھی آئے ہیں اقاویل
یہی قول صحیح ہے جان بے قیل

ہوا جب فوت اسکا پدر والا
تھی اسکے عمر شش یا پنج سالہ

دو سو میں بست برس تھے جب ہجرت
کیا ہے حضرت مہدی نے غیبت

یہی بس اہل سنت کا ہے مذہب
کتابیں معتبر میں ہے یہ مطلب

روایت

پھپھی تھی جو امام عسکری کی
روایت اسطرح لائی وہ بی بی

کہ یکدن میں گئی تھی عسکری پاس
کہا مجھکو وہ سبط سید الناس

کہ ای پھپھو ہمارے گھر میں امشب
تو رہ فرزند مجھے دیوےگا رب

میں پوچھی کس سے ہوویگا یہ لڑکا
نہیں ہیں حمل کے نرجس میں آثار

کہا ای عمہ یہ نرجس کی تمثیل
ہے مثل ام موسی جان بے قیل

کہ حمل اسکا بجز وقت ولادت
نہیں ہوویگا ظاہر با علامت

رہوں اس شب اسیکے گھر ہی میں
تہجد نیم شب میں اٹھ پڑی میں

بھی میں دل میں بعد از اپنے ایسا — کہ وقت فجر بھی نزدیک پہنچا

پرے سے عسکری جو کچھ کہا ہے — نہیں الان وہ ظاہر ہوا ہے

گذرتے ہی یہ خطرہ دلمیں میرے — پکارا مجھکو وہ اپنی جگہ سے

کہ ای عمہ مکر تعجیل تو اب — میں نرجس کے چلی حجرے طرف تب

وہیں نرجس ملی میرے سے در راہ — میں دیکھی تھا بدن میں اسکے لرزہ

کسو میں اس طرح سے جب اسکو پائی — اسے تب اپنی سینے سے لگائی

دو سورے قدر اور اخلاص کتین — بھی اسپر آیۃ الکرسی پڑھی مین

شکم سے بھی تب اسکے بافصاحت — لگا آنے وہیں آواز قرائت

کہ جو جو میں پڑی تب ای خردمند — پڑھا اسکے شکم میں اسکا فرزند

میں دیکھی گھر ہوا بعد اسکا روشن — بھی پایا ہے ولادت اسکا مومن

بھی سوئے قبلۂ اقدس ہے ساجد — پکارا مجھکو یوں تب اسکا والد

ای عمہ لا مرے فرزند کو اب — اٹھالے اسکے حجرے میں گئی تب

وہ اپنے گود میں اسکو بٹھایا — زبان اپنی دہن میں اسکے رکھا

بھی فرمایا اسے ای میرے فرزند — باذن اللہ کر تو بات خورسند

وہ بسم اللہ اول پڑھکے پورا — یہ فقرہ یکو زبان پر اپنے لایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم و نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض
و نجعلهم ائمة و نجعلهم الوارثین

بھی اسکے بعد میں دیکھی ہوئے دیر — طیور سبز ہمکو سب لیئے گھیر

بلایا عسکری تب مرغ کو یک — کھالے اس بچے کو اور نگہ رکھ

میں پوچھی کون ہے یہ طیر اطہر — بھی جیسے کون یہ مرغان دیگر
کہا یہ طیر ہے بے شبہ جبریل — ہیں رحمت کے فرشتے وسے جلیل
کہا ہے عسکری بعد از مہینے — کر اسکو ایسکے مادر کے حوالے
وہ شہزادیکو پس میں نے لجا کر — دئی تب اسکی ماں کے گود اندر
ہوا ہے جبکہ وہ فرزند پیدا — بریدہ ناف اور مختون بھی تھا
ذراع راست اوپر ایسکے بھی خوب — لکھی یہ آیۂ قرآن مکتوب

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

ہے مروی جب ہوا پیدا وہ اطہر — ہوا پیدا دو زانو اے برادر
بھی سوے آسمان وہ بار رحمت — اٹھایا اپنی انگشت شہادت
بھی چھینکا اور کہا الحمد للہ — پڑھا ہے آیت کامل وہ آگاہ

روایت

روایت دوسری راوی نے لایا — زکی کے پاس میں یک روز آیا
تھا دست راست جانب ایسکے یکبار — بھی پردہ ایک آویزان تھا اس پر
کیا میں عرض تیرے بعد یا غوث — ہو صاحب اس معظم امر کا کون
کہا پردہ اٹھا یہ میں اٹھایا — تب یک لڑکے باہر اس سے آیا
وہ تھا چھوڑا ہوا گیسوے زیبا — تھا پاکیزہ بہت اور خوب رو تھا
زکی کے گود میں وہ آ کے بیٹھا — زکی بولا یہ ہے صاحب تمہارا
وہ لڑکا ایسکے زانو سے اٹھا ہے — زکی سے تب اسکو کہا ہے

يا بني ادخل الى وقت المعلوم

چلا ہے گھر میں یہ سنکر وہ لڑکا
میں اسکو خوب اسدم دیکھتا تھا
زکی نے بس کیا یہ حکم مجھ پر
کر دیکھ اب اے فلان اس گھر میں جاکر
میں اسکے حکم پر جا گھر میں دیکھا
تھا گھر خالی کوی اسمیں نہیں تھا

روایت

روایت اور یک راوی نے لایا
جو حاکم یک خلیفہ معتضد تھا
وہ دے دو شخص کو ہمراہ میرے
کیا تاکید مجھ کو اس طرح سے
حسن ہیگا زکی سے جو ملقب
ہوا ہے نوبت سر من رأی میں اب
تم اسکے گھر کو جاکر گھیر لیئو
بھی تم دیکھیو اسکے گھر میں جسکو
سر اسکا کاٹ کر مجھ پاس لاؤ
نکر تاخیر ہرگز جلد جاؤ
پس ہم اسکے گھر پر جاکے پہنچے
مکان اسکا بہت بہتر تھا دیکھے
ابھی ٹھیا وہ گویا ہوا ہے
بھی پردہ ایک اس گھر سے لگا ہے
اٹھا کر ہم نے جب وہ پردہ دیکھا
نظر آیا ہے یک سرداب اس جا
کھڑا تھا آب اس سرداب اندر
بچھائے تھے حصیر اس آب اوپر
نہایت خوب رو یک مرد والا
حصیر اوپر نماز اندر کھڑا تھا
عبادت میں ہی وہ شاغل رہا ہے
نہ ہرگز التفات ہم پر کیا ہے
مرے دو ہمرہ آئے شخص جو تھے
کیا سبقت وہیں یک شخص آنسے
وہ پانی میں وہیں اسنے ڈبا ہے
بھی غوطے کھا بہت مضطر ہوا ہے
میں جاکر جلد اسکا ہاتھ پکڑا
بھی اسکو کھینچ پانی سے نکالا
بھی جا ہا دوسرے نے جانے فی الحال
ہوا ہے اسکا بھی ایسا تب احوال

یہ حالت دیکھ کر حیران ہوئیں / کمال عجز سے کہنے لگا میں

کہ حق سے اور تیرے سے ای معظم / معزز معذرت چاہتے ہیں اب ہم

نہیں واللہ ہم کچھ جانتے تھے / الٰہی ہم لوٹ جاتے ہیں یہاں سے

نہ تب بھی التفات اسنے کیا ہی / غرض جب وہاں سے تب پھر آئی

جب آ کر معتضد سے سب یہ بولے / گرہ اس راز کا سب اسنے کھولے

کہا ہرگز کسی سے یہ نہ بولو / ہوا لا قتل کرواؤں گا تم کو

یہاں تک یہ جو گذرے ہیں روایات / شواہد ہیں ہیں سب تفصیل کے سات

ہیں انکا ضعف و قوت ای مکرم / نہیں ظاہر ہوا واللہ اعلم

غرض غائب ہوا وہ ذو المناقب / کہ بعضے اولیا رہتے ہیں غائب

کہ دو غیبت انہیں دیتا ہے مع لا / کہیں ہے وو غیبت صغریٰ و کبریٰ

گروہ اولیا ہیں اے برادر / انہیں ابدال کہتے ہیں مقرر

کیا ابدال میں حق اسکو داخل / ہوا آخر عالم فانی سے ناقل

ہے بخشا گنج عرفان شیخ عارف / دلیل سالکاں ذو المعارف

سر اہل شہود و کشف و وجدان / علاء الدولہ جنکا ہے لقب جان

بذکر کمل ابدال و اقطاب / مقرر اسطرح لکھتا ہے دریاب

محمد بن حسن بحر کرامت / در یکتا ہے دریائے امامت

حسن جو اس معظم کا پدر ہے / زکی احمد عسکری سے مشتہر ہے

محمد بن حسن از فضل مولا / یقین پایا ہے رتبہ قطبیت کا

ہوا جب مختفی وہ فرد کامل / ہوا ابدال سکے زمرے میں داخل

ترقی کی ہے پھر درجہ بدرجہ
جو تھا بغداد میں یک قطب ذیشان
کیا ہے نقل جب وہ قدوۂ دین
محمد بن حسن حاضر ہوا ہے
بھی وہ قایم مقام اسکا ہوا ہے
رہا ہے وہ مقام قطبیت میں
بلایا پھر اُسے خلاق یزدان
گیا اس عالم فانی سے رحلت
تو عثمان ابن یعقوب
ہوا قایم مقام اس باصفا کا
جنازے پر محمد بن حسن کے
مدینے میں رسول اللہ کے ہی
جو نہی جبکہ رحلت کی ای امجد
نماز اسکے جنازے پر پڑھا ہے
پسر جو یوسف کا تھا عبد رحمان
وہ رحلت کی عجم میں انکے مکسر
نشان ہرگز نہیں ہے انکا ظاہر
وہی اجداد اور اقطاب و ابدال
بیان قول علاء الدولہ اختر

ہوا ہے سید افراد والا
علی ابن حسین پاک عنوان
ہوئی شونیزیہ میں اسکی تدفین
نماز اسکے جنازے پر پڑھا ہے
علم فیضان کا برپا کیا ہے
برس انیس جنکی قربت میں
طرف اپنے یقین باروح وریحان
ہوئی درگاہ حق سے اسپہ رحمت
کہ تھا وہ زبدۂ ارباب والا
کہ رتبہ قطبیت کا اسنے پایا
نماز اسنے پڑھا یاران کو سب نے
گئے ہیں جانئے تدفین اسکی
تو شیخ باکرامت یعنی احمد
بھی وہ قایم مقام اسکا ہوا تھا
تھا احمد اسکے ہی اولاد سے جاں
ہیں قبریں بس زمین سے ہی برابر
سوا انکے نہیں کوئی انسے ظاہر
زیارت انکی آکرتے ہیں ہر سال
ہوا رحمت ہو اسپہ حق سے وافر

مع القصہ وہ شہزادے کی جنت　　ہوئی ثابت بنزد اہل سنت

کلام اسکے نہیں صحت میں تپچھان　　تفاوت اس پہ ہیں سارے بتقوی جان

امامیہ سے کہتے ہیں حجہ　　ہی قایم اور مہدی ای حق آگہ

ہی کہتے منتظر صاحب زمان او　　ہی ایسا زعم وے کرتے ہیں تجو

کہ مہدی خاتم اثنا عشر ہی　　امامت ختم مہدی کیے اپر ہی

ہی یوں بولتے ہیں رب عزت　　دیا بچپن میں اسکو علم و حکمت

چنانچہ عیسی و یحیی کو مولا　　صغر سن میں علم اور حکمت دیا تھا

ہی کہتے ہیں ہلاک جان سے وہ ڈر　　ہی پنہاں غار سرمن رای اندر

گیا ہی غار اندر جبکہ مہدی　　تو مادر اسکی اسکو دیکھتی تھی

نہ پھر آیا ہی باہر وہ نکو فال　　تھا اسکے عمر سے تب پانچواں سال

ہی کہتے ہیں خروج ہوویگا اسکا　　ہیں اب تک منتظر اسکے وہ ہر جا

ہیں قایل بعضے شیعہ ای خردمند　　نہیں تھا عسکری کو کوئی فرزند

غرض ہیں بحث میں فرقے آپس شیعہ　　مخالف ایک دوسرے کے ای آگہ

کہے ہیں اہل سنت در شریعت　　نہیں ثابت ہی لڑکے کی ولادت

نہ جس سے ہووے احیاء امامت　　ہی اس سے نفع کیا ای بافراست

اصول شیعہ سے ثابت ہی ای یار　　اگر کوئی ز اہل بیت سالار

کرے اظہار دعوی امامت　　ہی ظاہر اس سے ہووے خرق عادت

ولایت اسکی ثابت ہی مقرر　　تمامی متفق شیعہ ہیں اس پر

تھا زید ابن علی جو فرد یکتا　　حسین ابن علی کا تھا وہ پوتا

تھے اسمین سب یئے اوصاف رفیع
امامت کرکے اس لڑکے کی ثابت
بھی اسکو جانکر مہدی موعود
احادیث صحیحہ سے ہی یہ بات
کہ مہدی ہووے اولاد حسن سے
حدیثین بعض جو آئے ہویدا
حدیثین وہ نہین صحت کو پہنچے
حدیثین وے بھی بر تقدیر صحت
ہی ابن عسکری مہدی موعود
کہ نام پدر مہدی نیک انجام
یہ شہزادیکا دیکھو نام والد
علی مرتضی سے ہی روایت
یہ شہزادہ جلیل القدر شاہا
بھی جو دسرے ہین مہدی کی علامات
نتھے اس شاہزادے مین وے موجود
تعجب ہی کہ شیعہ چھوڑ انصاف
اسیکو مہدی موعود سمجھے
کہ لوگون نے زیارت اسکی کی جب
نہین یہ بات ہی ہرگز مسلم
امام اسکو کئے نین کیون یہ شیعہ
ہین ذکر زیدسے اسطرح ساکت
ہین اسکے منتظر الاآن بے سود
بلا شک و شبہ پائی ہی اثبات
یہ گل ظاہر اسیکے ہو چمن سے
ز اولاد حسین ہوویگا پیدا
محدث نامور ایسا ہی لکھے
ہین اسبات پر کرتے دلالت
نہتے آثار مہدی اسمین موجود
رسول اللہ کے والد کا ہو نام
حسن ہی مشتہر فخر اماجد
مدینے مین ہو مہدی کی ولادت
ولادت پایا سرمن رائے اندر
صحیح اخبار سے ہی جن کا اثبات
ہو پھر کس طرح وہ مہدی موعود
مخالف ہووے سب اخبار کے صاف
کہی باتین بھی اسکے حق مین لکھے
وے سب لوگون سے مخفی ہو گیا تب
جواب اسکا مین کرتا ہون مرقم

کہ ارباب تواریخ فریقین ‌ ‌ ز اہل سنت و شیعہ بلا مین
خصوصاً زیدیہ اور واقفیہ ‌ ‌ بھی یونہی ناوسیہ افطحیہ
نہین لکھے گیا ہو کوئی سلطان ‌ ‌ امام وقت کو اپنے سے ترسان
بھی خفا کا سبب اس وقت پر ہو ‌ ‌ کہ بالتحقیق جب جان کا خطر ہو
ایمہ کو تو اپنے قتل کا قدر ‌ ‌ نہین تھا وقت ہین انکے مقرر
جو شیعہ کا کلینی پیشوا ہے ‌ ‌ دیکھو کافی مین بلیغ اسنے لکھا ہے
کہ رحلت سب ایمہ کی جہان سے ‌ ‌ تھی دست اختیار اندر انہین کے
ہو موت اختیاری جبکہ حاصل ‌ ‌ ہون پھر کیون مختفی از خوف قاتل
اگر ایذای بدنی کا خطر ہو ‌ ‌ ائمہ تب بھی مخفی نا ہو سمجھو
کہ ہان راہ خدا مین کھینچنا رنج ‌ ‌ اجور اخروی کا ہے بڑا گنج
جہاد اندر مشقت کس قدر ہے ‌ ‌ وہی رنج مدارج کا ثمر ہے
ائمہ جب ہین بندون مین معظم ‌ ‌ ہے طاعت کو بھی انکی شان اعظم
ہے جب ہر یک عبادت مین مشقت ‌ ‌ ہو کیونکر وے چھوڑینگے عبادت
خصوصاً ہووے جو صبر انکا ‌ ‌ نہین ہے وجہ کچھ اسکو نہان کا
کہ قطعاً جانتا ہو وہ معظم ‌ ‌ کہ تا نزول عیسی ابن مریم
ہو دنیا مین مقرر جیونگا مین ‌ ‌ بھی مشرق اور مغرب لونگا مین
یقینی علم جب ایسا رکھے وہ ‌ ‌ کہو پھر کس لئے مخفی رہے وہ
تو کیون پھر برملا دعوت کریگا ‌ ‌ بھی کب وہ رنج ایذا سے ڈریگا
تھے جتنے اسکے آبائے اکابر ‌ ‌ خصوصاً حضرت شبیر جابر

نہ اپنے قتل کا پروا کئے ہیں ....
محض بہر ادائے امر واجب
دے اپنا جان وتن اور عزت ومال
خلاف آبا کا پھر اپنے تمامی
رسول اللہ کی ہجرت سے اشہر
عراقین وخراسان بیچ ہر جا
بھی دکھن سلاطین بہمنیہ
بہ ہند وسند وبنگالہ بشوکت
خراسانی عراقی لوگ اکثر
امیران اور وزیران صوبہ داران
بڑی نصرت کا اور الفت کا دعوا
سو ہم سائل ہیں اب شیعہ سے اب جا
شریف مرتضی نے وہ جو لکھا
لکھا ہوتا دوستوں پر اپنے ظاہر
ہوئی ہے حجت وجوب فراوان
صحیح یہ بات بھی باطل ہے سمجھو
فریب اس سے انہیں کو دے سکینگے
تیقن وے نہیں اس کا کرینگے
دکھو تاریخ والوں سے کسی نے

وہ امر وہی ہیں لب وا کئے ہیں
بھی خشنودی مولا کے ہو طالب
کئے راہ خدا میں صرف نے الحال
کرے کس طرح وہ فرد گرامی
برس یک الف جب گذرے اس پر
تسلط رو دیا ہے صفویہ کا
بھی عادل شاہیہ یہ سب تھے شیعہ
اٹھے جو تب جہان گیری ریاست
تھے گھیرے اس ریاست کو مقرر
مقرر سب کے سب شیعہ ہی تھے جان
کیا کرتے ہیں سب شیعہ جو سکتا
کہ ایسے وقت میں وہ کیوں نہ نکلا
کہ بیشک در اوایل وہ مستعلا
بھی تھا اعدا سے مخفی اپنے آخر
ہو اب دوست اور دشمن سے پنہان
کرنا در وقف رہیں تاریخ سے جو
کہ تاریخ کے ماہر جو ہونگے
بلکہ وے اس سے استہزا کرینگے
نہیں تاریخ میں لکھا ہے اپنے

کرجا سوسی کئی ہو مکیت بجاعت
محمد بن حسن کی از عداوت

کبھو بغداد و سر من رائے اندر
وہ حرف آیا ہو لوگون کی زبان پر

کسی تاریخ سے بھی بلکہ یہ بات
نہین ہے نہین پائی ہے اثبات

امام عسکری کے گھر ہو پیدا
پسر ایسا ہوا تھا ایک پیدا

سو لوگ اسکو سمجھے مہدی موعود
ضرر اور قتل اسکا چاہے مین زود

نہین یہ بات ہے حاشا و کلا
نہین اس حرف کو ہے اصل اصلا

بھی اسکی غیبت صغری سے خوشحال
ہین گذرے جبکہ ستر پر کئی سال

ہے اسکی غیبت کبری ہوی تب
امامیہ مین اسپر متفق سب

اس عرصے مین خلیفے اور امیران
سعد تھا رہے سب اس عمر کو جان

نہ جب کوئی عدو باقی رہا ہے
سبب پھر غیبت کبری کا کیا تھا

بھلا جب صفویہ نے پائی دولت
امامیہ تھے وہ تو با عقیدت

وہ شہزادیکے تھے مقدم کے خوان
تھے اسکی رویت اقدم تمنا خوان

بھی اپنا مال و جان الفت مین اسکی
نثار اسپر تو کرنا چاہتے تھے

بھی کثرت انکی از ریگ بیابان
زیادہ بھی تھی از برگ درختان

ای شیعہ وقت تھا وہ تو تمھارا
نہ کیون ظاہر ہوا وہ آشکارا

عقیدہ یہ بھی ہے شیعہ کا اشہر
ہوا ہے اور جو ہووے بحشر

ائمہ کو ہے اسکا علم حاصل
پس اس صورت مین کیجے غور کامل

کہ در ملک عراقین و خراسان
بھی ہندو سندھ کے ملکون تک [illegible]

خصوصا ملک پورب جو ہین اباد
دکن بنگالہ لکھنو فیض آباد

یہ ملکوں میں جو شیعہ ہیں بکثرت — بھی انکی فوج و حشمت شان و شوکت

یہ حالات اس امام با صفا کے — نہاں انکے عقیدے سے نہ ہوگے

ہے علم الیقین یہ بھی رہیگا — کوئی قاتل مر انکا ہو سکیگا

دغا سے مارا جانا بھی مقرر — نہیں لیکے شیعہ کا میر امقدر

کہو پھر کس لئے پنہاں رہے وہ — مخالف کا بھی کیا پروا کرے وہ

امامت کو تو لازم ہے شجاعت — نہ اپنے دشمنوں سے خوف و دہشت

ہزار افسوس شیعہ اسپہ بے ریب — لگاتے ہیں یہ خوف و جبن کا عیب

تقیہ جبکہ اسد اللہ پر او — کریں ثابت تو اس سے کیا عجب ہو

ائمہ جو ہوئے در آل خاتم — شجاعت میں بھی انکو شان اعظم

امامت جبکہ ہے ظل رسالت — بھی انمیں جلوہ گر انکی شجاعت

نبوت کے سوا دوسرے فضائل — رکھیں جو انبیا بوجہ کامل

ائمہ میں بھی پر تو انکا سنئے — رہے ہے حسب استعداد انکے

خدا کے راہ میں پائی اذیت — زاعدا جانتے ہیں وہ سعادت

نبیین صالحین جتنے ہوئے ہیں — اذیت دشمناں انکو دئے ہیں

وے کھینچیں جنکے خاطر ہی جفائیں — اٹھائے آفتیں رنج و بلائیں

نہیں اظہار حق سے باز آئے — نہیں وے انکو ہرگز چھپائے

چنانچہ حقتعالی نے یہ قرآن — خبر دیتا ہے انکے حال سے جان

وکائن من نبیّ قاتل معہ ربیّون کثیر فما وھنوا لما اصابھم فی
سبیل اللہ وما ضعفوا وما استکانوا واللہ یحب الصّابرین ۝

تھے کتنے انبیا در راہ مولا — گئے ہین کافرون سے جنگ ہر جا

بھی ساتھ انکے بہت سے تابعداران — فقیہان عالمان پرہیزگاران

کیے کفار سے جنگ و لڑائی — رہ حق مین جو سختی انکو پہنچی

نہین سستی کیے وے آہین دریا — نہ وے پیغمبران نا انکے اصحاب

لڑائی مین نہ بے توت ہوئے ہین — نہین کچھ عجز اعدا سے کیے ہین

رکھے ہے جا دوست مولی صابرونکو — سدا دین خدا کے ناصرون کو

بھی شیعہ نے لکھا شاہ والا — کہ غار ثور مین مخفی ہوا تھا

قیاس اسکا نہین اسپر صحیح ہے — قیاس ایسا مع الفارق صریح ہے

کلام بے موقع ہے سراسر — دلیل اسکی نہو اس اختفا پر

کہان مکہ کہان ہجرت کہان غار — کہان بر قتل حضرت عزم کفار

کہ وہ حضرت کا چھپنا فی الحقیقت — ز سر کافران پر شقاوت

چھپا دینے نہین تھا امر دعوت — چھپا دینے نہ دعوی نبوت

بلکہ تھا جنگ کی تمہید کا طور — کہ اس مین مندرج تھی مصلحت اور

بھی ہجرت سے مانع ہووین کفار — نہ مقصد سے بھی اپنے ہو خبردار

تھی یہ پوشیدگی تین ہی شب — بھی جو پائی سے مشرک تھک گئے جب

مدینے کو روانہ ہوکے حضرت — کیا بر پا وہان اعلام دعوت

یہ چھپنے سے خلل در امر دعوت — کہان آیا با ظہار نبوت

قیاس اختفای شاہ ابرار — صحیح اس اختفا پر تا ہوا بار

تواریخ و سیر کے تو کتا ہین — دو جانب کے ہین حاضر خوب چھان

کرو ے کفار سے خیر البرایا — نہ گیا کیا رنج و ایذا آہ پایا
نہ بار این باز آیا ہے از دعوت — نہ کی کتمان دعویٰ نبوت
غرض جو تین دن سرور چھپا تھا — سو وہ چھپنا کیا ہے کام ایسا
کہ بیچ جن سے یکسر کافروں کو — نکالا ہے شہر سے ان فاجروں کو
مسلمانوں نے پایا جس سے نصرت — کمال عز و حکمت شان و شوکت
پس ایسا اختفا جانو مقدم — بلاشک ہے زندہ ہیرات اعظم
کہ اب خروج و عزم اکثر — ہیں کرتے ابتدائے حال اندر
بھی تمیم مقاصد بیچ در باب — سمجھتے ہیں اسے از خیر اسباب
نہ ایسا اختفائے پر طوالت — جو ہے مزعوم شیعہ تا قیامت
کہ جس میں اس امام باصفا کے — جو وے کرتے ہیں ثابت بس خطا سے
کہ ایسے اختفا میں تو قباحات — بہت لازم دکھواتے ہیں مہمات
بھی کیا ہے نفع اس اختفا کے اندر — ہوئے ہیں کون سے مردم مسخر
عوض میں تین شب کے تین سو سال — عوض میں نور کے سودا بہ ہر حال
مدینے کی عوض میں ملک کاشان — رکھے ہیں نام جس کا دار ایمان
عوض انصار کے شیعہ لٹا کر — عراق و ملک فارس کے ہیں کافر
متاع و مال اور اسباب ثروت — انہیں انصار سے بھی ہے زیادت
ہے کیا شئی مانع اظہار دعوت — یہ غیبت میں قریب آئی قیامت
فقط یہ زعم شیعہ ہے پچھانو — وہ شہزادہ نہیں زندہ ہے جانو
نہ تھی مہدی کی کوئی اس میں علامت — گریہ کیونکہ اسکی ثابت مہدویت

علاوہ یہ کہ یک شیعہ کا فرقہ | کہ جن کو بولتے ہیں باقریہ

امام حضرت باقر کو ای نیک | سمجھتے مہدی موعود ہیں دیکھ

ہی دعوا ناوسیہ کا یہ بے سود | کہ صادق ہے یقین مہدی موعود

بھی موسیٰ ابن جعفر کو ای مسعود | کہے ممطوریہ مہدی موعود

یہ سب شیعہ کے ہیں جانو خیالات | کہ ہیں انکے خیالی اعتقادات

ائمہ تھے یہ سب عترت کے اخیار | نتھے پر مہدی موعود زنہار

تعجب ہی بہت شیعہ سے مشہور | کہ ٹھہرائے انہیں مہدی موعود

تعجب اس سے ہی یہ بھی زیادا | ہوا جو ملک دکن میں ہویدا

کہ جیون پور میں یک مرد کامل | ہوا سید محمد صاحب دل

تھا سالک اور عارف صاحب حال | مسلمانوں کا مخدوم نیک منوال

سلوک راہ حق میں روز اور شب | مشہور اسم ہادی اسکو تھا جب

سو جس اسم ہادی کو وہ لیکر | انا مہدی کہا کرتا تھا اکثر

عوام اس شہر کے یعنے مسلمان | کہ تھے اس فرد اکرم کے مریدان

نہ اسکا حاصل مقصود جانے | اسیکو مہدی موعود جانے

ہوئے پھر مہدوی سے ملقب | کئی شہر وغیرہ میں پھیلا انکا مذہب

وہ سید گرچہ تھا صاحب کرامات | ولے مہدی کے آثار و علامات

نہیں اس سے ہوئے ہیں شبہ موجود | کہاں کیوں اسکو پھر مہدی موعود

عجب اس سے زیادہ ہے اک | گل دیگر شگفتہ یہ ہوا ہے

کہ ہندوستان میں یک شیخ احمد | بریلی میں ہوا جو سید احمد

کیا راولیا قطاب سے تھا ۔ شہود و کشف و عرفان میں تھا یکتا

رئیس العارفین فرد یگانہ ۔ امام الواصلین قطب زمانہ

مجاہد فی سبیل اللہ تھا وہ ۔ مجدد عارف باللہ تھا وہ

مدار جذب و حالات و مقامات ۔ کلید گنج الہام و کرامات

اخیر عصر میں ہادی مطلق ۔ کرم سے اپنے فیاض بر حق

ہدایت ہاتھ پر کی اسکے ظاہر ۔ بہ فیض ظاہر و باطن الٰہی ہر

کیا اس سے بسا احیاء سنت ۔ بھی کروایا ہے اس سے قمع بدعت

بہ بنگالہ کئی نادان جاہل ۔ طریقے میں ہوا اسکے آہ داخل

اگرچہ اس معظم کو نہ دیکھے ۔ ولے مہدی اسے بھی کہنے لاگے

اسی کے سلسلے کے عالموں نے ۔ وے نادانوں کا جب افراد دیکھے

لکھے ہیں رد فاحش انکا بزور ۔ کہ وہ سید نہیں مہدی موعود

اگرچہ نقشبندیہ ہیچ ای پیر ۔ وہ میرے پیر کے ہے پیر کا پیر

ولیکن وہ نہیں مہدی موعود ۔ کروگا اسکے میں قایل کو مردود

ولے افراد سے ایسوں کے بے ریب ۔ نہ ان پاکوں کے دامان کو لگے عیب

کہ شیعہ ہیں دکھو غلات ہیں جو ۔ وے کہتے ہیں خدا حضرت علی کو

غبار ایسے تو افراط و غلو کا ۔ نہ پہنچے دامن تزار نگ آ

غرض وہ شاہزادہ پاک ذات ۔ ہے از اخیار اہل بیت حضرت

کبار آل سے وہ بارھواں ہے ۔ ولیکن مہدی صاحب زمان

جو پیدا ہووے گا مہدی موعود ۔ قریب آوے گا اسکا ذکر مسعود

شواہد میں لکھا ہے شیخ جامی — رکھے حق پاک اسکا سر سامی

کہ اہلبیت حضرت کی فضیلت — کمالات و ولایت اور کرامت

نہ یہ بارہ ہی تن پر منحصر ہے — کہ شہرت جنکی با اثنا عشر ہے

خصوصیت وے پاکونکی بغایت — مزید فضل سے پائی ہے شہرت

سوا انکے بھی ارباب فضیلت — ہوئی از عترت شاہ رسالت

ائمہ کے وہی طبقات اندر — بھی در متاخرین فیض گستر

چنانچہ سید علوی ای مکرم — بھی سید عبد قادر غوث اعظم

ہوئے ایسے ہی انکا ذکر والا — لکھوں تو چاہئے دفتر رسالا

انھوں سے ذکر بعضے اولیا کا — دیکھو نفحات میں جامی نے لکھا

جناب غوث کے احوال اندر — کتاب اگاہ یکہ لکھا ہے خوشتر

خدا چاہا تو میں نے شرح اسکی — لکھوں گا صاف تر منظوم ہندی

صحابہ میں بھی اکثر ذالمفاخر — ہوئے ہیں اولیاء اللہ ظاہر

صحابیت کا خود رتبہ ہے اعلا — کوئی رتبہ نہ پہنچے اسکو بھلا

پیمبر کا جو ہے ادنی صحابی — نہ ہمسر اسکا ہو کوئی ولی بھی

جو یک ساعت ہو پیغمبر کی صحبت — نہ پہنچے اسکو برسوں کی ریاضت

نظر جو یک بروئے احمدی ہو — اسی میں بس سعادت سرمدی ہو

وہ قرب و معرفت کی نردبان ہے — ذریعہ دوسرا ایسا کہاں ہے

کئی نادان فقیران کہتے ہیں بات — نتیجے مطلق صحابہ میں کرامات

سمجھتے اولیا کو ان سے فاضل — غلط ہے یہ سخن مردود و باطل

صحابہ میں تھے اکثر ذو الکرامات — تھے برتر انکے حالات و مقامات

ولے جانو کرامات ان سے بسیار — نہیں ظاہر ہوئے پن تھوڑے ای بار

نہیں ہے اسمیں انکی نقص عزت — بلکہ یہ انکی ہے وجہ فضیلت

امام احمد حنبل سے یکبار — ہوئے اسطرح سائل لوگ ای یار

سبب کیا ہے کہ اصحاب نبی سے — خوارق اور کرامات آئے تھوڑے

بھی اس امت کی ولیوں سے ہا شہیرہ — ہوئیں ظاہر کرامات کثیرہ

کہا ایسا قوی تھا انکا ایمان — یقین ایسا تھا غالب انکا ہر آن

کہ گاہی نیں ہوئی یہ انکو حاجت — کرامت سے اُسے بھنچاوے قوت

یقین ایسا وے دسرونکو تھا جب — کرامت سے دئے ہیں تقویت جب

عوارف میں بھی شیخ سہروردی — یہی توجیہ بالتفصیل لکھی

لکھی چارون خلیفون کے کرامات — میں آگے لکھ چکا تفصیل سب بات

خوارق اور صحابہ کے ہیں بسیار — لکھوں تو یک بڑا ہوویگا طومار

کرامات اُنسے بعضوں کے ای فاخر — یہاں اجمال سے کرتا ہوں ظاہر

علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ

علا بن حضرمی ذو المفاخر — جو تھا از قوم اصحاب مہاجر

بنا عامل اسے سالار ثقلین — تھا بھیجا بالیقین بر ملک بحرین

روایت بو ہریرہ سے ہے ایسین — کہ میں دیکھا ہوں اس میں تین چیزیں

نہیں دیکھا کسی سے اسکے آگے — نہ میں دیکھا کسی سے بعد اسکے

وہ ہے ہر چیز دوسری سے عجب تر — یہی تھی پہلی چیز اس سے یہ مقرر

کہ دریا کے کنارے ہم تھے گزرے — وہ فرمایا ہے تب اس طرح ہم سے
کہا تو بحر مین اب نام حق لے — خدا کا نام لیکے ہم مین اترے
بعون اللہ ہم دریا سے گزرے — نہ کچھ بھیگے مگر اوشتون کے تلوے
بھی دریا سے گذر کے ہم نے جولان — پڑے پہنچے ہین جا کر یک بیابان
ہوا ہے تشنگی کا ہم پہ غلبہ — نہ تھا پانی کئے ہم اسکو اگر
دو رکعت پڑھ دعا اسنے کیا ہے — وہین یک ابر تب پیدا ہوا ہے
بقدر یک سپر تھا وہ نمودار — برسنے لاگا اس شدت سے بسیار
کہ ہم نے ہو گئے ہین اس سے سیراب — بھی سب مشکون مین اپنے بھر لئے آب
بھی رحلت اسنے کی دنیا سے جس دم — نماز اسپر جنازے کی پڑھے ہم
اتارے قبر مین اینٹین جتا نے — کفن کے بند نہین کھولے تھے اسکے
خیال اس بات کا جب ہمکو آیا — تو ہم نے جلد وے اینٹین اٹھایا
سو ہم کیا دیکھتے ہین نعش اسکی — نہین تھی قبر مین غائب ہوئی تھی

روایت

روایت آئی ہے در شہر بصرا — کسی کے کان مین کنکر پڑا تھا
وہ پہنچا تا صماخ اسکے بہ شدت — نہین تھا خواب اسکو اور نہ راحت
اطبا سب کے سب عاجز ہوئے دیک — حسن بصری کے یارون نے کہا ایک
کہ ابن حضرمی کی جو دعا ہے — جو وہ دریا و جنگل مین کیا ہے
پڑھے گر صدق دل سے وہ دعا تو — تو البتہ وہ نافع ہووے تجھ کو
کہا وہ مجھ پہ ہووے رحمت رب — دعا وہ کیا ہے تو مجھ کو سکھا اب

کہا پڑھو یا علیؐ یا عظیم — بھی پڑھنے یا حکیم یا حلیم
کہا راوی نے پڑھا وہ یہ دعا جب — کنکر وہ منہ سے اسکے گرا تب

ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ

صحابی اور یک رہتا تھا در شام — تھا اسکا بوامامہ باہلی نام
وہی ہی آخر اصحاب حضرت — کہ کی ہی شام میں دنیا سے رحلت
خبر وہ اسطرح دیتا ہی اس شہر — مجھے یک قوم پر بھیجا تھا سرور
انہیں دعوت کروں تا سو اسلام — سناؤں حقکے پیغمبر کا پیغام
کیا اس قوم کو میں جاکے دعوت — نہ لیکن وے کیئے ہرگز اجابت
پیاسا ہوکے آب انسے منگا میں — نہیں مانی بھی وے مجھ کو دئے ناہیں
کہا ایسا ہی ہم چھوڑینگے تجھ کو — کہ تا اس تشنگی میں ہی مرے تو
عبا یک تھا میں سر پر اسکو اوڑھا — ہوا جا دھوپ میں ہی میں لیٹا
میں دیکھا خواب میں یک شخص آیا — پیالے ہاتھ میں تھے اسکے زیبا
بھی تھے ایسے وہ شیشے کے پیالے — کہ دنیا میں کوئی دیکھا نہ ہووے
بھی شربت ان پیالوں میں تھا ایسا — کہ جسکا بھی نہ ہووے کوئی ویسا
دیا ہی وہ مجھے اسکو پیا میں — بھی جاگا اس سے جب فارغ ہوا میں
قسم حقکی وہ جب سے میں پیا ہوں — کبھو ہرگز نہیں تشنہ ہوا ہوں

روایت

کنیزک اسکی تھی یک باسعادت — سو وہ اسطرح کرتی ہی روایت
کہ اکثر بوامامہ صدق کے سات — دیا کرتا تھا راہ حق میں صدقات

جو نقد و جنس اسکے ہاتھ آتا ذخیرہ کر کے بہر صدقہ رکھتا

جب آتا کوئی سائل پاس اسکے دیا کرتا تھا اسکو نیز دل سے

نتھی یک روز کوئی چیز زنہار مگر تھے گھر مین اسکے تین دینار

جب آیا ایک سائل نیک اطوار دیا بیشک اسکو ایک دینار

بھی سائل دوسرا اک بعد آیا دیا اسکو بھی وہ دینار دوسرا

بھی سائل تیسرا حاضر ہوا جب اسے دینار تیسرا بھی دیا سب

ہمارے واسطے جب کچھ رہا نین بہت دلگیر اور برہم ہوئی مین

وہ سویا جاکے اپنے فرش اوپر گئی حجرے کا اسکے بند مین در

نماز ظہر کی بولے اذان جب گئی بیدار اسکو جاکے مین تب

گیا مسجد طرف وہ اٹھ کے اسدم بھی تھا اس روز روزہ وہ مکرم

گئی اس روز مین نے قرض ناچار گئی ہون کچھ مہیا بہر افطار

چراغ اسوقت اپنا گھر لگائی بھی اسکے واسطے سفرہ بچھائی

بستی فرش اسکا بعد جاکر جھٹک اسکو بچھاؤن تا اٹھائی

بہت دینار تھے بستر کے نیچے گنی تو دے برابر مین سو تھے

اور اکر جب عشا وہ گھر مین آیا مہیا جب وے چیزین اسنے پایا

لگا کرنے وہین خستہ ہوا جب تبسم دیکھ کر مجھ کو کیا جب

وہ جب کھانے سے پایا ہی فراغت کہی مین تجھکو بخشے رب عزت

سدا ہی حق کا تجھپر فضل وافر وے دینارین گئی لیکر لاکے حاضر

لگا ہی لو چھنے حیران ہو کے کہ کہہ دینار سب آئے کہان سے

کئے سب ماجرا ین اس سے ظاہر   ہو متعجب ہوا مولا کا شاکر

قولہ تعالیٰ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یعنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ مثال ان لوگون کا جنھون نے خرچ کیا
کرتے ہین اللہ کی راہ مین اپنا مال اور اس خرچ کرنے مین نہ کچھ غرض رکھتے ہین
نہ اسکا عوض چہتے ہین مجاہدین سے سلوک نیک بجا لاتے ہین محتاج و مساکین
کو دیتے ہین حقداروں کا حق ادا کرتے ہین سو ایسے لوگون کے صدقے کی مثال
ایسا ہی کَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ
سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ جیسی اچھی زمین مین ایک دانہ بووین اور اس
سے ایک جھاڑ اُگے اور اسے ساتھ شاخین لگین اور ہر شاخ کو ایک خوشہ
لگے اور ہر خوشے مین سو دانے رہین پس ایک دانے کے عوض سات سو
دانے حاصل ہووین یعنے ایک روپیہ کو سو روپیہ کا اجر ایک پیسے کو سات
سو پیسون کا ثواب اور ایک دمڑی کو سات سو دمڑیکا
حسنات ہاتھ آویگا بلکہ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ اور اللہ
تعالیٰ اس سے بھی زیادہ ثواب دیتا ہی جسکو چہتا ہی یعنے
ایک کے بدل سات ہزار سات سو سات لاکھ بلکہ اس سے بھی
زیادہ عطا فرماتا ہی کیونکہ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ
اللہ تعالیٰ بڑی وسعت رکھتا ہی اور کثرت بخشش سے اسکے خزانہ
غیب مین کچھ کمی نہین آتی لیکن صدقہ دینے والون کو بہت ضروری ہی
کہ نیک نیت رکھین محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے واسطے دیوین

۳۰ خالد بن ولید الملقب بسیف اللہ رضی اللہ عنہ

بھی خالد بن ولید پاک مشرب | کہ سیف اللہ سے تھا جو ملقب
وہ تھا از کمل اصحاب والا | ز ارباب کرامات معلا
خلافت میں اپنے جسکو صدیق | طرف حیرہ کے بھیجا تھا بہ تحقیق
وہاں رہتے تھے جو قوم نصاریٰ | کرے دعوت انہیں تا آشتی کا
سو خالد اس بلد پر جا کے پہنچا | بروں شہر خیمہ دیکے اترا
وکیل اس شہریوں کا ایک آیا | کہ نام عبد المسیح اس شخص کا تھا
کئی چیزیں وہ بر طور ہدایا | حضور پاک میں خالد کے لایا
تھی اس تحفے میں یک شیشی بھی داخل | وہ شیشی میں بھرا تھا زہر قاتل
وہ پوچھا اس سے اس شیشے میں کیا ہے | کہا وہ زہر یک اسمیں بھرا ہے
اگر یک قطرہ کوئی اس سے پیگا | اسی ساعت میں وہ بیشک مریگا
پس خالد نے وہ شیشی لیا ہے | دعا یہ پڑھکے اسکو پی گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ رب الارض و رب السماء
بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وہو السمیع البصیر

نہیں اسکو کیا وہ کچھ ضرر ہے | نہیں ظاہر ہوا اسکا اثر ہے
وہ دیکھا جب یہ خالد کی کرامت | تر اور ورطۂ دریائے حیرت
کہا پس قوم سے یہ حال جا کے | کہا بہتر ہے اس سے صلح کیجے
خبر کے لے چلے یک روز تسکین | یہ پوچھا دیکھ خالد کیا یہی ہیں
کہا یک شخص نے تب اس سے ڈر کر | کہ سب سر کر رہی ان مشکو آیند

کہا ستّر بار خالد نے خدا سے
لگا کر جبکہ وے مشکوں کو کھولا
تھی عبداللہ جو ابن عمر ہے
تھا لڑکا وہ ابھی بالغ نہیں تھا
تھی اپنے والد ماجد کے ہمراہ
گیا تھا ایک سفر وہ بار رحمت
وہ پوچھا کیوں کئے ہو راہ میں دیر
وہ جا کر ایک جھکڑ اسکو مارا
تھی تب اسطرح لوگوں سے کہا ہے
کہ جانو آدمی جس سے رکھے ڈر
اگر غیر خدا سے نا ڈرے وہ
تھی عبداللہ جو تھا ابن عباس
ہوئی اس غار میں اسکی ولادت
ز جور کافران زشت آیات
رہا ہے مدت سہ سال محصور
بوقت رحلت سالار عالم
خبر اسطرح دی ہے وہ معلّا
دعا دو بار کی ہے مجھ کو حضرت
ہوئی در شہر طائف اسکی رحلت

کہ یارب اسکو تو سر کر ہی کر دے
باذن اللہ وہ سر کر ہو اٹھا
زعبا د صحابہ ذو الوقر ہے
یقین مکے میں وہ ایمان لایا
کیا ہجرت مدینے کی وہ آگاہ
کھڑی تھی راہ اندر یک جماعت
کہے حائل ہوا ہے یک بیاں شیر
وہیں وہ شیر اس رہ سے سدھارا
رسول اللہ سے میں نے سنا ہے
مسلط وہ یقین ہوتا ہے اسپر
یقین اسپر مسلط کوئی نا ہو
معظم ابن عم سید الناس
کہ سالار دو عالم قبل ہجرت
صحابہ اور بنی ہاشم کو لے سات
وہ ہے شعب ابیطالب سے مشہور
تھی تیرا سال اسکی عمر اکرم
کہ میں جبریل کو دو بار دیکھا
کہ بخشے حقتعالی مجھ کو حکمت
کہ سال شصت و ہشتم تھا ہجرت

ذکر عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ

ذکر عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ

تھی اسکی عمر تب ہفتاد و یک سال — ابھی بس اس سے راضی رب متعال
خبر دیتا ہے میمون ابن مہران — کہ حاضر میں تھا طائف کے درمیان
جنازہ اسکا جبکہ لا رکھے ہیں — نماز اسکی جنازے پر پڑھتے ہیں
سفید یک مرغ تب آیا ہے از غیب — ہوا داخل کفن میں اسکے بے ریب
طلب اسکو کئے ہیں گرچہ بسیار — نظر آیا نہیں لیکن وہ زنہار
کئے جب دفن اسکو ای سزاوار — تب اسکے قبر سے آئی ہے آواز
کہ یہ قرآن کی آیت پڑھا ہے — نہیں قائل وے لیکن ظاہر ہوا ہے

یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ

روایت ہے کہ یکدن وہ محمد — چلا بہر عبادت سوئے مسجد
یک عورت خوبصورت آئی در راہ — وہ دیا یا النفس میں یک میل ناگاہ
کہا ای رب جو تو نے دی بصارت — وہ میرے حق میں ہوگی آکے لعنت
بصارت لے مری ای رب رحمان — گئی اسکی بصارت پس اسی آن
تھا یک لڑکا بھتیجا جو اسیکا — لے بہرہ اسکو وہ مسجد کو جاتا
اسے مسجد میں پہنچا کر وہ لڑکا — وہاں سے کھیلنے کو آپ جاتا
بھی ہوتی تھی کوئی حاجت اسے جب — بلاتا تھا اسے آتا تھا وہ تب
ہوئی یک دن وضو کی اسکو حاجت — پکارا نہیں ملا ہے وہ بعشرت
گیا تھا کھیلنے اس دن کہیں دور — ہوا وہ باصفا محزون و رنجور

لگا کرنے دعا ای رب عزت
بصارت کی تو دی تھی مجھکو نعمت

مجھے ڈر اس سے آفت کا ہوا جب　　دعا کی میں تو اسکو لے گیا تب
فضیحت کا بتر اب ڈر ہے یارب　　یہ کہتی ہی اسے بیٹا کیا رب

عمران بن الحصین رضی اللہ عنہ

تھا عمران بن حصین ذو الکرامات　　ز اصحاب شہنشاہ دو برّیات
تھی اسکی شہر بصرہ میں اقامت　　سن ترپن مین کی ہی اسنے رحلت
کہا ہی ابن سیرین ای نکو فال　　اسے درد شکم تھا تا بسی سال
کہے ہر چند اسکو داغ دیجے　　نہیں لیکن دیا ہی داغ اسنے
بہ آخر دو برس وہ قبل رحلت　　دیا　داغ عجز سے وہ بالضرورت
خبر دیتا ہی مطرف نیک محضر　　سلام اسکو ملک کرتے تھے اگر
دیا ہی داغ جب سے آہ عمران　　سلام انکا ہوا موقوف الحان
پھر اسکا داغ جب چنگا ہوا ہی　　نہ کچھ اسکا اثر باقی رہا ہی
سلام انکا وہان بر حسب عادت　　ہوا جاری بفضل رب عزت

مذمت افسون و داغ و بد فالی کہ از حدیث شریف ثابت است

روایت یون کیا ہی ابن عباس　　کہ باہر آیا یکدن سید الناس
پھر فرمانے لگا اسطرح وہ ثبت　　کیا ظاہر مرے پر امتیں رب
مین دیکھا ایک نبی ایسا چلا تھا　　کہ ہمرہ امتی تھا ایک اسکا
پھر گذرا بعد اسکے یک پیمبر　　کہ ہمرہ اسکے تھے دو شخص دیگر
پھر گذرا ایک پیمبر اسکی امت　　تھی ہمرہ اسکے ظاہر یک جماعت
پھر دیکھا ایک پیمبر کو اکیلا　　کہ اسکا امتی کوئی نہیں تھا

بھی میں دیکھا سیاہی یک بڑی کا ‏ ‏ کنارا آسمان سے وہ لگی ہے

میں دیکھا جبکہ انکی ایسی کثرت ‏ ‏ ہوئی امید ہوگی میری امت

خبر مجھکو دئے ہیں تب مقرر ‏ ‏ کہ یہ موسیٰ ہے اپنے قوم اندر

کہے ہیں پھر مجھے اب تو نظر کر ‏ ‏ بڑی دیکھا سیاہی میں نے دیگر

کنارے سے لگی تھی آسمان کے ‏ ‏ کہے ہیں بار دیگر پھر پیمبر سے

کہ سید ہے اور بائیں اسکے اب دیکھ ‏ ‏ میں دیکھا ہوں سیاہی پھر بڑی ایک

کنارا آسمان تک وہ لگی تھی ‏ ‏ کہے میرے سے یہ امت ہی تیری

بھی تھی ستر ہزار اشخاص ایسے ‏ ‏ کہ انکے ساتھ انکے پیش رو تھے

وے جنت بیچ داخل ہوونگے ‏ ‏ نہ ہوگیا حساب ان سے یقین رب

وے ایسے تھے موحد نیک اطوار ‏ ‏ شگون بد نہیں لیتے تھے زنہار

نہ پڑھتے اور پڑھواتے تھے منتر ‏ ‏ نہیں وے داغ بھی دیتے تھے تن پر

بھروسا حق پہ کرتے ہیں مدامی ‏ ‏ نہ ایسے دیکھیں وے اسباب وہی

عکاشہ یک صحابی جو تھا فاخر ‏ ‏ کہ تھا وہ بدر کے غزوے میں حاضر

کیا ایسا وہ اس دن جنگ و پیکار ‏ ‏ کہ اسکے ہاتھ میں ٹوٹی ہے تلوار

دیا یک شاخ خرما اسکو سرور ‏ ‏ تبھی وہ ہوگئی تلوار بہتر

نہیں تھی اسکے ثانی کوئی تلوار ‏ ‏ کیا اس سے عکاشہ جنگ بسیار

یہ قصہ اسکا چاہتا ہے طوالت ‏ ‏ لکھا ہوں میں باخبار نبوت

عکاشہ ایسا فرد باصفا ہے ‏ ‏ کہ اول بیعت رضوان کیا ہے

بشارت اسکو دی جنت سے سرور ‏ ‏ ز فضلائے صحابہ تھا وہ اشہر

وفات اسنے کیا در عصر صدیق — تھی اسکی عمر بنیتالیس تحقیق

تھی ام قیس یک جو اسکی خواہر — تھی عبداللہ بن عباس فاخر

تھی یونہی ابو ہریرہ با صدامت — یہ تینوں نے کئے اس سے روایت

عکاشہ یہ خبر جسدم سنا ہے — اٹھا اور عرض سرور سے کیا ہے

کہ اسدن بے حساب افراد امت — جو ستر الف جاوینگے بہ جنت

دعا کیجے مرے حق میں ای سرور — کرے انمین ہی داخل مجھ کو داور

دعا تب اسکے حق میں شہ کیا ہے — وہیں یک مرد دوسر بھی اٹھا ہے

کہا میرے بھی حق میں کر دعا اب — کہ داخل انمین کردیکو مجھے رب

کہا سرور عکاشہ نے بہ سرعت — کیا اسباب ہیں تیرے یہ سبقت

نہیں ماذون ہوا شاید پیمبر — سوا ایک شخص کے اس مجلس اندر

دیا یہ مرد ویسی مرتبت کا — نہیں تھا مستحق اس منزلت کا

کہے بعضے دعا پہلی نبی سے — ہوئی ہے جانیو وحی خفی سے

یہی ہے راست تر واللہ اعلم — یہ ہے خبر صحیحین مکرم

ہوئیں جو تین چیزیں استثنا کو ور — شگون بد فسون و داغ رکھو ور

وے تینو کام بھی ممنوع ہینگے — ہیں اب لکھتا ہوں سن احکام انکے

شگون بد سمجھ یعنی ہی بد فال — لیا کرتے ہیں جو حیوان سے جہال

وہ ہیگا شرک بالتاکید سو بار — کہا ہے شرک اسکو شاہ ابرار

بھی جو منتر سمجھ کفار کا ہے — نہ پڑھنا تا کبھو اسکا روا ہے

و حسیان جنکے ہوں اسماء اعظم — نہو قرآن کے آیات اکرم

بھی جسمین کو کہ کلمات ہووے
بھی نا معلوم ہووے جسکے معنے
بھی بغیر حق سے جسمین عرض حاجت
سو ر کران کرے ہین اور آیت
مریضون پر پڑہین بیشک روا ہے
علاج طبیہ مین داغ ای جان
حدیثان مختلف ہین اسمین سیان
بھی دینا داغ کا کوئی عضو پر
کئے اصحاب کو عند الضرورت
طبیب حاذق دیندار کی رای
تو رخصت ہی والا نا روا ہے
حدیثان منع مین ایسی آئے ہین جو
علاج عند الضرورت بوجھو اسکا
علاج داغ مین کئی لوگ سنئے
بھی کہتے تھے اگر نا داغ دیوے
بفعل فاعل محنت رہو لا
کیا پس منع پیغمبر نے انکو
کبھو سرمایۂ اصل توکل
یہی ہی حال طبی سب ادویہ کا

حرام و منع ہین افسون ایسے
مگر ثابت رہے وہ جب خبر سے
رہے وہ بھی روا نہین در شریعت
حدیثون مین بھی جو آئے ہین وعید است
خدا سے اسمین امید شفا ہے
یقین اسباب وہمی سے ہی کچھانہ
کیا ہی منع اکثر شاہ ابرار
نہ ہرگز دوست رکھتا تھا پیمبر
علاج داغ کا بھی دی ہی جب رخصت
اگر کہا ہے علاج داغ پر آئے
مقرر ترک ہی اسکا بھلا ہے
سرایت پر ہین وے محمول کچھو
ہے کا مکروہ اور بلاشک ترک اولی
یقین تحصیل صحت جانتے تھے
یقین اس سے ہلاکت جان کی ہووے
قوی تر اعتقاد انکو نہین تھا
نہ تا شرک خفی مین جا پڑے او
نہ کھو دین ہاتھ سے تو اپنے بالکل
کہ حق بیرو کرین اول بہر سو سا

اثر ہر شی مین دیتا ہی خدا ہی | دوا محتاج ہی ہر دم اسی کی
ہو نافع دیوے گر تاثیر یزدان | نہین بالذات ہی اسمین اثر جان
غرض ہی داغ سے پرہیز اولی | ملک مین دوست رکھتے اسکو اصلا
بہ عمران بن حصین ذو المفاخر | اسی خاطر نہین ہوتے تھے ظاہر
پر اسکا داغ جب چنگا ہوا ہی | بھی وہ اس فعل سے توبہ کیا ہی
سلام اسپر لگے کرنے بدستور | پر سب سفر السعادت مین ہی مذکور

ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ

ابو قرصافہ تھا از صحب انور | کلیم یک اسکو چنا یا تھا سرور
دعا اس باصفا کی رب عزت | کرم سے اپنے کرتا تھا اجابت
دعا چاہتے تھے مردم اُسکے اس سے | وہ کرتا تھا دعا تب حقمین انکے
تو اپنے حقمین وے از فضل مولا | اثر پاتے تھے اکثر اس دعا کا
اقامت عسقلانمین وہ کیا تھا | بھی قرصافہ جو تھا فرزند اسکا
گیا تھا روم کو بہر غزا وہ | وطن مین بھی پدر کی سنتا ندا وہ
نماز صبح کا جب وقت آتا | ابو قرصافہ تب اسطرح کہتا
کہ یا قرصافہ اٹھو بہر نماز اب | وہ کہتا الصلوۃ ای با نیاز اب
ندا کرتا پدر یہ عسقلان سے | تو سنتا روم مین اسکو پسر نے
جواب اسکا بھی یا ابتاہ لبیک | بلاد روم سے دیتا تھا وہ نیک
اسے یکبار یارون نے کہے تو | جواب الیسا دیا کرتا ہی کسکو
کہا واللہ نماز صبح خاطر | ندا کرتا ہی میرا پدر فاخر

خبر اسطرح پیغمبر نے دیا ہی | کہ سالار دو عالم نے کہا ہی
کہ جسنے شب کو اپنے فرش پر آ | وہین سورہ تبارک کا پڑھیگا
پڑھے پھر یہ درود با کرامت | خلوص دل سے اپنے چار رکعت
کرے حق دو فرشتون کو مقرر | وہ پہنچاتے ہین لیجا نزد سرور
نبی اپنی زبان محترم سے | یہ فرماتا ہی تب لطف و کرم سے
میرے بھی سلام اب اسکو ہووے | بھی ہووے رحمت و برکات حق کے
یہی ہی وہ درود پاک مقبول | کہ نقل معتبر سے جو ہی منقول

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِكُلِّ آيَةٍ اُنْزِلَتْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بَلِّغْ رُوحَ مُحَمَّدٍ مِّنِّي تَحِيَّةً وَّسَلَامًا

روایت

انس بن مالک تقدیس گنجور | صحابی ہی بشہ عالم کا مشہور
رسول اللہ کا ہی خادم خاص | در یکتا ے بحر صدق و اخلاص
ہی کیا اس باصفا کی خوش نصیبی | ملے کیا اسکو دولت دو جہان کی
دیا حق اسکو یہ عز و کرامت | کہ وہ دس سال کی حضرت کی خدمت
بہت کی دعا سالار والا | کرم سے اسکے حق مین جب کیا تھا
دیا اسکو خدا نے اتنے اولاد | کہ یک سو دو تگ تھا جنکا تعداد
ہوا اسکے ہر برس خرمے کے اشجار | بکثرت بار ور ہوتے تھے دو بار
بھی از فضل خداوند تعالی | تھی اسکی عمر یک سو ہفت سالہ

ہوئی در شہر بصرہ اسکی رحلت
رہے حق اس سے راضی تا قیامت

کہے یکبار آ خدمت میں اسکے
ہوئے ہیں خشک سب باغات تیرے

کہ مدت سے نہیں کچھ مینھ پڑا ہے
انس یہ بات سنتے ہی اٹھا ہے

وضو کرکے نماز اسدم پڑھا وہ
دعا درگاہ میں حق کے کیا وہ

اسیدم ہوگیا ایک ابر پیدا
بہت شدت سے اور قوت سے برسا

نہیں بارش کے تھے ہرگز وے ایام
کہ تھا وہ سخت تابستان کا ہنگام

چھٹی بارش غلام اسکا گیا ہے
کہ دیکھے مینھ کہاں تک وہ پڑا ہے

وہ پھر آکر انس کو یہ خبر دی
ہوئی بارش ترے باغات پر ہی

نہیں باہر پڑا ایک قطرہ زنہار
کرامات اسکے ہیں ایسے ہی بسیار

ثابت بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ

تھا ثابت ابن قیس پاک اطوار
ز اصحاب کبار رشاد ابرار

وہ کہتا ہے جماعت یک ہماری
غزا کے واسطے راہی ہوئی تھی

تھے پوشیدہ کہیں جاسوس کفار
گرے آکر دغا سے ہم پہ یکبار

ہمارے سے گراہی یک کا مرکب
یکایک ران راکب کی تیغ سے تب

لیجانا اسکو چاہے ہم اٹھا کر
یہ راضی نہیں ہوا وہ نیک محضر

وہیں چھوڑا اسکو ہم آگے چلے تب
چلے یک رات دن کی راہ ہم جب

یکایک ہم سے اسنے آملا ہے
تھی اسکا زخم سب چنگا ہوا ہے

اسے ہم دیکھ حیران ہوکے پوچھے
کہ اپنے حال سے ہمکو خبر دے

کہا وہ غیب سے یک شخص آیا
سفید یک اسپ پر اپنے چڑھا تھا

پھرا وہ ملا غم میری ران پر تب　　کہا یہ آیۂ قرآن پڑھو اب

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

پڑھا میں اور دیکھا زخم اپنا　　خدا کے فضل سے چنگا ہوا تھا

صحابیۂ زائدہ کہ بدرجۂ حضرت مریم رسیدہ

تھی یک زن زائدہ نام اسکا ارم　　کنیز حضرت فاروق اعظم

ہوئی حاضر وہ یکدن نزد حضرت　　سلام اسکو کئی تھی با عقیدت

کیا ارشاد اسکو سید الناس　　کہ کیوں تو دیر سے آتی ہے ہمپاس

تجھے میں دوست رکھتا ہوں معتبر　　کہی وہ عرض ای حق کے پیمبر

یقین میں آج یک دیکھی عجب تر　　کہا کیا وہ لگی کہنے ای سرور

گئی تھی آج میں جب بہر ہیزم　　گئی جنگل میں جا اسکو فراہم

کیا بستہ اسکا میں چاہا کی ہولوں　　رکھے یک سنگ پر لاتا اٹھالوں

سوار ایک چرخ سے ایسے میں آیا　　کیا مجھ کو سلام اور کہنے لاگا

بشارت ای فلان یہ تجھکو ہووے　　یہ ہمت کے کیا حق یقین جھتے

گروہ یک بے حساب آوے بجنت　　حساب آسان ہو دوسرے کا بہرت

گروہ سیوم ای شاہ رسالت　　چھٹے تیری شفاعت کے بدولت

یہ کہکر وہ کیا قصد آسمان کا　　میں بیطاقت ہوئی وہ مجھ کو دیکھا

گروہ بستہ اٹھی سکتی نتھی میں　　کہا اسطرح سے تب وہ فرقین

کہ بستہ سنگ پر یہ چھوڑ یونہی　　کہا اسطرح پھر اس سنگ کو بھی

یہ بستہ زائدہ کے ساتھ لیجا　　عمر کے گھر تلک تو اسکو کھینچا

عمر کے گھر ملک آیا وہ پتھر ‌ ‌ ابھی حاضر ہے ویسا ہی ای سرور

اٹھا یہ سنکے وہ شاہ برایا ‌ ‌ عمر کے گھر طرف تشریف لایا

ابھی اس سنگ کلان کو دیکھ خوش ہا ‌ ‌ کہا مسرور ہو الحمد للہ

کہ اپنے لطف سے اب حقتعالے ‌ ‌ نہین دنیا سے میرے تین اٹھایا

نہ جب تک دی مجھے رضوان جنت ‌ ‌ مری امت کی بخشش کی بشارت

ابھی یک زن کو مری امت کے مولا ‌ ‌ نہ رتبہ جب ملک مریم کا بخشا

صحابیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا

خبر دی ہی انس اسطرح ای یار ‌ ‌ کہ تھا یک مرد انصاری نے بیمار

ابھی مادر یک ضعیفہ مین جوانی کی ‌ ‌ نحیفہ اور نابینا ہوئی تھی

عیادت کے لئے اسکے گئے ہم ‌ ‌ دلاسا دلبری اسکو دئے ہم

ابھی تھے ہم سرانے اسکے حاضر ‌ ‌ کہ دنیا سے کیا رحلت وہ فاخر

اتر ہاسے جلد اس پر ہمنے چادر ‌ ‌ کہے ہا در سے اسکے دردمند کر

تجھے حق اس مصیبت مین کرم سے ‌ ‌ کرم سے اپنے اجر و صبر دیوے

وہ تب کہنے لگی ای رب اکبر ‌ ‌ کہ بیشک جانتا ہی تو مقرر

طرف تیرے کئی ہو نین نے ہجرت ‌ ‌ طرف تیرے نبی کے با صداقت

پھر سختی مرا فریاد رس ہو ‌ ‌ میرے یہ مصیبت دور کیجو

انس کہتا ہی دیکھے ہین تبھی ہم ‌ ‌ کیا زندہ اسے خلاق عالم

ابھی منہ سے اٹھایا اپنے چادر ‌ ‌ ابھی بیٹھا ہی وہین بستر سے اٹھکر

ابھی تب کھایا ہی کھانا فضل حق سے ‌ ‌ ابھی کھاتے ہیں ہم بھی کھانا ساتھ اسکے

صحابہ اور صحابیات ایسے — گرامی مرد اور عورات ایسے
ہوئے ہیں بے نہایت ذو الکرامات — بہت مروی ہیں انکے خرق عادات
اگر انسے لکھوں تھوڑوں کے اذکار — ہر ایک ہوویگا بے شبہ طومار
یہاں مذکور میں کسکا لکھا ہوں — یہ ذکر مختصر پر بس کیا ہوں
ہوے ایسے ہی اکثر تابعین میں — بھی تبع تابعین و صالحین میں
گروہ صوفیہ میں ذو الکرامات — نہیں ہے انکے کثرت کو نہایات
خدا جانا تحالات انکے بعضے — لکھوں کا تذکرے میں اولیا کے
بھی اس امت سے ایسے ذو الکرامات — بہت ہوویںگے تا روز قیامت
یہ دورہ ہے ولایت احمدی کا — ظہور اسکا قیامت تک رہیگا
یہ مہدی و یہ روح اللہ عیسیٰ — یہ دور جاینو اتمام ہوگا
بشان مہدی موعود اکرم — بشان پاک عیسیٰ ابن مریم
صحیح آئی ہیں کثرت سے حدیثاں — وے مروی ہیں حدیثوں کے کتباں
بیان کرتا ہوں تھوڑے انسے مرقوم — صحیح احوال تا ہووے انکا معلوم

ظہور مہدی ہادی ہے مقدم شہرہ آفاق
بجے ہے شرق سے تا غرب ڈنکا دین و ایمان کا

روایت

لکھی ہے ام سلمہ یوں روایت — کہ فرمایا ہے یوں شاہ رسالت

کہ مہدی ہووے گا عترت سے میرے
یقین اولاد بی بی فاطمہ سے

روایت

کہا ہے ابو سعید خدری ای یار
کہ فرمایا رسول رب دادار
مرے اولاد سے ہووےگا مہدی
جبین روشن کشادہ ہووےگی
بلند ہووےگی بینی اسکی سمجھو
زمین بھردیوے عدل و داد سے او
بھری ہے جو بکثرہ جور و ستم سے
بھریگا یونہی انصاف اتم سے
وہ مالک ہو زمین کا سات برس ان
ابو داؤد راوی اسکا ہے جان

روایت

ابو اسحاق یون لای روایت
کہ یکدن مرتضی شاہ ولایت
نظر کرکے طرف اپنے پسر کے
امام دین حسن والا گہر کے
کہا فرزند یہ میرا ہے سردار
کہا جون اسکو سید شاہ ابرار
ہے نزدیک اسکے نسل پاک سے یک
پسر ظاہر کرے خلاق بے شک
نکلیگا جو تمھارے نام پیگا
وہی ہوگا محمد نام اسکا
مشابہ خلق مین ہو یا پیمبر
ولے نا ہو مشابہ خلق اندر
رکھیگا یعنے صورت مین شباہت
شباہت نا رہے اسکو بسیرت
کہ اسکے خلق مین قرآن اعظم
کہی ہے عائشہ یونہی ای اکرم
تھی اسکے خلق کو خلاق متعال
کہا خلق عظیم ای نیک منوال
غرض ہے اختلاف اسبات اندر
ہین خلق و خلق مین اقوال اکثر
ہین بعضے مشابہ ہو بصورت
کہے بعضے مشابہ ہو بسیرت

روایت

روایت

روایت یون کیا ہی ابن مسعود	کہ فرمایا رسول رب معبود
نہ آخر ہووے یہ دنیا کے ایام	نہ جب تک ایک مرد نیک انجام
مجھ اہل بیت سے از فضل مولا	مقرر ہووے مالک سب عرب کا
خصوصیت عرب کی باسعادت	ہی از روی شرافت اور صحابت
والا آئے ہین اخبار دیگر	کہ مالک سب زمین کا ہو مقرر

روایت

کیا ہی ترمذی اسکی روایت	ابو داؤد بھی اے باسعادت
روایت دوسری آئی ہی یار	کہ فرمایا ہی وہ سالار اخیار
اگر یک روز ہی از عمر دنیا	سنو بالفرض تم باقی رہیگا
دراز اسکو کریگا رب عزت	اٹھاوے مرد کو یک بالضرورت
وہ اہل بیت سے ہی میرے ہوگا	ہو میرا نام ہی جس نام اسکا
بھی جو ہوویگا میرے پدر کا نام	وہی ہووے گا اسکے پدر کا نام
بھی عدل و داد سے وہ مرد والا	یہ سب روئے زمین کتیین بھریگا
بھری ہی جون زمین جور و ستم سے	حدیثین اور بہت آئی ہین ایسے

روایت

کہی ہی ام سلمہ یون روایت	کہ فرمایا ہے یون ختم رسالت
خلیفہ جب مرے آخر زمان کا	لوگون مین خلاف اکثر پڑیگا
مدینے سے تبھی نکلیگا یک مرد	امامت کا کریگا دعوی وہ فرد

طرف مکے کے ہوویگا گریزان
ملینگے اس سے آ کے مکے کے لوکان

امام اپنا کرین اسکو بہ سرعت
پہر اسکو ہوا امامت سے کراہت

مقام و رکن کے ہی درمیانے
تب اسکے ہاتھ پر بیعت کرینگے

مراد اس مرد سے ای صاحب جود
ہے بیشک جانئے مہدی موعود

جو حاکم ہوویگا تب شام اندر
وہ بھیجے جنگ پر مہدی کے لشکر

ہے بیدا نام یک جگھے کا بے مین
کہ ہے وہ بین حرمین شریفین

جب اس جگھے پہ آ پہنچے وہ لشکر
زمین میں کھینچیگی اسکو اپنے اندر

وہ لشکر ہوئیگا سفیانی کا سمجھو
ابو سفیان کے ہے اولاد سے او

سنین اور دیکھین جب لوگان یہ حال
تو اسدم شام سے آوینگے ابدال

بھی آوے از عراق اکثر جماعت
کرینگے ہاتھ پر مہدی کے بیعت

قریشی قوم سے بعد اسکے ای یار
مخالف اسکا یک ہوگا نمودار

ہون اسکے ماموان ای صاحب شان
قبیلے سے بنی کلب کے جان

سو مہدی اور اسکے تابعون پر
وہ کرنے جنگ یک بھیجیگا لشکر

جناب مہدی اور اتباع اسکے
بعون اللہ غالب اسپو ہوگے

یہ فوج کلب بھی ہے یک نشان میں
خروج مہدی موعود سے جان

یقین اپنے نبی کے حسب سنت
کرے مہدی عمل با عز و شوکت

رکھیگا کر دن اپنی دین اسلام
زمین پر پائیگے بس اثبات و آرام

ز خبر بو سعید خدری یہ بات
بلا شک پائی ہے تو دیکھ اثبات

کرے دنیا میں مہدی زندگانی
بعدل و داد و فرح و کامرانی

برس یا سات یا آٹھ ای نکو قال | دیا اس سے زیادہ ہو تو نو سال
ہے یہ گا شک راوی ای مؤدب | تھا مبہم یا رسول اللہ برب
لئے ہیں بعد ازاں تعیین مدت | کیا اس خبر کی حاکم [illegible]
ہے ا مر دی عصر مین مہدی کے ای یار | جہاں مین نکلیگا دجال بدکار
تو مہدی اس سے ہووےگا مقاتل | مگرک پر ہووےگا عیسیٰ بھی نازل
بھی وارد یوں ہے در خبر صحیحین | کہ ارشاد یوں کیا سالار ثقلین
تمہارا حال تب ہووےگا کیسا | کہ نازل ہوویگا جب تم مین عیسیٰ
تمہارے بیچ امام ہوگا تمہارا | وہ یعنے آل سے ہے میرے ہوگا
مراد اس سے ہے جان مہدی موعود | نماز اندر امام ہووے وہ مسعود
ہوا سکا مقتدی عیسیٰ پیمبر | اس امت کی فضیلت پر نظر کر
بھی یوں بعضے حدیثوں میں ہے آیا | کہ نازل ہووےگا جس وقت عیسیٰ
امامت تب جو کرتا ہووے مہدی | وہ چاہیگا کہ پیچھے آوے جلدی
ولے عیسیٰ امامت نا کریگا | اسیکا مقتدی ہوکر پڑیگا
کرے بعد اسکے عیسیٰ ہی امامت | ز بہر عز و تفضیل نبوت
بھی آئی ہے روایت ایک دیگر | کہ فرمایا رسول رب داور
کتاب اللہ موافق ہے تمہارے | کرے عیسیٰ امامت بوجھ لیجے
نبی کا ہے تمہارے حسب سنت | کرے بے شبہ روح اللہ امامت
روایت اسطرح کرتا ہے جابر | کہ فرمایا ہے یوں سالار فاخر
ہمیشہ یک گروہ امت سے میرے | خدا کے واسطے لڑتے رہینگے

وہ غالب ہی رہیگی تا قیامت ‌‌ ‌ پس اترےگا مسیح با کرامت

تو عیسیٰ سے کہیگا میر امت ‌ ای روح اللہ ہماری کر امامت

مسیح اس میر امت سے کہے تب ‌ امامت مین تمہاری نا کرون اب

کہ بیشک بعض بعضون پر تمہارے ‌ امام و میر اور حکام ہوگئے

اس امت کی بزرگی کے سبب سے ‌ کہ افضل ہی یہ امت فضل رب سے

اس امت کو رکھا ہی حق مکرم ‌ بوجہ اتباع شاہ عالم

اگرچہ حضرت عیسیٰ بھی اکابان ‌ رہے تب داخل امت بھی پیچھان

ہی اس امت کیتین با این فضیلت ‌ کرے اس ہی سبب مہدی امامت

پر از بہر نبوت اور رسالت ‌ ہی ثابت اس سے عیسیٰ کی فضیلت

روایت بو ہریرہ یون کیا ہی ‌ کہ شاہ انبیا الیسا کہا ہی

قیامت نا ہو قایم آشکارا ‌ کہ شہر روم کے جب تنگ نصارا

ہون اعماق اور دابق مین نازل ‌ سمجھ اعماق و دابق ہین دو منزل

انہون سے جنگ کرنے ایک لشکر ‌ مدینے سے ہی نکلیگا مقرر

یقین اس عصر کے لوگون سے بہتر ‌ زمین مین بہتر وہی سب اہل لشکر

وہ لشکر لشکر مہدی ہی ای جان ‌ خیار اہل ارض از اہل ایمان

مدینے سے مراد ہی نیک محضر ‌ کہے بعضے حلب ہوگا مقرر

کہ ہی اعماق اور دابق سے اقرب ‌ کہے بعضے دمشق اس سے ہی مطلب

مدینے پر جنی کے حمل اسکا ‌ غلط ہی عالمون نے یونہی لکھا

سبب یہ ہی کہ مہدی فوج لیکر ‌ مدینے مین نہ آوے ای برادر

غرض یہ فوج مہدی رومیوں پر — کرینگے صف کشی جس وقت اندر

کہینگے رومیان اسطرح اُن سے — کہ اُن لوگوں یہ ہمکو چھوڑ دیجے

گئے ہیں ہند جو پیروں کو ہم سے — قتال اسوقت ہم اُن سے کرینگے

مسلمانان کہینگے انکو یوں تب — مسلمان بھائیوں کو اپنے ہم سب

نہیں دیوینگے اب واللہ زنہار — کرینگے اُنسے پس وے جنگ و پیکار

مسلمانوں کے اس لشکر سے ناگاہ — فرار ہو جاینگے یک ثلث تب آہ

نہ توبہ ہوویگا مقبول انکا — نہ بخشیگا اُنھوں کو حق تعالی

وے یعنے کفر پر ہی سب مرینگے — معاذ اللہ دوزخ میں جلینگے

شہادت پاینگے پھر ثلث دیگر — وہ ہینگے افضل ستشہدا مقرر

شہیدوں سے کہ اُن سے بدر و اُحد کے — نہیں ہووینگے افضل وے سبھی سے

کرینگے ثلث باقی فتح اُن پر — نہ فتنے میں پڑینگے وے مقرر

وے یعنے ثابت الایمان رہینگے — بھی اس دنیا سے با ایمان مرینگے

کریں قسطنطنیہ فتح بعد ازاں — وہ ہے یک شہر معروف اے عزیزاں

بسہ آواز تکبیر معلا — زمیں پر گر پڑیگا قلعہ اسکا

وے سارے غازیان باشان اعظم — رہیں مشغول تقسیم غنایم

بھی زیتون کے شجر پر انکے تلوار — رہے لٹکی ہوئی اسوقت ای یار

کریگا آہ وہاں آواز شیطان — کہ نکلا ہے دکھو دجال اس آن

تمہارے پیچھے وہ پہنچا ہے اب آ — رہے حالانکہ جھوٹھ یہ خبر اصلا

پس اپنے ملک کی جانب وہ نکلیں — بھی اکثر شام کو جسوقت پہنچیں

یقین نکلیگا تب وہ کافر دون
شقی پر جفا دجال ملعون

کہے ہین شارح اخبار اقدس
مراد از شام ہے بیت المقدس

ولی ظاہر دمشق ای بھائی ہے جان
کہ آئی یک خبر دسری ہے پچھان

کہ اتریگا دمشق اندر ہے عیسی
زمینار سفید از حکم مولا

دمشق آیا ہے جو لفظ ای گرامی
سو اسکو ہے کئی شراح نامی

کئے ہین حمل بر بیت المقدس
کہ متعلق دمشق اسکا ہے جانس

غرض یہ لشکر مہدی دران حال
ہو یکسر مستعد بر قتل دجال

صفین باندہینگے لشکر کی بسرعت
نماز عصر کی ہوگی اقامت

یقین اتریگا تب عیسی پیمبر
امامت بھی کریگا انکی یکسر

کریگا جب نظر عیسی پو دجال
لگیگا جلد تر گلنے کو فی الحال

نمک جسطرح پانی مین گلیگا
اگر چھوڑے تو یونہی گل مریگا

ولیکن حضرت خلاق متعال
کرے از دست عیسی قتل دجال

بھی اس لشکر کو تب عیسی دکھاوے
لہو دجال کا حربے پو اپنے

یہان لکھا ہے مولانا ے عارف
یقین عبد العلی ذو المعارف

یہی ظاہر اس حدیث پاک سے بھی
کہ ہوگا عصر مین عیسی کے مہدی

بخاری اور مسلم با صداقت
کئے ہین بو ہریرہ سے روایت

جہانمین نکلے جب دجال بدکار
رہے ساتھ اسکے مثل جنت و نار

حذیفہ کی روایت مین ہے دریاب
کہ ساتھ اسکے رہینگے آتش و آب

مگر پانی جسے سمجھینگے لوگان
حقیقت مین وہ ہے وہ نار سوزان

جیسے سمجھنگے آتش لوگ اس جین
حقیقت مین رہے وہ آب شیرین

تمہارے سے جیسے پاؤ وہ بد کار
پکڑ کر ڈالیگا اسکو وہ در نار

سوہی وہ آب شیرین فی الحقیقت
نہین پاویگا اس سے کچھ وہ زحمت

بھی مسلم کی روایت مین ہے ای یار
کہ یک چشمی ہے دجال بدکار

ہے سہ حرف ہو اسکے جبین پر
وہ کاف اور فے سیم رے ہی معتبر

پڑھیگا اسکو ہریک مسلمان
وہ عالم ہووے یا امّی و نادان

یہان لکھتا ہے ایسا شیخ اکبر
کہ ہین دو احتمال اس جاے اندر

کہ ہوں مرقوم نے سہ حرف مذکور
وہ ہوگا کفر کا یس لفظ مشہور

سو یعنے کفر کا وہ مرتکب ہے
ہمیشہ کفر سے ہی منتسب ہے

و یا مکتوب ہووے لفظ کافر
جو صیغہ اسم فاعل کا ہے ظاہر

الف محذوف ہوگیا در کتابت
مگر ثابت ہے وہ بیشک بقرأت

چنانچہ یونہی در الفاظ قرآن
ہے در بعضے مواضع ای سخندان

خبر دوسری صحیح آئی ہے ایجان
یقین دجال نکلے از خراسان

یہودوان ہوتا ہے اسکے بسیار
کہ ستر الف ہووے انکا مقدار

روایت

روایت بو سعید خدری لایا
کہ فرمایا ہے یون شاہ ابرار

کہ اس امت کے از اقوام گمراہ
ہون ستر الف ہمں ملعون کے ہمراہ

یہان لکھتا ہے مولانا سے نامی
جو تھا عبد العلی شیخ گرامی

سنو اس خبر سے ہوتا ہے ظاہر
کہ اس امت سے جو گمراہ فاجر

جو تبعیت سے مہدی کے ہوں محروم — سو ہوں دجال کے تابع وہی شوم

روافض اکثر انہین ہووینگے جان — سبب یہ ہے کہ وے گمراہ نادان

کئے ہیں اختراع اسمین کئی چیز — ہیں باندھے اسپہ اکثر تہمتین نیز

بذات حضرت مہدیٔ موعود — ہنوں جب انکے مخترعات موجود

بدل اسکے نہ ہووینگے توابع — ملک دجال کے ہووینگے تابع

بھی فرمایا رسول رب متعال — کہ میرے وقت گر آویگا دجال

تو غالب تر ہوں میں اسپر بحجت — نہ پہنچے انس سے کچھ تمکو مضرت

اگر بعد از مرے آوے وہ کاذب — تو ہر مومن ہے بیشک اسپہ غالب

وہ حجت لاوے اسکے کذب اوپر — کرے رد اسکے دعویکو سراسر

ہر مومن خلیفہ ہے مرا رب — بچاوے اسکے وہ ایمان کا منصب

جو پاوے تم سے پڑھئیے اسکو اسدم — شروع کہف کی آیات اسدم

یہ آیات مبارک اسکو در حال — پناہ ہووے یقین از شر دجال

ہے وارد در حدیث ابن سمعان — کہ دجال آوے از راہ خراسان

بھی دہنے بائیں اپنے وہ ستمگار — مچاویگا فساد و ظلم بسیار

کریگا یعنے وہ فوجیں روانہ — کرے تا خلق پر وہ جور و فتنہ

کیا ارشاد پس سالار والا — کہ تم اے بندگان حق تعالی

رہو ثابت یہ دین حق کے اوپر — پڑھو مت فتنۂ دجال اندر

صحابہ نے کیا تب عرض خدمت — کہ دنیا میں رہیے وہ چند مدت

رسول اللہ فرمایا انہیں تب — وہ دنیا میں رہے چالیس دن سب

رہیگا روز اول یک برس سا — مہینے سا رہیگا روز دوسرا

ہمی یک ہفتے سا تسرا روز سمجھو — ہمی سب ایام کل ایام سے ہو

صحابہ پھر کیئے یون عرض دجّال — کرے پیلا روز ہو جو مثل یکسال

نماز یک روز کی کیا ہو کفایت — کہا سالا دین نا ہو کفایت

بلک اندازہ یکدین کا کرو تم — نماز اندازہ ہی کرکے پڑھو تم

ہمی مروی ہے کہ لوگون کو وہ مدہ کا — دکھاوے مکر و استدراج بسیار

الوہیت کا دعوی کر وہ نادان — بہت سے لوگ کا چھینیگا ایمان

مگر جنکی خدا سے ہو اعانت — رہے ایمان انکا ہی سلامت

نہ پروا اسکی استدراج کا کر — رہیں قایم یقین و دین متین پر

وہی چالیس دنین بے تحاشا — کرے وہ سیر سب روئے زمین کا

صحیح آئی خبر یہ در صحیحین — کہ نا آوے مدینے مین وہ پرکین

مدینے کا وہ ملعون قصد کر کر — ہے پہنچے جبکہ آکو وہ احد پر

فرشتے اسکا منہ پھیرینگے شام — کرے منہ اپنا کالا وہ بدانجام

مدینہ اس سے ممنون ہو ویگا — بشور اوپر وہ پہنچے اگر تب

بشور یک جا ہے نزد مدینہ — کرے منزل وہان وہ قرینہ

مدینے سے یقین یک مرد اکرم — کہ ہو اہل مدینے مین معظم

نکل آویگا بیشک سوے دجّال — وہ ملعون سے کریگا یہ مقال

کردیتا ہون گواہی مین مقرر — کہ ہیگا تو وہی دجّال ابتر

کہ شاہ انبیا خیر البرایا — خبر تیری یقین ہمسکو دیا تھا

سنے دجال ملعون یہ سخن جب — کہیگا تابعون کو اپنے یون تب

اسے مین جان سے گر مارون ای مردم — رکھین کیا شک خدائی مین مری تم

توابع اس لعین کے یون کہینگے — کہ ہم ہرگز نہین کچھ شک رکھینگے

اسے تب جان سے ماریگا مردود — معاً زندہ کریگا پھر اُسے زود

کہیگا اسکو تب وہ نیک اطوار — کہ ہے حق کی قسم مین ای تبہ کار

یقین میرا زیادہ اب ہوا ہے — تو ہی دجال جھوٹا پر جفا ہے

یہ سن پھر قتل کرنا اسکو چاہے — یہ ہرگز قتل کی قدرت نہ پاوے

ہے آیا اختلاف اصحاب اندر — کہ ہوگا کون وہ مرد مطہر

کہے بعض عالمان وہ مومن نیک — ہے الحق کہف کے اصحاب سے ایک

کہا ہے شیخ اکبر در فتوحات — ہمارے کشف مین ہین یہ صحیح بات

لکھی اکثر عالمان کہتے ہین ایسا — کہ وہ مرد معظم خضر ہوگا

بخاری اور محدث دوسرے ذیشان — کہے زندہ نہین ہے خضر ایجان

یہ مرد ناصفا ہے شخص دیگر — مدینے کے ہو تب لوگون مین بہتر

مگر جو لفظ حدثنا کہیگا — مجازاً جانئے وہ قول ہوگا

کہ یعنی جو کہیگا وہ مکرم — کہ دی ہمکو خبر سالار عالم

کہ تو دجال ہے کذاب پر شین — مجازاً اسکا ہے یہ قول بے مین

مراد اس سے یہی ہے جانئے صاف — دئے ہمکو ہمارے خبر اسلاف

سنے ہین وے پیمبر سے ہمارے — کہ تو دجال ہے کذاب ہے رے

مگر قول صحیح ہے ای مکرم — کہ بیشک خضر زندہ ہے بعالم

کبار اولیا سے ذو الکرامات　کئے ہیں خضر سے اکثر ملاقات

چنانچہ حضرت محبوب سبحان　محبان اور محبوبان کا سلطان

جناب خضر سے صحبت رکھا ہے　صحیح یہ نقل سے ثابت ہوا ہے

جناب شیخ اکبر بحر عرفان　لیا ہے خضر سے خرقہ ای باشان

بھی خواجہ شیخ یونس اسکا مرشد　لیا ہے خضر سے خرقہ ای ماجد

بھی ہندوستان کا علامہ دین　بہار روضۂ تلوین و تمکین

سر اہل حدیث و اہل تفسیر　دلیل سالکان جذب و تاثیر

جو شہ عبد العزیز دہلوی ہے　برا شیخ الشیوخ معنوی ہے

ہے پایا یہ بھی خرقہ با برکت　جناب خضر سے نادر طریقت

بہت سے اولیا عالی مقامات　کئے ہیں خضر سے یونہی ملاقات

لکھوں گر انکے اب ناموں کی تفصیل　تو ہوگا موجب تطویل بیقیل

جنہوں کے قول سے یہ مرد اکرم　ہوا ثابت کہ ہے خضر معظم

تو اسکا قول حد ثنا مقرر　حقیقت پر ہے اپنے ای برادر

کہے بعضے کہ وہ مرد یگانہ　ولی حق ہے خضر آن زمانہ

کہ یعنے وہ ولی اللہ ہے او　قدم جسکا قدم بر خضر کے ہو

نہیں وہ خضر ہے وہ با نبوت　کہ حاصل تھی جیسے موسی کی صحبت

اشارہ اس بیان کے ساتھ توضیحات　کیا ہے شیخ اکبر در فتوحات

غرض دجال طعون پر شقاوت　نہ قتل خضر کے جب پاوے طاقت

پشیمان ہو بہت و زشت انجام　کرے منہ اپنا کالا جانب شام

دمشق اوپر جا پہنچیگا جوان
بجنگ کافران دجّال بدکار
نماز عصر کی ہوگی اذان تب
اسی اثنا مین عیسیٰ ابن مریم
بحکم حضرت رب البریات
منار مسجد بیت المقدس
دو کپڑے زعفرانی بس مطہر
منار اوپر وہ نازل ہوویگا جب
یہ عالم عالم اسباب ہے جان
خواص بارگاہ رب علام
سبب پر مگر انکی نظر ہے
سبب ساز حقیقی رب ارباب
غرض حاضر کرینگے جب سیڑھی لا
کریگا حضرت مہدی ملاقات
ہے حاضر عصر کی اب یہ جماعت
کہیگا حضرت عیسیٰ جب اس سے
کریگا حضرت مہدی امامت
اسی امت کی فضیلت پر نظر کر
کہ از روئے پیمبر اسکے تعداد

امام مہدی موعود نے وہان
رہیگا فوج اپنی لیکے طیار
فراہم ہوونگے سب غازیان تب
ہوا نازل آسمان سے ای مکرم
فرشتون کے دو رکھ کندھوں پہ دو ہاتھ
جو ہین اُتریگا اس پر یاد رکھ بس
رہے پہنا ہوا عیسیٰ پیمبر
منگاویگا اترنیکو سیڑھی تب
یہان اسباب لازم سبکو پہچان
بھی رکھتے ہین یہان اسباب سے کام
نظر انکی نہین اسباب پر ہے
مجاز محض ہے بیشک یہ اسباب
زمین پر لاویگا تشریف عیسیٰ
بھی بولیگا تواضع اور ادب بات
کریجے یا نبی اللہ امامت
امامت آپ ہی بے شبہ کیجے
بحسب الامر عیسیٰ با کرامت
ہوا سکا مقتدی عیسیٰ پیمبر
کرے عیسیٰ امامت ای معزز

تشریف آوری حضرت عیسیٰ علیہ السلام

جائز ہے امامت مفضول باوجود فاضل

ہوا معلوم اس سے تجھکو ای عاقل — کہ بیشک باوجود مرد فاضل

روا مفضول کی ہیگی امامت — نہ فاضل کی ہو کچھ نقص فضیلت

امام الانبیا سالار اکوان — کیا ہی اقتدائے عبد رحمان

بھی یونہی جانئے حضرات حسنین — رسول اللہ کے پیارے ابنین

معاویہ کے جو آتے تھے عمال — مدینے کے امیران ہر سال

تھے انکا اقتدا کرتے ای دانا — تھے ہر دو افضل اہل زمانہ

غرض بعد نماز ای باہدایت — کرے عیسی سے مہدی عرض حضرت

کہ خود ہی انتظام فوج اسلام — کرینگے حسب رائے خیر انجام

کہیگا حضرت عیسی پیمبر — کہ کام یہ آپکا ہی ہے مقرر

میں آیا محض بہر قتل دجال — رکھا موت اسکی میرے ہاتھ متعال

مع القصہ گذر جائیگی وہ شب — بلند ہو نیزۂ خورشید یہ جب

لے نیزہ ہاتھ میں عیسی پیمبر — سوار ہو آوینگا اسپ باد پا پر

بھی مہدی فوج لیکر اپنے ہمراہ — چلینگے جانب دجال گمراہ

سو باہم ہووینگا آغاز جنگ — دمین دجال کا ہو قافیہ تنگ

تمامی غازیان مل چو طرف سے — کرین دجال کے لشکر پہ حملے

نظر جیسے جو کافر پر کریگا — تو وہ کافر وہین فوراً مریگا

نہ لا دجال آخر تاب و طاقت — صف میدان سے بھاگیگا بسرعت

تعاقب اسکا عیسی بھی کریگا — وہ کافر قریۂ لُد میں ملیگا

چلا کر اس پہ نیزہ خون آشام — کریگا کام اس ملعون کا اتمام

لہو ناپاک اس ملعون کا تب — دکھاوینگا مسلمانون کتئین سب

اگر مارا نہ ہوتا تو بھی اُس شہر — وہ ملعون کو یقین عیسیٰ پیمبر

دم عیسےٰ سے گھل جاتا وہ ایسا — نمک پانی مین گھل جاتا ہی جیسا

غرض لوگون کو اس ملعون کے از جان — جہان پاوینگے مارینگے مسلمان

وے لیوین آسرا سنگ و شجر کا — تو وہ سنگ و شجر ایسا کہیگا

کہ ای مومن یہودی یہان چھپا ہی — تو لے اسکو وہ ملعون یہان دیا ہی

یہ سنتے ہی مسلمان دوڑ ای یار — کرینگے قتل اسکتین بتروار

مع القصہ جب اس ملعون کا لشکر — تباہ ہو جائیگا روے زمین پر

امام مہدی و عیسیٰ مع الخیر — چلین کرتے ہوئے سب ملک کا سیر

مسلمانان جو کھینچے ہین جفائین — اٹھائے ہین وہ ملعون سے بلائین

خدا کے پاس جو انکے ہین درجے — بخشش وہ بیان انسے کرینگے

بہت فرمائینگے اے پر شفقت — تسلی انکو دینگے بے نہایت

ہوا ہو انکا جو دنیا کا نقصان — تدارک بھی کرینگے اسکا یہان

بھی روح اللہ عیسیٰ کر نہ تاخیر — کراوے جابجا قتل خنازیر

جہان پاوے چلیپائے نصارا — توڑا دیویگا اسکو آشکارا

بھی جزیہ نا قبولیگا ز کفار — کریگا دعوت اسلام ہر ٹھار

ہمارے نبی پیمبر کی شریعت — کرے جاری یقین با زیب و زینت

کتاب و سنت اوپر ای برادر — کریگا وہ سدا دعوت سراسر

بفضل حضرت خلاق یزدان — رہینگے تب جہان مین سب مسلمان

کہین نام و نشان کافر کا اصلا
ہی مہدیکا نہایت عدل و انصاف
کہین باقی نہ ہو کچھ ظلم و بدعت
عبادت مین رہین سب حق کی شاغل
وجود مہدی ہادی بغایت
تعالی اللہ وہ عصر معظم
امام المسلمین مہدی موعود
اولوالعزم حضرت عیسی پیمبر
کرم سے ای خداوند سببساز
پیمبر کی ہمارے دید سے جب
نبوت اور امامت کی سماکے
اسیکے نام تھین جب ہین اشرف
غرض مہدی کے ایام خلافت
سوا اسمین سات برسان ہو فراغت
ابھی ہو معروف اسمین اٹھوان سال
ابھی نوان سال گذریگا مقرر
تو اس صورت مین اسکی عمر والا
کہے بعضے نہین معلوم مدت
حدیث مصطفی مین یون ہی وارد

یقین روے زمین پر تا ربیگا
جہان مین نشر ہو از قاف تا قاف
کرینگے سب عمل بموجب سنت
نہ ہو کوئی طاعت مولا سے عاطل
رہے تب مظہر نور ہدایت
ہو کیسا نور پیرا اور اکرم
رسول اللہ کا نائب ہو موجود
ہو تابع حضرت احمد کا خوشتر
ہمین کر انکی رویت سے سرافراز
یہ آنکھین رہگئین محروم یارب
یہ دو شمس و قمر اوج ہدا کے
کر ہمکو انکی رویت سے مشرف
لکھے ہین نون برس ہو یا عالت
گزارینگے بہت با چین و راحت
بتدبیر امور جنگ دجال
بجا در صحبت عیسی پیمبر
ہوئی تعداد مین انکی سالہ
ظہور پاک سے تا وقت رحلت
کسی پنج یا ہفت یا نہ سال معدود

پھر تقدیر بعد قتل دجال — قریب اسکی ہوو رحلت ای نکو فال

کہ عیسیٰ اسکی پس تجہیز و تکفین — نماز اس پر پڑھ کر دیوے تدفین

زبعد رحلت مہدی تحقیق — جیوشش و ملک کی تنظیم و تنسیق

ہو متعلق بہ عیسیٰ با فتوت — رہے از بسکہ انصاف و عدالت

گزارین لوگ سب با عیش و آرام — عبادت مین ہون جھکے صبح اور شام

سو اس اثنا مین از خلاق اکبر — ہو نازل وحی بر عیسیٰ پیمبر

کہ اب یاجوج اور ماجوج کو ہم — کرینگے بالیقین ظاہر بعالم

ہمارے اب تو مخلص بندگون کو — تنکو آئین مسلمان مومنون کو

لے ہمراہ اپنے کوہ طور پر جا — کر اسکو اپنا تو ملجا و ماوا

سنو یک قلعۂ اعظم ہی بر طور — سو عیسیٰ جا رہیگا اسمین محصور

تو اتبع سب رہینگے ساتھ اسکے — ذخیرہ انکا سب ہمراہ ہووے

وہین یاجوج اور ماجوج نکلے — سب اپنے قوم کو بھی ساتھ لیکے

ملخ اور مور کے مانند اکثر — وہ ہووین منتشر روی زمین پر

بحیرۂ طبریہ یک چشمۂ آب — بڑا ایسا ہی طبرستان مین در باب

کہ ہیگی سات کوس اسکی مسافت — ہر اک جانب بھی دونگا اس ہی غایت

گروہ اول انکی ای برادر — جب آ پہنچینگے اس چشمے کے اوپر

تمام اسکا وہ پی جاوینگے پانی — نہ یک قطرہ رہیگا باقی ہو نشانی

گروہ جب دوسری آوینگی انکی — وہ چشمہ دیکھ کر ایسا کہینگے

کہ شاید کوئی زمانے مین مستقر — اچھیگا آب اس چشمے کے اندر

کرینگے وے جفا اور ظلم سب پر / بہت لوگوں کو کھاوینگے ای یار

وہ ملک شام میں بھی جیکا اوینگے / بنی آدم کو اکثر وہاں کے کھاوینگے

کھینچینگے زعم سے اس طرح وے تب / زمیں کے خلق کو کھانے میں ہم سب

جب جگے آسمان پر لوگ اس دم / الٰہی ایسا ہی انکو کھاوینگے ہم

وے تیریں تب چلاوینگے سما پر / فلک کو ہوویگا یوں حکم داور

کہ ان تیروں کو خون آلود کر کے / طرف ان ظالموں کے پھینک دیوے

بہت کرنے لگینگے تب وہ فرحت / سدا ان پر خدا سے ہووے لعنت

رہینگے عیسی جو اس قلعے کے اندر / بہت غلے کی تنگی ہووے اسپر

تو عیسی تب کرے حق سے مناجات / تو اپنے سب بھی آمین اٹھا ہات

مرض یک جلد تب بھیجیگا قہار / عرب کہتے ہیں جسکو نغف ای یار

کہ اکثر بھیتر یوں اور اشتروں کو / وہ ہوتا ناک یا گردن میں سن تو

وہ بے دین اشقیا کے گردنوں پر / وہ بیماری نمود ہوویگی یکسر

سو ایکہی رات میں مر جاینگے سب / بہت بدبو زمیں پر ہوویگی تب

زمیں اوپر کہیں انگل کی جا بھی / جو مردوں سے نہیں باقی رہیگی

کریگا التجا پھر حق سے عیسی / پرندے تب بڑے بھیجیگا مولا

ہیں گردن انھوں کی ای خردمند / بڑے اونٹوں کے جیس گردن کے مانند

سو بعضے انکے نعشوں کو کھالیں / بھی بعضوں کو لیجا دریا میں ڈالیں

زمیں کی دھونے نعشوں کی نجاسات / خدا چالیس دن برساے برسات

تو یہ سطح زمیں مغسول ہوکر / بنیگی صاف آئینے سے یکسر

کریگا پس زمین کو حکم قادر | کہ تیری نعمتیں کر اب تو ظاہر

نمو آکر اور اقسام زراعت | ہو پیدا اور بہت ہوگی برکت

انار ایسوقت کا جب کہانینگے ایک | گروہ یک سیر ہوویگی بلاشک

بھی یونہی شیر سے یک اونٹنی کے | بڑی سے یک جماعت سیر ہووے

بھی یونہی شیر سے یک گائی کے جانین | قبیلہ سیر یک ہوویگا پہچانین

مع القصہ بڑی ہوگی برکت | بہت لوگون کو ہوویگی فراغت

رہے لوگون کو بیحد عیش و آرام | رہینگے سب زمین پر اہل اسلام

نہو باہم کسے بغض و عداوت | رہین سب مرد و زن مشغول طاعت

درندے باگھ ریچھ اور مار و کژدم | نہ دیوینگے اذیت کچھ بہ مردم

نہ ضرر جانینگے ایسا ہی برس سات | سو بعد از با وجود این عبادت

کچھ یک نفسانیت لوگون مین آوے | خدا تب نیک لوگون کو اٹھاوے

رہین بدکار ہی دنیا مین خلقت | قریب آویگی تب جانو قیامت

قیامت کا بیان ہی ایک طومار | رسالہ دوسرا ہی اسکو درکار

بزرگان دوسرے اسکو لکھے ہین | نہین حاجت ہی لکھنا اسکو ایہین

یہ نسخہ اس بیان مین نین مگر ہی | کتاب تصنیف اسکی در سیر ہی

یہ آیا ذکر یہان جو اسقدر بھی | تھا متعلق وہ با احوال مہدی

غرض عیسی پیمبر کا ہوا احوال | رہا باقی سو لکھتا ہون باجمال

روایت

روایت ابن جوزی یون کیا ہی | کہ عبد اللہ عمر السیبا کہا ہی

کہ فرمایا رسول رب اکبر — کہ جب اتریگا عیسیٰ اس زمین پر
نکاح اپنا کرے ای نیک بنیاد — بھی اس سے ہووینگی دنیا مین اولاد
ہو بیتیا لیس سالی اسکی اقامت — کریگا بعد اس دنیا سے رحلت
ہو میرے مقبرے مین دفن اسکا — بھی میرے ساتھ اسکا بعثت ہوگا
اٹھینگے ہم دونو یک مقبرے سے — ابوبکر و عمر کے درمیانے
ہوا اس قبر سے ظاہر یہی مین — کہ بیشک حشر شیخین کرین
ہے سابق سب صحابہ اولیا پر — بہ ہمراہ شفیع اور محشر
ہے ظاہر یہ کہ وے شیخین اکمل — بلاشک ہینگے سب سے بہت افضل
بجز عیسیٰ سوا سب انبیا سے — ہوا ثابت کہ وے آگے اٹھینگے
یہ ہی جب فضل جزئی یاد رکھو بات — نہ راکھے فضل کلی انکی منافات
اٹھین شیخین جو اس شاہد ہیں بات — بھی دوسری خبر سے پائی ہی اثبات
روایت یون کیا ابن عمر نے — کہ فرمایا شہ جن و بشر نے
کہ مین اول اٹھونگا اس زمین سے — اٹھے صدیق اکبر بعد میرے
عمر بعد از اٹھیگا اسکے سمجھو — بقیع کو آونگا مین بعد بوجھو
بقیع اندر ہین جتنے لوگ مقبور — و دیگر ہووینگے اسوقت محشور
جو کوئی مدفون ہین مکے اندر — رہونگا منتظر مین انکا یکسر
یہان تک ہوونگا محشور ان مین — بروز حشر مین درمیان حرمین
بھی بولا سب سے اول مین اٹھونگا — شفاعت سب سے اول مین کرونگا
بھی مین اول ہون مقبول الشفاعت — یقین دربار گاہ رب عزت

خداوندا شفاعت مصطفی کی | کرم سے اپنے کیجیے ہمکو روزی
بھی جنت مین ترا دیدار فیروز | الٰہی کر عطا ہمکو شب و روز
قلم پہنچا جو تا این ذکر انور | ہوا ذکر ائمہ ختم اسپر
ائمہ کے مناقب اور فضائل | کچھ اس نسخے سے تجھکو ہو گئے حاصل
معانی امامت سے پرای یار | نہین ہین لوگ اکثر جب خبردار
یہان تھوڑے سے فواید کرکے املا | اسی پر ختم کرتا ہون رسالہ

فائدۂ اول

امامت ہی سمجھ ظل رسالت | کہ وہ رکھتی ہے بس حکم نبوت
نبوت سے ہی فیضان اسکو جاری | نبوت کی ہے اسکو تابعداری
حقیقت مین امام ذی المناصب | رسول حق کا ہے بے شبہ نائب
خدا نے انبیا کے بالوساطت | کیا بندون مین جو اجرائے سنت
ائمہ کی وساطت سے بھی باری | وہی سنت کرے بندون مین جاری
بھی بعثت سے انہین کے رب عزت | کرے ہے خلق پر اتمام حجت
نبی جب تک نہ ہو مبعوث آکے یار | نہ جب تک اسپہ ہو انکار کفار
عذاب حق نہ اس دنیا مین آوے | نہ بدکارون کو حق تب تک کھپاوے
چنانچہ حضرت خلاق اکبر | کیا ارشاد یون قرآن کے اندر

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا

ائمہ کے گھر اگر سے بین بھی ہان | یہی اتمام حجت کی رکھے شان
چنانچہ سورۂ یاسین مین یہ بات | کیا ارشاد خلاق بریات

وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ

طرف اس قریۂ انطاکیہ کے تھے — جو حواریین عیسی کے گئے تھے

سو وے انطاکیہ والوں نے آخر — کئے ہیں سرکشی ہو انکے منکر

عذاب ان پر وہیں بھیجا ہے قہار — موے وے قہر حقین ہو گرفتار

کرے وعدے جو پیغمبر سے مولا — اسی کے ہاتھ پر بعضوں کا ایفا

بھی اسکے نائبوں کے ہاتھ اوپر — وفا کرتا ہے وعدے جو ہیں دیگر

اس آیت میں چنانچہ حق تعالی — کیا اس دین کے غلبے کا وعدا

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ

ظہور ابتدای دین اسلام — کیا دست نبی پر رب علام

کرے اتمام اسکا رب معبود — بدست حضرت مہدی موعود

بھی ملک قیصر و کسری کا وعدا — جو حضرت سے کیا تھا حق تعالی

بدست اقدس خلفائے سرور — کیا مفتوح ان ملکوں کو داور

بھی حضرت کو ہی حق اپنے کرم سے — طرف سب خلق کے مبعوث کرکے

کیا مامور بر ابلاغ دعوت — چنانچہ آئی قرآن میں یہ آیت

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا

ہے ظاہر ابتدای امر دعوت — ہوا آغاز از شاہ رسالت

اسی کے نائبوں کے بالوساطت — ہمیشہ دن بدن با عز و شوکت

زیادہ ہر طرف ہے ہونے لاگا — تمامی مشرق و مغرب میں پھیلا

بھی مہدی کی وساطت سے یہ کام — ہوا شک یا و گیا تزئین اتمام

سو ایسے ہی نیابت کو ای ذیشان ... ے کاموں میں وصایا کیتے ہیں جاں
وصی ہووے منیب اپنے کے جا پر ... بھی ہو قایم مقام اپنا مقرر
لکھا یونہی محقق دہلوی نے ... یہ مضمون بسط سے نسخے میں اپنے

فائدہ دوم

رسول اللہ کے بعد از یہ تحقیق ... امام الوقت تھا بے شبہ صدیق
ہی بعد اسکے عمر بعد اسکے عثمان ... ہی بعد انکے جناب شاہ مرداں
یہ چاروں بھی یقین در وقت حضرت ... امامت کی بھی رکھتے تھے لیاقت
امامت کی ہوی جب انسے بیعت ... تحقیق پائی تب انکی امامت
امام دین حسن بعد انکے برحق ... امامت کی دیا سند کو رونق
یہ پانچوں کی امامت تا بہ سی سال ... خلافت راشدہ تھی نیک منوال
زمین پر انکی نافذ تھی حکومت ... تھے برپا انکے اعلام ریاست
ائمہ آل کے بعد انکے دوسرے ... امامت کے بلاشک مستحق تھے
یہ بیعت اہل حل و عقد کی سب ... نہ واقع ظاہر پر انکے ہوی جب
بھی وے از غلبہ اشغال باطن ... بھی در تعلیم آن اسرار کامن [?]
نہیں اس کام کی خواہش کئے ہیں ... ائمہ بس نہیں ویسے ہوئی ہیں
امامت ان اپر بروجہ کامل ... یقین فن طریقت میں تھی حاصل
جو ارباب طریقت اولیا تھے ... سو انکے یہ بزرگان پیشوا تھے
جو امر دین کا یک پیشوا ہو ... امام اسکتین کہتے ہیں سمجھو
چنانچہ چار مذہب کے اماماں ... تھے علم فقہ کے جب پیشوایاں
اسے معنے سے اہل سنت انکاں [?] ... امام انکتیں کہتے ہیں پہچان

بھی رازی اور غزالی کو اسی سبب
عقاید کے ائمہ کہتے ہیں دیکھ

بھی نافع اور عاصم کو مقرر
ائمہ کہتے ہیں قرأت کے اشہر

ائمہ اہل بیت مصطفےٰ کے
یہ ہر فن میں بیشک پیشوا تھے

خصوصاً در سلوک و علم اسرار
بھی ارشاد طریقت میں ہی ای یا

تھی حاصل انکو سب کی پیشوائی
خصوصیت یہ فن کی انکو ہی تھی

لہذا سنیان از روی تحقیق
ائمہ انکو کہتے ہیں بتصدیق

ولیکن وہ امامت با ریاست
جو آئی ہے بہ معنی خلافت

وہ پانچوں تن میں ہی وہ منحصر ہی
امامت ان بزرگوں کی دگر ہی

جو ہووے پیشوائے دین و ملت
امام اسکو جو کہتے اہل سنت

ہے یہ اطلاق انکا ای سخندان
یقین ماخوذ از آیات قرآن

کہ دین کے پیشوایان ذوالمفاخر
حکومت نا رکھیں گرچہ بظاہر

سو ویسوں کو بھی در قرآن والا
ائمہ ہی کہا ہے حق تعالیٰ

ازان جملہ یہ دو آیات ہیں جان
کہ بالتصریح وارد ہیں یہ قرآن

وَجَعَلْنَاهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا — وَجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

دعائیہ ہے دیکھ آیت یہ دوسری
کہ ہر مومن کو کی تلقین اسکی

خلافت کو تو ہر جا رب اوحد
کیا فی الارض سے دیکھو مقید

کہ یعنے حکم رانی ہو زمین پر
امامت یہ ریاست کی ہے دیگر

یہ معنا جا بجا آیا یہ قرآن
از انجملہ یہ تین آیات ہیں جان

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ — وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْاَرْضِ

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ

محقق صوفیہ نے یون کہا ہے — بہت عمدہ کتابون مین لکھا ہے

کہ شیخین کریمین ہی مکمل — کمالات نبوت کے تھے حامل

لہٰذا انبیا کا خاص جو کار — جہاد و جنگ ہے با قوم کفار

بھی وہ ترویج احکام شریعت — بھی اصلاح امور شرع و ملت

نبوت سے جو متعلق ہین یہ کام — بہت شیخین سے پائے سر انجام

علی مرتضیٰ بروجہ کامل — کمالات ولایت کا تھا حامل

ہے کار اولیائے باکرامت — یقین تعلیم اسرار طریقت

بھی تلقین سلوک راہ ذات — بیان رمز حالات و مقامات

بھی تنبیہ کیو و نفس بدکار — بھی ترغیب سلوک زہد و ایثار

ولایت سے جو متعلق ہین یہ کار — بہت حضرت علی سے پائے اظہار

صحیح آئی حدیث مصطفیٰ ہے — کہ وہ حضرت علی سے یون کہا ہے

کرے تو جنگ بر تاویل قرآن — لڑا مین جیونکہ بر تنزیل قرآن

اسی تمثیل پر بس آشکارا — صریح یہ خبر کرتی ہے اشارا

قتال و جنگ ان حضرات شیخین — سمجھ تنزیل قرآن پر تھا بے شین

بھی وہ جنگ و قتال شاہ مردان — تھا با تحقیق بر تاویل قرآن

کہ وہ شیخین کا عصر سنیہ — نبوت کے زمان کا تھا بقیہ

زمانہ تھا علی کا باکرامت — شروع دورۂ شان ولایت

اسی خاطر سب اہل کشف و تحقیق — لکھے اپنے کتابون مین بتدقیق

کہ تھا بے شبہ و شک کرار در باب ‌ ‌ ولایت محمدیکا فاتح باب
ولایت مطلقہ سب انبیا کی ‌ ‌ جو سچ خاتم اتھا اسکا علی ہی
اسی خاطر سلاسل اولیا کے ‌ ‌ بھی سارے خانوادے صفیا کے
اسی پر منتہی ہوتے ہیں اشہر ‌ ‌ جداول ہیں اسی دریا کے ہمگیر
چنانچہ سلسلے فقہا کے ہاں ہیں ‌ ‌ کھنچتے ہیں بشیخین سر ہیں
انہیں تئیں نائبوں کے بالوساطت ‌ ‌ جو تھے اصحاب میں اس فقاہت
جو عبد اللہ بن مسعود والا ‌ ‌ معاذ ابن جبل ذی علم و تقوی
سیوم زید ابن ثابت ذوالوقر ‌ ‌ بھی عبد اللہ جو ابن عمر ہی
تھے ایسے ہی صحابہ میں فقہا ‌ ‌ بڑے زہاد اور عباد و علما
ائمہ مستقل ہیں مجتہد جو ‌ ‌ انہیں اصحاب کے شاگرد ہیں او
وساطت سے شاگردی کے واصل ‌ ‌ ہوں تا شیخین سب انکے سلاسل
ز دریائے علوم پاک شیخین ‌ ‌ ہو رشحہ یک علوم انکے بلا بین
غرض در محل اولاد حیدر ‌ ‌ امامت جو رہی باقی مقرر
تھی یک دستگیر وے ابرار احیا کی ‌ ‌ وصی اسکے جو کرتے آئے بر تھار
ہی یعنی اس امامت کی اکی شان ‌ ‌ یہی فیض ولایت قطبیت جان
اسی خاطر عموما خلق کیتین ‌ ‌ نہ دے اسکی طرف دعوت کیے ہیں
بلکہ تھے انکے جو یاران چیدہ ‌ ‌ نہ تب انکے تھے جو برگزیدہ
بہ فیض خاص سے انکو سرافراز ‌ ‌ بقدر حوصلہ کرتے تھے ممتاز
بشرح و بسط یہ مضمون مذکور ‌ ‌ ہے اتنا حصہ یہ میں تو ہی مسطور

فائدہ سوم

وصول فیض تکوینی بہ عالم
ہی وابستہ انہین کے ساتھ ہر دم

امور کونیہ مین رب اکوان
ہی ٹھہرایا انہون کو واسطہ جان

چنانچہ آسمان سے مینھ کا پڑنا
زمین پر جابجا جھاڑون کا اُگنا

بھی سبزی نباتات فراوان
بھی ابقای ہمہ انواع حیوان

بھی آبادی دیہات اور امصار
سدا تقلیب احوال اور ادوار

سلاطین کا بھی ادبار اور اقبال
فقیر و میر کا تبدیل احوال

کبھو لوگون کا افلاس و تنزل
کبھو اُن کی ترقی اور تمول

پریشانی کہین تو لشکرون کی
بھی جمعیت کسی جا عسکرون کی

کہین دفع وبا رفع بلیات
بھی حل مشکلات و دفع آفات

امور کونیہ ایسے ہی اکثر
جو ہین ان کے سوا بھی ایک دیگر اور

وے سب کامون مین حق نے تمامت
رکھا ہی ان بزرگون کی وساطت

چنانچہ یہ خبر آئی بہ تصریح
کہ مروی ہی بہ مشکوٰۃ المصابیح

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَلْاَبْدَالُ يَكُوْنُوْنَ بِالشَّامِ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ رَجُلًا يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْاَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ

کہ فرمایا رسول رب علام
ہوا کرتے ہین جان ابدال اور شام

عدد انکا ہوا کرتا ہی چالیس
وے ہین سب اولیا ارباب تقدیس

کرتے ہی نقش جب یکیہ مردان سے
اُنہیں کے یمن اور حرمت سے رات دن
انھون کی ہی برکت سے مقرر
رہا ہی شام حرمت سے انہیں کے
یہان اپنے رسالے بیچ اے یار
وساطت انکی سے کامون کے انصرام
ہی اور انسے انزال برکت
شفقت ہی بڑی اصل توقیر
زیادہ حق کے بندون پر شفقت
ہدایت کے لئے مثل رسولان
باصلاح معاش خلق و عالم
چنانچہ دفع انواع بلا یا
ترقی دولت و اقبال کی خوب
باصلاح معاد خلق ہے مقبول
شفقت اولیا کی یونہی ہر آن
شفقت انبیا کی اے خردمند
شفقت اولیا کی بندگون پر
یقین پدری شفقت بیچ ہر حال
اگرچہ رنج بھی یک طور کا ہو

تو اسکی جا پہ حق دوسرے کو لاوے
دیا جاتا ہی اس دنیا میں ہر بات
دی جاتی ہی نصرت دشمنون پر
باذن اللہ عذابان وجہ سے ہووے
محقق دہلوی ہی یون گہربار
ہی جاری ان دو جگون سے مقرر
مقرر دوسری ہی عقد ہمت
لھی ہی ثانی ظہور اثر تقدیر
ہی بیشک از مقامات ولایت
نہین مبعوث ہین جب سے بزرگان
شفقت انکی ہی معروف بردم
لھی تحصیل عنایات و عطایا
معاشیہ امور ایسے ہی مطلوب
شفقت انبیا کی جون ہو بندون
باصلاح معاش خلق ہی جان
سمجھ پدری شفقت کے مانند
شفقت مادری کے ہی برابر
رہے پیش نظر اصلاح اولی
وہ اصلاح پسر جتنے ہی بچو

شفقت مادری بالعکس اسکے
شفقت انبیا اور اولیا کی
وجود اولیا ہی در شفقت
دعائے قالیہ بھی ہووے گا ہے
تو دل سے شفقت سے بغایت
دعائے اضطراری انکی اکثر
بھی تفصیل ظہور اثر تقدیر
کہ ان صاحب دلوں کا سینۂ پاک
سمجھ آئینہ بے زنگ سا ہی
ہی عکس نور غیبی سے درخشان
وہ نور افشان ہی سب عالم کے اوپر
جو کچھ تقدیر حقمین ہو مقدر
اسی کی خواہش کامل ای باہوش
بلاشک یہ دعا انکی بسرعت
بزرگوں سے ظہور ایسی دعا کا
کہ وہ تدبیر انسانی نہین ہی
بھی جو الہام ہوگا وجہ سیوم
کہ انکو حق تعالی کی طرف سے
کبھو القا نہین بروجہ تعلیم

معذور حال پر بچون کے ہووے
ہی ایسے ہی سمجھ اب خلق پر بھی
دعائے حالیہ کی رکھے صورت
کہ کرتے ہین دعا و حقمین انکے
جو کرتے ہین دعائے باکرامت
قبولے اپنی حکمت سے وہ داور
یہی ہی جانیے کرتا ہون تحریر
خلوص و صدق کا گنجینۂ پاک
یقین یک شیشۂ بے زنگ سا ہی
بھی ہی وہ فیض لاریبی سے رخشان
بزنگ اشعۂ خورشید خاور
جو کرنا چاہتا ہی رب داور
تب انکی دل کی دریا سے کرے جوش
حضور حقمین ہوتی ہی اجابت
ہی تمہید نزول قدر مولا
بلکہ تقدیر ربانی یقین ہی
بیان اسکا یہی ہی جانو تم
اشارہ غیب سے ہوتا ہی گاہے
بھی ہوتا ہی کبھو بر طور تقدیر

سنا ہم وو اتھی اندر بدستور / کچھو یک کام ہیر جو تھے مامور

کہ کچھ لیوین کسی سے یا دیوین / کسے مارین و یا کوئی چیز توڑین

سوا انکے امور ایسے ہی دیگر / جو وے جاری ہین سب لوگون اوپر

وہی افعال دیگر لوگ بے ریب / ہوائے نفس سے کرتے ہین پر عیب

مگر یہ صالحین الہام حق سے / کرین جنکی ہی تعلیم و سبق سے

چنانچہ دیکھئے وہ خضر ذیشان / کیا سوراخ یک کشتی کے درمیان

بلا اجرت بھی یک دیوار ڈالا / بھی یک لڑکے کتئین وہ مار ڈالا

وجوہات اسکے جب پوچھا ہی موسیٰ / تو دیکھو خضر نے بولا ہی ایسا

کہ اپنے رائے سے ہی میں نے یہ کام / نہین ہرگز کیا اسے نیک انجام

ہی آیتین چنانچہ رب عزت / زبان خضر سے کی ہی حکایت

وما فعلته من امری

غرض ایسے ہی قول و فعل ظاہر / اگر ہو دوسرے لوگون سے صادر

کئے جاوین بہ نسبت انکے عادت / بھی حقین ان بزرگون کے عبادت

وے پاکون کے عمل بیشک ای سامع / طرف اصلاح عالم کے ہی راجع

وہی اعمال دوسرون کے بظاہر / ہی اکثر حظ نفسانی کے خاطر

مبارک حال انکا ای خردمند / بلاشک ہی گدا کے حال مانند

کرے ہی قتل عزرائیل بچے جو / ہزارون انبیا اور اولیا کو

ہی جب الہام ربانی سے وہ کام / ہوا اسکو سعادت کا سرانجام

جناب ذکریا کو قتل نا حق — کیا جو یک شقی ملعون احمق
تھی اسکی جب یہ نفسانی حرکت — سراسر اسکے حقمین ہی شقاوت

فائدہ چہارم

ملایک کے ہین جو دو قسم والا — ہے پہلی قسم انکی ملاء اعلی
مدبر امر کے ہین قسم دوم — بیان اب ملاء اعلی کا سنو تم
کہ اصلاح ایک قوم و یک بلد کی — نہ انکے ساتھ کچھ مخصوص ہوگی
کیا ہی جبکہ حق ان کو مقرر — تمامی خلق کے اصلاح اوپر
مدبر امر کے جو مین ملایک — معین انکو ہوگا کام یکایک
سو اس ہی کام کے اصلاح پر ان — رہے مصروف ہمت انکی ہر آن
کوی انمین سے موکل ابر پر ہے — کوئی انمین سے بارحام و صور ہے
بناوے رحم مین بچے کی صورت — کرے ہے کوئی انسان کی حفاظت
کبار اولیاء اللہ کی شان — ہے ایسی ہی باذن اللہ سبحان
کہ بعضے انمین سے مطلق فیض گنجور — ہین اصلاح بنی آدم پہ مامور
کسی یک شہر یا یک قوم اوپر — نہین ہے اختصاص انکو مقرر
چنانچہ خضر ہے تقدیس بنیاد — تھی ابدال اور اولاد اور افراد
کئی یک قوم یا یک شہر اوپر — کئے ہین ایک لشکر پر مقرر
چنانچہ کمل اقطاب و نجبا — تھی انمین سے طایفہ لشکر ا ہی رقبا
انہین کو بولتے ہین اہل خدمات — ہی اس خدمت مین انکے صرف اوقات
ہین سب سے سب اولیاء قوم اولی — معظم نا بیان ملاء اعلی

مدبر امر کے ہین جو ملائک	ہے نائب قوم دوسری ان کی بیشک
دعای حالیہ اور قالیہ مین	فرشتون کے خلاف آتا ہے یقینا
عروج تک قوم کا چاہتے ہین بعضے	عروج قوم دیگر چاہین دوسرے
کبھو یک شی کو دیوے کوی ترجیح	کوی ترجیح دوسری کی بہ تصحیح
یہی ہے اختصام ملاء اعلی	یہ ثابت ہے ز قرآن معلا

وَمَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ

مناسب مصلحت کے رب علام	جو چاہے سو کرے اجرا وہی کام
دعا کا ہے کسیکی وہ قبولے	قبولے ہے دعا دوسرے کی گاہے
دعایون مین بھی یونہی اولیا کے	مقرر اختلاف آتا ہے گاہے
کہ یک لشکر کی چاہے کوی نصرت	بھی دوسری فوج کی کوی چاہے حصول
دعا کا ہے کسیکی ہووے مقبول	کبھو بر لاوے حق دوسرے کا مامول

فائدہ پنجم

حذیفہ جو نبی کا راز دان ہے	وہ ناقل از امام انس و جان ہے
کہ فرمایا تمھارے مین نبوت	رہے جب تک رکھیگا رب عزت
خدا نے پھر اٹھاویگا نبوت	ہو بر منہج نبوت تب خلافت
رکھے اسکو خدا جب تک کہ چاہے	پس از ام خلافت بھی اٹھاوے
تو پھر شاہ گزندہ کی حکومت	رہے جب تک کہ چاہے رب عزت
اٹھاوے پھر اُسے رب عوالم	رہے بعد اسکے پھر سلطان ظالم
رکھے اسکو بھی حق جب تک کہ چاہے	بھی یک مدت کے بعد اسکو اٹھاوے

خلافت بعد ہر منصب ہے نبوت — یقین دیکھی جہانکو زیب و زینت
ہو خاتم تس نہیں یہ کہئے حضرت — مراد اس سے ہے مہدی خلافت
خلافت اور نبوت اسکے ہو ختم — یہ نسخہ بھی ہوا اس ذکر پر ختم

خاتمہ

بحمد اللہ یہ نظم دل آرام — لیا رنگ بہار حسن انجام
بحمد اللہ یہ دلکش جواہر — ہوئے ہیں آج اس معدن سے ظاہر
بحمد اللہ یہ روضہ سعید کا — یہ باغیچہ احادیث و خبر کا
ہوا سرسبز اور شاداب دریان — ہے اس سے نسیم ختم اس آن
یہ روضہ جو گرامی شان کا ہے — نمونہ روضہ رضوان کا ہے
خواص روضہ رضوان کا ذکر — خیال خلقت رحمان کا ذکر
ہے جب اس روضہ انور میں مذکور — نہ کیسے روضہ رضوان کا کیوں نور
اگرچہ یہ کتاب فیض گنجور — تکلف سے ہے یکسر شعر کے دور
ولے اسکے لعانی ہیں مضامین — نہ ایک ہے فصل سکا قدس آگین
لباس شعر سے ہے گرچہ عاری — ہیں تحقیقات لیکن اسکے بھاری
نہ کچھ شعر کی گرچہ نزاکت — صحیح احوال ہے پر با سلاست
نہ گرچہ شعر کی ہیں استعارات — ولیکن مستند ہے اسکی ہر بات
عوام الناس کے پڑھنے سے ہے کام — نہیں ہے کام تا شعرا میں ہو نام
ہے فن شاعری سے عار مجھ کو — نہ تحسین سے کسی کے کار مجھ کو

نہیں چہتا ہوں میں تضییع اوقات
باتکار تلاش استعارات

کلام اللہ میں ہے گر یوہ وہ نادر
ہیں زیب نظم پر جب لوگ بسیار

تو امر اتفاقی تجھ ای ماہر
میں لکھا بے فصاحت نظم ناچار

الٰہی لطف بے غایت سے اپنی
بدولت اسکی آل طاہرین کے

حبیب پاک کی حرمت سے اپنی
طفیل اسکے صحاب امجدین کے

کر اس نسخے کو تین مقبول یا رب
تو برلا یہ مرا مامول یا رب

تو مجھ کو عافیت دے جسم و جان کی
طہارت دے مجھے سر و عیان کی

کر اپنی معرفت مجھ کو عنایت
عنایت کیجیے اپنی محبت

دے لذت مجھ کو در ذکر و مناجات
حضور قلب دیجیے در عبادات

مرے سب حاجتیں پیدا و پنہان
روا کر لطف سے اپنے ای رحمان

مجھے دے رتبۂ احسان یا رب
اٹھا دنیا سے با ایمان یا رب

کرو درود ہم سے تسلیمات و صلوات
پیمبر پر ہمارے بھیج دن رات

با آل پاک و اصحاب محمد
با اہل بیت و احباب محمد

تمت

